رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی
غذائیں اور علاج

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

مصنف

حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

پروفیسر ذوالفقار علی ساقی

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ، لاہور

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کی

غذائیں اور علاج

مصنف:
حضرت امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: پروفیسر ذوالفقار علی ساقی
دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

زاویہ پبلشرز
8-C دربار مارکیٹ - لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email:zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

2016ء

بار اول.......... 1000

ہدیہ.......... 400

ناشر.......... نجابت علی تارڑ

{لیگل ایڈوائزرز}

محمد کامران حسن بھٹہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ (لاہور) 0300-8800339

{ملنے کے پتے}

زاویہ پبلشرز

شوروم
ظہور ہوٹل دکان نمبر 2
دربار مارکیٹ۔ لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email:zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com

صبحِ نور پبلی کیشنز، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور	0423-7350476
صبح نور پبلی کیشنز بالمقابل القمر ہاسٹل، بھیرہ شریف	048-6690418
مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی، کراچی	021-34926110
مکتبہ برکات المدینہ، کراچی	021-34219324
مکتبہ دار القرآن، النساء روڈ، چشتیاں	0300-7548819
احمد بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5558320
اسلامک بک کارپوریشن، کمیٹی چوک، راولپنڈی	051-5536111
نورانی ورائٹی ہاؤس، بلاک نمبر 4، ڈیرہ غازی خان	0321-7387299
مکتبہ بابا فرید چوک چٹی قبر پاکپتن شریف	0301-7241723
مکتبہ غوثیہ عطاریہ اوکاڑہ	0321-7083119
مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد	041-2631204
مکتبہ العطاریہ لنک روڈ صادق آباد	0333-7413467
مکتبہ حسان اینڈ پرفیومرز، پرانی سبزی منڈی کراچی	0331-2476512
رضا بک شاپ، میلاد فوارہ چوک، گجرات	0300-6203667

کوئی بھی کتاب گھر بیٹھے منگوانے کے لیے: **کتاب میلہ**
Facebook: /kitabmela
Web: kitabmela.pk
Cell: 0313-6911714

فہرست

کھانے پینے کے آداب اور پسندیدہ غذائیں

❁	جامع آداب	21
❁	آپ ﷺ کی خدمت میں اگر کوئی ہدیہ پیش کرتا تو پہلے اسے کھلاتے	21
❁	تناول فرماتے وقت بیٹھنے کا انداز	22
❁	کچھ مدت کے لیے ٹیک لگا کر کچھ تناول فرمانا پھر اسے ترک کر دینا	23
❁	شوربہ زیادہ کر لینے اور پڑوسیوں کو سالن بھیجنے کے بارے	24
❁	آپ ﷺ کا پسندیدہ کھانا	24
❁	کھانے سے قبل دستِ اقدس دھونا	24
❁	آپ ﷺ کا دستر خوان	24
❁	مبارک پیالہ	25
❁	آپ گرم کھانا تناول نہ فرماتے تھے	26
❁	چلتے ہوئے کھانا	27
❁	کھانے کو سونگھنے کی ناپسندیدگی (اگر روایت صحیح ہو)	27
❁	کھانے کے برتن، برتن ڈھانپنے کا حکم اور زمین پر کھانا تناول فرمالینا	27
❁	کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا	29

❁	آپ ﷺ کا تین انگلیوں سے کھانا، بعد میں چاٹ لینا، پیالہ صاف کرنا، دائیں	30
❁	ہاتھ سے کھانے کا حکم اور بائیں ہاتھ سے کھانے والے کے لیے بددعا	30
❁	ایک ہی جنس کا کھانا ہو تو آپ ﷺ صرف سامنے سے کھاتے اور پیالے	33
❁	کے مرکز سے کھانا	33
❁	گوشت کو چھری سے کاٹنا	34
❁	جب کھجور تناول فرمانے لگتے اگر اس میں سوس (کیڑا) ہوتا اسے نکال لیتے	35
❁	کھجور کی گٹھلی پھینکنے کا انداز	35
❁	حضور اکرم ﷺ کھانے اور پینے کی اشیاء پر مارنے سے منع کرتے تھے	35
❁	دو دو کھجوریں ملا کر کھانے سے ممانعت	35
❁	کھانا اٹھا لینے سے پہلے اٹھنے کی ممانعت	35
❁	عفت مآب خواتین کو کھانا پیش کرنا	36
❁	جس نے آپ کے سامنے ڈکار لیا اسے منع فرمایا	36
❁	کھانے میں مکھی گر جائے تو اس کا حکم	37
❁	آپ نے کبھی بھی کسی کھانے کا عیب نہیں نکالا	37
❁	مجذوم کے ساتھ کھانا کھانا	38
❁	اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے علاوہ دیگر خواتین کے ساتھ کھانا	38
❁	دو سالنوں کو جمع کرنے کی ممانعت	38
❁	سالن لینے کا حکم	38
❁	کھانے سے پہلے اور بعد میں دستِ اقدس اور منہ مبارک دھونا	39

❁	کھانا کھالینے کے بعد دست اقدس سے سنگریزوں کو مس کرنا	39
❁	کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں	40
❁	جب آپ ﷺ کسی کے ہاں کھانا تناول فرماتے تو کیا دعا مانگتے؟	42
❁	آپ کی روٹی کی کیفیت، روٹی کے ساتھ سالن لگانے کا حکم اور اسے زمین پر پھینکنے سے ممانعت	45
❁	جانوروں کا گوشت تناول فرمانا	47
❁	بکری کا گوشت تناول فرمانا اور اس کے بازو کو پسند فرمانا	47
❁	گوشت کے خشک ٹکڑے تناول فرمانا	49
❁	بھونا ہوا گوشت تناول فرمانا	50
❁	اونٹ کا گوشت تناول فرمانا	51
❁	سمندری مچھلی کا گوشت کھانا	51
❁	مکڑی تناول فرمانا	52
❁	گھوڑے کے گوشت کے بارے	52
❁	مرغی کا گوشت تناول فرمانا	52
❁	سرخاب کا گوشت تناول فرمانا	53
❁	خرگوش کا گوشت تناول فرمانا	53
❁	چکور کا گوشت تناول فرمانا	54
❁	پہاڑی بکری کا گوشت تناول فرمانا	54
❁	جنگلی گدھے کا گوشت تناول فرمانا	55

❁	دماغ (مغز) تناول فرمانا	55
❁	مختلف کھانے تناول فرمانا	57
❁	حلوہ کھانا	58
❁	ہریسہ تناول فرمانا	58
❁	حیس اور وطیہ	59
❁	جشیشہ تناول فرمانا	59
❁	حریرہ اور عصیدہ تناول فرمانا	60
❁	ثرید تناول فرمانا	61
❁	پنیر تناول فرمانا	62
❁	جو کی روٹی پگھلی ہوئی چربی کے ساتھ	62
❁	خزیرہ تناول فرمانا	63
❁	مکھن کھجور کے ساتھ تناول فرمانا	63
❁	دودھ، کھجور کے ساتھ	63
❁	کالی مرچ اور تیل تناول فرمانا	64
❁	حلوہ اور شہد	64
❁	میٹھا گوند	64
❁	خبیص تناول فرمانا	65
❁	شکر تناول فرمانا	65
❁	سرکہ تناول فرمانا	65

ستو کھانے کے بارے	66
کھجور کو روٹی کے ساتھ کھانا	67
تل تناول فرمانا	67
گھی اور پنیر تناول فرمانا	67
آپ کے پسندیدہ پھل	69
جب کوئی نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ کیا فرماتے اور کرتے؟	69
کھجوریں آنے پر مبارک	70
کھجوریں تناول فرمانا	70
انگور تناول فرمانا	71
انجیر کھانا	72
کشمش تناول فرمانا	72
بہی دانہ پسند فرمانا	72
انار تناول فرمانا	73
شہتوت کھانا	73
پیلو کا پھل	73
سونٹھ	74
پستہ اور بادام	74
کھجور کا گابھہ	74
کھجور اور خربوزہ	75

❁	کھیرا، تر کھجور کے ساتھ، نمک کے ساتھ اور ثرید کو شہد کے ساتھ تناول فرمانا	76
❁	پسندیدہ سبزیاں	78
❁	ثرید	78
❁	پکے ہوئے پیاز	78
❁	اروی سبزی	79
❁	کدو	79
❁	زیتون کے تیل میں پکا ہوا سلق، کالی مرچیں، مسالہ اور جو کا آٹا	80
❁	پسندیدہ کھانے	81
❁	ثرید	81
❁	کدو	82
❁	حلوہ اور شہد	82
❁	مکھن اور کھجور	82
❁	دستی کا گوشت	82
❁	پشت کا گوشت	82
❁	پھلوں میں سے آپ کو تر کھجور اور خربوزہ بہت پسند تھا	83
❁	ناپسندیدہ کھانے	83
❁	ناپسندیدہ سبزیاں	83
❁	کون سے گوشت آپ کو ناپسند تھے	85

آپ ﷺ کے پسندیدہ مشروبات

❁	ایسے کنوؤں کا تذکرہ جہاں سے آپ ﷺ پانی نوش فرماتے تھے، آپ ﷺ نے ان میں اپنا لعب دہن ڈالا اور ان میں برکت کی دعا کی	88
❁	جن کنوؤں کا پانی آپ ﷺ کی خدمت میں لایا جاتا تھا	88
❁	پاکیزگی حاصل کرنے والے مقامات سے پانی لایا جاتا	89
❁	وہ کنویں جن سے آپ ﷺ پانی پیتے تھے جن میں لعابِ دہن پھینکا اور برکت کی دعا کی	89
❁	بئر اریس	89
❁	بئر اعواف	90
❁	بئر أنا	90
❁	بئر انس بن مالک بن نضر	91
❁	بئر اہاب	91
❁	بئر البصة	92
❁	بئر بُضاعة	93
❁	بئر جمل	94
❁	بیر حاء	95
❁	بئر حُلو	96
❁	بئر زرع	96
❁	بئر رومة	97

۞	بئرِ سقیا	98
۞	بئر العقبہ	98
۞	بئر ابی عنبہ	99
۞	بئر العھن	99
۞	بئر غرس	100
۞	بئر قرضافہ	100
۞	بئر قریصہ	101
۞	بئر الیسیرہ	101
۞	وہ برتن جن سے آپ ﷺ پانی نوش کرتے تھے	103
۞	شیشے کے پیالے سے پانی نوش فرمانا	103
۞	مٹی کے گھڑے سے پانی نوش فرمانا	103
۞	لکڑی کے پیالے سے پانی نوش کرنا	103
۞	تانبے کے برتن میں پانی پینا	105
۞	مشکیزہ سے منہ لگا کر کھڑے ہو کر پینا	105
۞	ڈول سے پانی نوش فرمانا	106
۞	جس برتن سے پانی پینا ناپسند تھا	106
۞	آپ ﷺ کا بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر پانی پینا	107
۞	آپ کا کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پانی نوش فرمانا	107
۞	جواز کے لیے کھڑے ہو کر پانی پینا	108

❁	کھڑے ہو کر پانی پینے سے ممانعت	108
❁	آپ ﷺ کے پانی پینے کے آداب	110
❁	ایسا پانی پسند فرمانا جس پر رات گزر چکی ہو اور منہ مبارک لگا کر پانی نوش فرمانا	110
❁	پسندیدہ مشروب	110
❁	دائیں طرف سے عطا فرمانا	111
❁	اکابر سے ابتداء	112
❁	جہاں تک پیالہ پہنچا ہو وہاں سے ابتداء کرنے کا حکم	113
❁	سب سے آخر میں پانی نوش فرمانا	113
❁	آہستہ آہستہ تین سانسوں میں پینا	114
❁	دودھ نوش فرما کر کلی کرنا	116
❁	دودھ نوش فرمانا اور کلی نہ کرنا	116
❁	برتن سے نوش فرمانا	116
❁	برتن ڈھانپنے کا حکم	116
❁	آپ ﷺ کے مشروب میں پھونک مارنے کی کراہت	117
❁	پسندیدہ مشروبات	118
❁	عورت کے بکری دوہنے کی کراہت	118
❁	خالص دودھ نوش فرمانا	118
❁	ایسا دودھ نوش فرمانا جس میں پانی ملا ہوا تھا	119
❁	آپ ﷺ کا نبیذ نوش فرمانا	120

❁	جَو کے ستو	123
❁	بادام کے ستو کو واپس کر دینا	123
❁	شہد نوش فرمانا	123

طب نبوی ﷺ

❁	۱-ابتداء	126
❁	۲-امور طبیعہ سات ہیں	128
❁	۳-اخلاط اربعہ	129
❁	۴-اعضائے اصلیہ	129
❁	۳-اخلاط کے پیدا ہونے کی کیفیت	131
❁	اعضاء	132
❁	۴-آپ ﷺ کے امراض کی کثرت:	145
❁	۵-تعوذ کی فضیلت اور پناہ طلب کرنے والا کیا کرے	147
❁	۶-بعض منافقین کی عیادت	151
❁	۷-بعض اہل کتاب کی عیادت	151
❁	۸-مریض کو دوا یا کھانے پر مجبور نہ کرو اسے وہ کچھ دو جس کی وہ تمنا کرے	152
❁	۹-صحابہ کرام کی بعض بیویوں کی عیادت	153
❁	۱۰-جس کی آنکھوں میں تکلیف تھی اس کی عیادت کی	154
❁	۱۱-مریض اور اس کی حالت کے متعلق سوال	154

❁	۱۲-مریض کو بشارت	154
❁	رب تعالیٰ نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے سوائے بڑھاپے اور موت کے	156
❁	شراب وغیرہ سے علاج کرنے سے ممانعت	158
❁	طبیب کے متعلق اسوہ حسنہ	162
❁	۱-طبیب کو بلانے کا حکم	162
❁	۲-طبیب کب ضامن ہوگا؟	162
❁	۳-کسی کو طبیب نہ کہا جائے	162
❁	۴-طب میں فراست اور استدلال کا استعمال	163
❁	روزہ، سفر، غم سے نفی، معتدل غذا اور خوشبو سے حفظِ صحت	164
❁	پرہیز	166
❁	کھانے اور پینے کی تدبیر	171
❁	بدنی حرکت وسکون میں تدبیر	172
❁	سونے اور جاگنے کی تدبیر	172
❁	نکاح کی تدبیر	173
❁	مسکن کے معاملات کے بارے میں تدبیر	173
❁	آپ ﷺ نے صحیح آب وہوا والے شہر اختیار کرنے کا حکم دیا و باء زدہ شہروں سے اجتناب کرنے کا حکم دیا	174
❁	دھوپ میں بیٹھنا	177
❁	حرکت کرکے کھانے اور پینے کا ضرر دور کرنے کے بارے میں	178

❁	معجون اور جوارش کے استعمال کے بارے	179
❁	معمول کی عادات کی نگرانی کرنے اور غیر عادی خوراک کھانے سے ممانعت	179
❁	دردِ سر، دردِ شقیقہ	180
❁	منہ اور ناک کی دوا	182
❁	پچھنے، فصد اور قسط بحری	183
❁	۱- پچھنے لگوانے کی فضیلت اور حکم	183
❁	۲- جسم میں پچھنے لگوانے کی جگہ	187
❁	۳- مخصوص ایام میں پچھنے لگوانا مستحب ہے	189
❁	۴- مخصوص ایام میں پچھنے لگوانے کی ممانعت	191
❁	۵- نہار منہ پچھنے لگوانا	191
❁	۶- خون کو دفن کر دینے کا حکم	192
❁	پیچس اور قئے کے بارے	194
❁	داغ لگوانے کے بارے میں	194
❁	۱- یہ موقف کہ آپ ﷺ نے داغ لگوائے:	194
❁	۲- ضرورت کے بغیر اس کی ممانعت:	195
❁	۳- بعض صحابہ کرام کو اپنے دستِ اقدس سے داغنا	197
❁	۴- بعض صحابہ کرام کے لیے داغنے کی توصیف کرنا	197
❁	بخار کے متعلق فرامین	198
❁	جسے نظر لگی ہو اس کے متعلق اسوہ حسنہ	203

❁	مجذوموں کے بارے میں اسوۂ حسنہ	211
❁	جوؤں کا علاج	217
❁	جادو کا علاج	217
❁	آشوبِ چشم اور کمزورِ نظر کا علاج	219
❁	عرق الکلیہ کا علاج	223
❁	دل کے مریض کا علاج	223
❁	عرق النساء کا علاج	227
❁	پھوڑے اور پھنسی کا علاج	229
❁	بواسیر کا علاج	229
❁	ورم کا علاج	230
❁	خنازیر (گلے کی گلٹیوں) کا علاج	230
❁	سر چکرانے کا علاج	231
❁	العذرہ (حلق کا ورم)	231
❁	عشق کا علاج	233
❁	سینے کے درد کا علاج	233
❁	ذات الجنب کا علاج	234
❁	استسقاء، معدہ اور طبیعت کی خشکی کا علاج	235
❁	اسہال کا علاج	237
❁	قولنج کا علاج	238

❁	پیٹ کے کیڑے کا علاج	239
❁	قوتِ جماع کا علاج	239
❁	سل کا علاج	241
❁	زخموں کا علاج	241
❁	پھنسی اور خارش کا علاج	242
❁	چوٹ اور درد کا علاج	243
❁	خدران الکلی کا علاج	243
❁	زہروں کے نقصانات ان کی اضداد سے دور کرنا	243
❁	زہر کے متعلق آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ	244
❁	کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کا علاج	245
❁	زکام اور ناک کی دوائیں	247
❁	سرخ پھنسی کا علاج	248
❁	منہ کے امراض کا علاج	248
❁	دانتوں کے متعلق سیرت طیبہ	250
❁	پھوڑے کا علاج	250
❁	چوٹ یا تھکاوٹ کی وجہ سے مالش کرانا	251
❁	چلنے سے تھکاوٹ کا علاج	252
❁	حائضہ، مستحاضہ اور نفساء کا علاج	252
❁	ابھی ابھی شفاء یاب ہونے والے کو کھجوریں کھلانا	254

❁	مریض کو نرم غذا کھلانا	254
❁	سابقہ ابواب کے متعلق کچھ فوائد	255
❁	فائدہ، ادویہ الٰہیہ کے متعلق	257
❁	بعض مفردات جو آپ ﷺ کی زبان اقدس پر آئے	261
❁	خربوزہ	262
❁	کھجور	263
❁	سیاہ دانہ (کلونجی)	263
❁	انار	264
❁	سنا	264
❁	سفرجل	265
❁	شونیز (کلونجی)	265
❁	شبرم، شیح	266
❁	عسل	266
❁	العجوہ	266
❁	صعتر	267
❁	صبر	267
❁	حنظل	268
❁	حناء	268
❁	ارز	268

❁	ثفاء	268
❁	قُسط	269
❁	مُر	269
❁	کماۃ	269
❁	قرع، کتم، مرنجوش، ہندبا، زیت	269
❁	عدَس، عسل، اثمد	270
❁	سرمہ	270
❁	دودھ	270
❁	گوشت	271
❁	کدو	271
❁	ہندباء (کاسنی)	271
❁	عجوہ	271
❁	مدینہ طیبہ کا غبار	272
❁	النبق (بیر)، القرع (کدو)	272

❁❁❁

کھانے پینے کے آداب اور پسندیدہ غذائیں

جامع آداب

اس باب میں کئی انواع ہیں۔

1 آپ ﷺ کی خدمت میں اگر کوئی ہدیہ پیش کرتا تو پہلے اسے کھلاتے

بزاز اور طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ اس وقت تک ہدیہ تناول نہ فرماتے تھے حتیٰ کہ لانے والے کو حکم فرماتے کہ وہ اس میں سے کچھ کھالے۔ اس کی وجہ وہ زہر آلود بکری ہے جو خیبر میں آپ ﷺ کو پیش کی گئی تھی۔

بقی بن مخلد، حمیدی اور حارث بن ابی اسامۃ نے ابن الحوتکیہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا ”میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ اور آپ سے روزہ کے بارے سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا ”ہم حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ القاحۃ کے مقام پر تھے۔ ایک اعرابی نے آپ ﷺ کو خرگوش پیش کیا۔ سارے موجود صحابہ کرام نے کہا ”ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”وہ واقعہ بیان کرو“ انہوں نے فرمایا ”اسی اثناء میں کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ القاحۃ کے مقام پر تھے کہ ایک اعرابی نے آپ ﷺ کو خرگوش پیش کیا۔ اس نے اسے عمدہ طریقے سے بھونا تھا۔ اس نے اسے بارگاہ رسالت مآب میں بطور ہدیہ پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا ”اس میں سے کچھ کھاؤ۔“ حضور ﷺ ہدیہ میں سے اس وقت تک کچھ بھی نہ کھاتے تھے حتیٰ کہ ہدیہ لانے والا اس میں سے کچھ کھالیتا۔ یہ اس زہر آلود بکری کے بعد تھا جو خیبر میں آپ ﷺ کو پیش کی گئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے فرمایا ”کھاؤ“ اس نے کہا ”میں روزہ سے ہوں۔“

۲ تناول فرماتے وقت بیٹھنے کا انداز

امام بخاری، امام احمد، ابو داؤد، امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابن سعد نے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس شخص سے فرمایا جو آپ ﷺ کے پاس آیا تھا۔ ”میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔“

امام مسلم، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ”آپ کو بکری بطور ہدیہ پیش کی گئی۔ آپ ﷺ اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گئے اور اسے تناول فرمایا۔ ایک اعرابی نے عرض کی ”یہ بیٹھنے کا کیسا انداز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”رب تعالیٰ نے مجھے عبد کریم بنایا ہے اس نے مجھے جابر اور سرکش نہیں بنایا۔“

امام نسائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر فرشتوں میں سے ایک فرشتہ نازل کیا۔ اس کے ہمراہ حضرت جبرائیل امین تھے۔ اس فرشتے نے کہا ”اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اختیار دیا ہے کہ آپ عبد نبی یا بادشاہ نبی بن جائیں۔ حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل امین کی طرف دیکھا گویا کہ مشورہ طلب کر رہے ہوں۔ حضرت جبرائیل نے عاجزی کا اشارہ کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”نہیں! بلکہ میں عبد نبی بنوں گا“ اس کے بعد آپ نے کبھی بھی ٹیک لگا کر نہ کھایا۔

امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کھانا پیش کیا گیا۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی ”یا رسول اللہ! کاش! آپ ٹیک لگا کر کھالیں۔ اس میں آپ کے لیے آسانی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی جبین اطہر زمین کی طرف جھکائی حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ زمین کو چھو لیتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اسی طرح کھاؤں گا جیسے بندہ کھاتا ہے اور اسی طرح بیٹھوں گا جیسے بندہ بیٹھتا ہے۔ میں بندہ ہوں۔“ حضور اکرم ﷺ اس طرح تشریف رکھتے تھے گویا کہ آپ اٹھنے کے لیے تیار ہوں۔

سعید بن منصور نے مرسل اور ابن سعد نے حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت جبرائیل امین بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں تھے آپ ٹیک لگا کر کھانا تناول فرما رہے تھے اس نے عرض کی ”محمد عربی ﷺ

کیا بادشاہوں کی طرح کھانا؟ حضور اکرم ﷺ بیٹھ گئے۔

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ’’حضور اکرم ﷺ کو ٹیک لگا کر کھاتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔‘‘

۳ کچھ مدت کے لیے ٹیک لگا کر کچھ تناول فرمانا پھر اسے ترک کر دینا

ابن ضحاک نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی آپ اس وقت طبق میں سے خشک گوشت ٹیک لگا کر کھا رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ مشکیزہ کی طرف تشریف لے گئے اور پانی نوش فرمایا۔

حارث بن ابی اسامۃ نے حضرت عبداللہ بن سعد سے اور وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ’’میں آپ ﷺ کا راز دان تھا۔ میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی۔ درآں حالیکہ آپ ﷺ ٹیک لگا کر کھا رہے تھے۔

امام طبرانی نے بقیہ کی سند سے (یہ غیر ثقہ سند ہے) اور عمر شامی نے ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے کہ حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ نے فرمایا ’’جب حضور اکرم ﷺ نے خیبر فتح فرمایا تو آپ ﷺ کے لیے دسترخوان بچھا دیا گیا۔ آپ کے سر اقدس پر دھوپ آگئی تو آپ پر سائبان بنا دیا گیا۔‘‘

ابونعیم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ’’جب آپ پہلا لقمہ تناول فرماتے تو یوں عرض کرتے ’’یا واسع المغفرۃ۔‘‘

امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ’’حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوریں بطور ہدیہ پیش کی گئیں۔ آپ ﷺ انہیں تقسیم کرنے لگے۔ آپ اس طرح تشریف فرما تھے کہ گویا کہ اٹھنے ہی لگے تھے۔ آپ بڑی سرعت سے کھجوریں تناول فرما رہے تھے۔‘‘ دوسری روایت میں ہے ’’میں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایک گھٹنے کو اٹھا کر ان میں سے تناول فرما رہے تھے۔‘‘

امام مسلم اور ابوداؤد نے حضرت مصعب بن سلیم سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ’’میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں۔ آپ نے ٹیک لگا کر انہیں تناول فرمایا۔

(قرمضاء بیٹھنے کی ایک خاص حالت ہے جس میں انسان اپنے پاؤں پر بیٹھتا ہے۔ اور اپنی رانیں پنڈلیوں سے ملالیتا ہے۔)

❹ شوربہ زیادہ کرلینے اور پڑوسیوں کو سالن بھیجنے کے بارے

ابن ابی شیبہ، امام احمد اور امام بزار نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''جب آپ ﷺ گوشت خریدتے تو اپنے اہل خانہ سے فرماتے ''شوربہ زیادہ بنا لو'' امام احمد اور امام بزار نے یہ اضافہ کیا ہے'' اپنے پڑوسیوں کی نگہبانی کرو۔''

امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ کو شوربہ کا نچلہ حصہ زیادہ پسند تھا۔''

امام ترمذی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جب شوربہ بناؤ تو پانی زیادہ ڈال لیا کرو اور اس میں سے پڑوسیوں کو بھی دیا کرو۔''

❺ آپ ﷺ کا پسندیدہ کھانا

ابو یعلی، طبرانی اور ابوشیخ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ کو پسندیدہ کھانا وہ ہوتا تھا جسے بہت سے لوگ کھاتے تھے۔''

❻ کھانے سے قبل دستِ اقدس دھونا

محمد بن یحییٰ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ''جب آپ کھانا کھانے کا ارادہ فرماتے تو دونوں دستِ اقدس دھولیتے۔''

❼ آپ ﷺ کا دسترخوان

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابوشیخ نے حضرت فرقد رسول ﷺ کے صحابی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''میں نے آپ کی زیارت کی۔ درآں حالیکہ آپ ﷺ اپنے دسترخوان سے کھا رہے تھے۔''

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''آپ ﷺ

نے کبھی خوان اور چھوٹی رکابی میں نہ کھایا تھا۔نہ ہی نرم روٹی کھائی تھی۔راوی یونس کہتے ہیں میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا"وہ پھر کس چیز پر کھاتے تھے۔"انہوں نے فرمایا"اس دستر خوان پر کھاتے تھے"امام بیہقی نے لکھا ہے کہ حضرت انس نے اسی چیز کی خبر دی جوان تک پہنچی تھی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔انہوں نے گوہ کے قصہ میں روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے پنیر اور گھی تناول فرمایا اور گوہ کو تناول نہ فرمایا۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:"اسے آپ ﷺ کے دستر خوان پر کھایا گیا۔اگر یہ حرام ہوتا تو اسے آپ ﷺ کے دستر خوان پر نہ کھایا جاتا۔اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ دستر خوان پر کھانا جائز ہے"اس روایت کو حارث بن ابی اسامہ نے روایت کیا ہے۔

۸ مبارک پیالہ

ابوالشیخ نے عبداللہ بن بُسر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا ایک پیالہ تھا۔جس کے چار کڑے تھے۔ابوداؤد اور ابوبکر الشافعی نے حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں بکری پیش کی۔اس وقت کھانا کم ہوتا تھا۔آپ نے اپنے اہل خانہ سے فرمایا"اس بکری کو پکاؤ۔اس آٹے کو دیکھو۔اس کی روٹیاں بناؤ۔پھر اس کی ثرید بناؤ۔حضور اکرم ﷺ کا ایک پیالہ تھا جسے الغراء کہا جاتا تھا۔جسے چار آدمی اٹھاتے تھے۔صبح کے وقت چاشت تک آپ ﷺ اور صحابہ کرام تسبیح و تحمید میں مشغول رہتے۔پھر وہ پیالہ لایا جاتا۔اس سے کھانا کھایا جاتا۔حتیٰ کہ بہت سے صحابہ کرام وہیں جمع ہو جاتے آپ بھی وہیں رونق افروز ہوتے۔ایک اعرابی نے کہا"یہ بیٹھنے کا کیسا انداز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ نے مجھے عبد کریم بنایا ہے سرکش اور جابر نہیں بنایا۔" آپ نے فرمایا"اس کے اطراف سے کھاؤ۔اس کا مرکز چھوڑ دو اس میں تمہارے لیے برکت ڈال دی جائے گی۔پھر فرمایا"پکڑو،کھاؤ مجھے اس ذات والا کی قسم جس کے دستِ تصرف میں میری جان ہے تمہارے لیے ایران اور روم کو فتح کر دیا جائے گا حتیٰ کہ کھانا زیادہ ہو جائے گا مگر اس پر رب تعالیٰ کا نام نہیں لیا جائے گا۔"

⑨ آپ گرم کھانا تناول نہ فرماتے تھے

طبرانی نے حسن سند کے ساتھ (سوائے ایک راوی کے جس کا نام نہیں لیا گیا) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ گرم کھانا ناپسند فرماتے تھے حتیٰ کہ اس کی گرمی کی شدت اور دھواں ختم ہو جاتا۔"

امام احمد اور امام طبرانی نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب وہ ثرید بناتی تھیں تو اسے کسی چیز سے ڈھانپ دیتی حتیٰ کہ اس کی گرمی کی حرارت ختم ہو جاتی پھر فرماتیں "میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: "اس سے برکت زیادہ ہوتی ہے۔"

طبرانی نے صحیح راویوں سے اور امام بیہقی نے حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے آپ کے لیے خزیرہ (قیمہ اور آٹے کا ملاپ) تیار کیا۔ میں نے اسے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس میں ڈالا۔ اسے گرم پایا آپ نے اسے پکڑا اور فرمایا: "خولہ! ہم گرم یا سرد پر صبر نہیں کرتے" دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے ایک برتن میں عصیدہ پیش کیا۔ جب آپ ﷺ نے اس میں دستِ اقدس ڈالا تو وہ گرم تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "حس" پھر فرمایا "ابن آدم کو گرمی پہنچتی ہے تو وہ کہتا ہے "حس" اگر سردی لگتی ہے تو کہتا ہے "حس۔"

طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں دستِ اقدس ڈالا پھر دستِ اقدس اٹھایا۔ پھر فرمایا "اللہ تعالیٰ نے ہمیں آگ نہیں کھلائی۔"

طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ دیلمی نے مسند فردوس میں حضرت ابن عمر سے، امام حاکم نے حضرت جابر اور حضرت اسماء سے، مسدد نے ابو یحییٰ اور ابو نعیم نے الحلیہ میں حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: گرم

کھانا ٹھنڈا کرلیا کرو۔ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔"

طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ نہ کھانے میں اور نہ ہی پانی میں پھونک مارتے تھے۔"

⑩ چلتے ہوئے کھانا

طبرانی نے صحیح راویوں سے (سوائے ابن لھیعہ کے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ کسی انصاری صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے آپ ﷺ چلتے ہوئے کھجوریں کھانے لگے۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ تھا۔"

حارث بن ابی اسامۃ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر کھا لیتے تھے۔ اور دائیں بائیں آتے جاتے تھے۔"

⑪ کھانے کو سونگھنے کی ناپسندیدگی (اگر روایت صحیح ہو)

ابن عدی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کھانے کو سونگھنا ناپسند فرمایا "درندے سونگھتے ہیں۔"

⑫ کھانے کے برتن، برتن ڈھانپنے کا حکم اور زمین پر کھانا تناول فرمالینا

امام احمد، امام بخاری، امام ترمذی اور امام نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: "آپ ﷺ نے کبھی بھی خوان پہ نہ کھایا نہ چھوٹی رکابی میں کھایا نہ نرم روٹی کھائی۔" یونس کہتے ہیں: "میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا: "آپ ﷺ کس پر کھاتے تھے؟" انہوں نے فرمایا "اس دستر خوان پر۔"

امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور ابو شیخ نے حضرت فرقد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ کے دستر خوان پر کھایا۔"

حارث بن ابی اسامۃ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "آپ ﷺ کے دستر خوان پر گوہ کو کھایا گیا۔"

ابو شیخ نے حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "حضورا کرم ﷺ کا ایک پیالہ تھا جس کے چار حلقے تھے امام نسائی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے کاشانہ اقدس میں لے گئے۔ اہل خانہ نے ہمارے لیے ایک طبق نکالا جس میں روٹی کے ٹکڑے تھے آپ نے پوچھا "کیا سالن ہے؟ انہوں نے عرض کی "سرکہ کے علاوہ کچھ بھی نہیں" آپ ﷺ نے فرمایا: "سرکہ بہت عمدہ سالن ہے" حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جب سے میں نے آپ سے یہ سنا اس وقت سے میں سرکہ سے محبت کرنے لگا۔"

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن بُسر سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ کے لیے ایک پیالہ تھا جسے الغراء کہا جاتا تھا جسے چار آدمی اٹھاتے تھے۔

امام احمد، امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "میں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر آپ ﷺ کے لیے سامان سفر تیار کیا۔ جب آپ ﷺ نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کا ارادہ کیا۔ ہم نے ایسی چیز نہ پائی جس کے ساتھ آپ کے توشہ دان اور مشکیزے کو باندھتے۔ میں نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے عرض کی "میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں جس کے ساتھ توشہ دان اور مشکیزہ کو باندھوں سوائے میرے کمربند کے" انہوں نے فرمایا "اسے دو حصوں میں تقسیم کرلو۔ ایک کے ساتھ توشہ دان کو اور دوسرے کے ساتھ مشکیزہ کو باندھ لو۔ میں نے اس طرح کی" اسی لیے انہیں "ذات النطاقین" کہا جاتا ہے۔

ابوداؤد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے فرمایا "حضورا کرم ﷺ پہاڑ کی گھاٹی کی طرف سے آئے۔ آپ ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی تھی۔ ہمارے سامنے ڈھال پر کھجوریں تھیں۔ ہم نے آپ ﷺ کو دعوت دی۔ آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ کھایا۔ مگر پانی کو مس نہ کیا۔"

بزار نے ایسی سند سے روایت کیا ہے جس میں عبداللہ بن زید، ابوعبید بصری اور مجاعۃ بصری وغیرہ ہیں جبکہ بقیہ افراد ثقہ ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ ﷺ میں کچھ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: "اسے اس گڑھے میں یا زمین پر رکھ دو۔"

انہوں نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ زمین پر بیٹھ کر تناول فرماتے تھے آپ ﷺ فرماتے تھے: "میں بندہ ہوں۔ اسی طرح کھاتا ہوں جیسے بندہ کھاتا ہے۔"

ابو یعلیٰ نے ثقہ راویوں سے حضرت جابر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے، جسے ابو حمید کہا جاتا تھا بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ایک برتن پیش کیا۔ جس میں دودھ تھا جسے ٹھنڈا کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا "تم نے اسے ڈھانپ کیوں نہ دیا۔ کاش! تم اسے عود سے ڈھانپ دیتے۔"

۱۳ کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا

امام احمد نے اس شخص سے روایت کیا ہے جو آپ ﷺ کی خدمت کی سعادت حاصل کرتا تھا۔ اسی نے کہا: "جب آپ ﷺ کے قریب کھانا کیا جاتا تو آپ ﷺ بسم اللہ پڑھ لیتے۔"

ابن ضحاک نے میسرہ کی سند سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے آپ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ تین لقموں پر آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھی۔ پھر اسے تناول فرمانے لگے حتیٰ کہ کھانا ختم ہو گیا۔"

امام احمد، ابن ماجہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ چھ صحابہ کرام کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ ایک اعرابی آیا۔ اس نے اسے دو لقموں میں کھا دیا آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تمہیں کافی ہو جاتا جب تم میں سے کوئی کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لے اگر وہ ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو وہ یوں کہے: "بسم الله اوله و آخره"

امام احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ابو زمعہ اور جلشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ ہم کھاتے ہیں لیکن ہم سیر نہیں ہوتے" آپ نے فرمایا "شاید تم متفرق کھاتے ہو۔" انہوں نے عرض کی: "ہاں!" آپ ﷺ نے فرمایا: "مل کر کھایا کرو اور کھاتے وقت رب تعالیٰ کا نام لے لیا کرو۔ تمہارے لیے اس میں برکت

ڈال دی جائے گی۔"

امام احمد، امام مسلم اور امام ابو داؤد نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "ہم جب بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھانے کی سعادت حاصل کرتے تو ہم میں سے کوئی بھی اپنا ہاتھ اس میں نہ رکھتا حتیٰ کہ آپ اس کی ابتداء فرماتے۔ اپنا دستِ اقدس اس میں ڈال لیتے۔ ایک دفعہ ہم آپ ﷺ کے ہمراہ کھانے کے لیے حاضر ہوئے۔ ایک لونڈی آئی گویا کہ اسے پیچھے سے دھکیلا جا رہا تھا۔ وہ آئی تا کہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈال دے۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک اعرابی آیا۔ گویا کہ اسے پیچھے سے دھکیلا جا رہا تھا۔ تا کہ کھانے میں اپنا ہاتھ ڈال دے۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "شیطان چاہتا تھا کہ وہ کھانا اس کے لیے حلال ہو جائے جس پر رب تعالیٰ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ وہ اس لونڈی کو لے کر آیا وہ اس کے ذریعے کھانا اپنے لیے حلال کرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اس کا ہاتھ دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے دستِ اقدس میں ہے۔"

۱۴ آپ ﷺ کا تین انگلیوں سے کھانا، بعد میں چاٹ لینا، پیالہ صاف کرنا، دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم اور بائیں ہاتھ سے کھانے والے کے لیے بد دعا

بزار نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ تین انگلیوں سے کھاتے تھے فارغ ہونے کے بعد انہیں چاٹ لیتے تھے۔"

طبرانی نے ثقہ راویوں کے ذریعے (محمد بن کعب بن عجرۃ کے علاوہ) ابن سعد اور ابو بکر الشافعی نے کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "میں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی دراں حالیکہ آپ ﷺ تین انگلیوں سے کھا رہے تھے۔ انگوٹھا، اس کے ساتھ ملحق انگلی اور وسطی کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی مبارک انگلیوں کو چاٹنے لگے۔ آپ نے پہلے وسطی پھر اس کے ساتھ متصل انگلی اور پھر انگوٹھا چاٹا، پھر انہیں صاف کر دیا۔ امام طبرانی نے جید سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "جب آپ ﷺ کھانا تناول فرما لیتے تو اپنی انگلیوں کو

چاٹ لیتے۔فرماتے" آہ! انگلیوں کے چاٹنے میں برکت ہے۔"

امام مسلم، ابن ابی شیبہ، ابن سعد اور ابو بکر الشافعی نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا:" آپ ﷺ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے فارغ ہو کر آپ ﷺ اپنی انگلیاں چاٹ لیتے تھے۔" ابو بکر الشافعی کے الفاظ میں ہے "آپ تین انگلیوں سے تناول فرماتے تھے اور انہیں چاٹ لینے سے پہلے صاف نہ کرتے تھے۔"

امام عبدالرزاق نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کھانا تناول فرماتے تو آپ ﷺ اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے۔ایک انگوٹھا اور اس کے ساتھ متصل دو انگلیاں۔"

امام احمد، امام مسلم، امام بخاری، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب کھانا کھائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹنے سے پہلے صاف نہ کرے۔"

طبرانی نے صحیح راویوں سے (مسیب بن واضح کے علاوہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے پیالہ کو صاف کرنے کا حکم دیا۔"

ابو سعید بن الاعرابی، حکیم ترمذی نے حضرت کعب بن عجرۃ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا" میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ تین انگلیوں سے تناول فرما رہے تھے۔ہشام بن عروہ نے کہا" انگوٹھا، اس کے ساتھ متصل انگلی اور وسطی۔"

ابو بکر الشافعی نے حضرت عبداللہ بن عامر سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا" جب آپ ﷺ کھانا تناول فرماتے تھے تو تین انگلیوں سے کھاتے تھے چوتھی انگلی مبارک سے مدد لیتے تھے۔"

امام مسلم، تینوں آئمہ اور برقانی نے اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا" جب آپ ﷺ کھانا تناول فرما لیتے تو تینوں انگلیوں کو چاٹ لیتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:" جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر پڑے تو اسے صاف کر کے کھا لے اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔" آپ ﷺ پیالے کو صاف کرنے کا حکم دیتے اور فرماتے:

”تم نہیں جانتے کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔“

ابن عدی نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ”جب آپ ﷺ کھانا اور سالن تناول فرماتے تو تین انگلیوں سے تناول فرماتے۔“

امام احمد نے ثقہ راویوں سے حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ کا دایاں دستِ اقدس کھانے، پینے، وضوء کرنے، کپڑے بدلنے، پکڑنے اور عطا کرنے کے لیے مخصوص تھا۔ جبکہ بایاں دستِ اقدس ان کے علاوہ دیگر امور کے لیے تھا۔

امام احمد، امام مسلم اور ابو داؤد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے جب کچھ پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا اور پیتا ہے۔“

امام مالک اور امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے یا ایک جوتے میں چلے۔ عمامہ میں اس طرح نہ لپیٹے کہ اس کا ہاتھ باہر نہ نکلے یا ایک کپڑے میں اس طرح احتباء نہ کرے کہ اس کی شرمگاہ ننگی ہو جائے۔“

امام احمد اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”تم میں ہر ایک اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے، دائیں ہاتھ سے پیے دائیں ہاتھ سے پکڑے دائیں ہاتھ سے عطا کرے، شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ بائیں ہاتھ سے پکڑتا ہے بائیں ہاتھ سے دیتا ہے۔“

امام احمد اور صدر نے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن زید سے روایت کیا ہے کہ ان کی ایک خاتون نے کہا: ”حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہی تھی۔ میں ایک کھبی عورت تھی۔ آپ ﷺ نے میرے ہاتھ پر مارا۔ لقمہ نیچے گر پڑا۔ فرمایا ”اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ۔ رب تعالیٰ نے تمہارے دائیں ہاتھ کو آزاد کر رکھا ہے۔“ اس کے بعد میں نے بائیں ہاتھ سے کبھی نہ کھایا۔“

امام احمد اور امام مسلم نے حضرت سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص جسے بُسر بن راعی کہا جاتا تھا۔ اس نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے فرمایا "دائیں ہاتھ سے کھالو" اس نے کہا "میں یہ طاقت نہیں رکھتا" آپ ﷺ نے فرمایا: "تم یہ طاقت نہ رکھو" اس نے یہ بات صرف از روئے تکبر کی تھی۔ وہ کبھی بھی اپنا ہاتھ اٹھا کر اپنے منہ تک نہ لے جاسکا۔

طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت حمزہ بن عمر اسلمی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "میں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: "دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ وہ کھانا کھاؤ جو تمہاری طرف ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ۔"

۱۵ ایک ہی جنس کا کھانا ہو تو آپ ﷺ صرف سامنے سے کھاتے اور پیالے کے مرکز سے کھانا

صحاح ستہ میں حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا "میں بچہ تھا اور حضور اکرم ﷺ کی زیر تربیت تھا۔ میرا ہاتھ پیالے میں اِدھر اُدھر ہو جاتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا" بچے! اللہ تعالیٰ کا نام مبارک لے کر کھاؤ، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ" پھر ساری زندگی میرے کھانے کا طریقہ یہی رہا۔"

امام ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عکراش سے اور وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا "حضور انور ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر لے گئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "کیا کھانا ہے؟" ہمیں ایک پیالہ پیش کیا گیا جو ثرید اور چربی سے بھرا ہوا تھا۔ ہم نے اس میں کھایا۔ میرا ہاتھ اس کی اطراف میں گھوم جاتا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے سامنے سے کھایا۔ آپ ﷺ نے اپنے بائیں دستِ اقدس سے میرا دائیں ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر فرمایا "عکراش! ایک جگہ سے کھاؤ۔ یہ ایک ہی کھانا ہے۔" پھر ہمارے سامنے ایک طبق لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجوریں تھیں۔ میں اپنے سامنے سے کھانے لگا۔ حضور اکرم ﷺ سارے طبق میں سے کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ

نے فرمایا: "عکراش! جہاں سے چاہو کھاؤ۔ یہ ایک کھانا نہیں ہے۔"

امام طبرانی نے حکم الغفاری سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب پیالے میں یا برتن میں اپنا دستِ اقدس رکھ دیتے تھے تو آپ ﷺ کی مبارک انگلیاں آپ کی ہتھیلی کی جگہ سے آگے نہ جاتی تھیں۔"

بزار نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کے سامنے کھانا لایا جاتا تو آپ ﷺ کا دستِ اقدس آگے پیچھے نہ جاتا تھا۔ جب کھجوریں پیش کی جاتیں تو آپ ﷺ مختلف جگہ سے کھاتے تھے۔

ابوبکر الشافعی اور امام ابن عدی نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ کھانا اپنے سامنے سے کھاتے تھے۔ جب کھجوریں پیش کی جاتیں تو آپ ﷺ مختلف جگہوں سے کھاتے تھے۔

طبرانی نے ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے کہ حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور اکرم ﷺ کو ناپسند تھا کہ کھانا کو اوپر سے پکڑیں۔"

⑯ گوشت کو چھری سے کاٹنا

امام بخاری نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان کے والد گرامی نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اس وقت حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی جب آپ ﷺ بکری کی دستی کا گوشت چھری سے کاٹ رہے تھے اذان ہوئی تو آپ ﷺ نے وہ دستی اور چھری رکھ دی جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے۔ نماز کے لیے تشریف لے گئے وضوء نہ فرمایا۔

امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "ایک رات مجھے آپ ﷺ کا مہمان بننے کی سعادت ملی۔ آپ ﷺ نے ایک پہلو کا حکم دیا۔ اسے بھونا گیا آپ ﷺ نے چھری لی اور میرے لیے اس میں سے کاٹنے لگے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ آپ ﷺ نے چھری رکھ دی فرمایا "اسے کیا ہو گیا ہے۔ اس کی خیر! آپ ﷺ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔"

۱۷ جب کھجور تناول فرمانے لگتے اگر اس میں سوس (کیڑا) ہوتا اسے نکال لیتے

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عتیق کی کھجوریں پیش کی گئیں۔ آپ ﷺ انگلی مبارک سے ٹٹول ٹٹول کر اس سے کیڑا نکالتے گئے۔

۱۸ کھجور کی گٹھلی پھینکنے کا انداز

امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ میرے والد گرامی کے ہاں تشریف لے گئے، ہم نے کھانا اور کھجوریں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیں آپ ﷺ نے ان میں سے تناول فرمایا۔

۱۹ حضور اکرم ﷺ کھانے اور پینے کی اشیاء پر مارنے سے منع کرتے تھے

امام طبرانی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ کھانے اور پینے کی اشیاء پر پھونک نہیں مارتے تھے، نہ ہی برتن میں سانس لیتے تھے"۔

۲۰ دو دو کھجوریں ملا کر کھانے سے ممانعت

امام احمد، امام مسلم، امام بخاری، ابوداؤد اور امام ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی دو دو کھجوریں ملا کر کھائے مگر جبکہ اس کے ساتھی اس کی اجازت دے دیں" شعبہ نے کہا ہے کہ اذن کا لفظ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فرمان ہے۔

۲۱ کھانا اٹھا لینے سے پہلے اٹھنے کی ممانعت

امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے الشعب میں روایت کیا ہے (انہوں نے کہا ہے کہ میں اس کے عہدے سے بری الذمہ ہوں) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھانے سے اٹھ جائے حتیٰ کہ پہلے کھانا

اٹھالیا جائے۔"

انہوں نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "جب دستر خوان بچھا دیا جائے تو آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے سامنے سے کھائے نہ تو ہم نشین کے سامنے سے کھائے اور نہ ہی پیالے کے اوپر سے کھائے، برکت اس کے اوپر سے نازل ہوتی ہے آدمی نہ اٹھے حتیٰ کہ دستر خوان کو اٹھا دیا جائے۔ ہاتھ کھانے سے نہ اٹھائے۔ اگرچہ وہ سیر ہو چکا ہو حتیٰ کہ سارے لوگ فارغ ہو جائیں۔ اس سے اس کے ہم نشین کو ندامت ہو گی وہ کھانے سے ہاتھ کھینچ لے گا۔ ممکن ہے ابھی اسے کھانے کی ضرورت ہو۔"

۲۲ عفت مآب خواتین کو کھانا پیش کرنا

ابن ماجہ نے حضرت اسماء بنت یزید بن سکن رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔" ہم نے عرض کی: "ہمیں بھوک نہیں ہے۔" آپ نے فرمایا: "جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرو۔"

۲۳ جس نے آپ کے سامنے ڈکار لیا اسے منع فرمایا

امام ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "ایک شخص نے آپ کی خدمت میں ڈکار لی۔" آپ نے اسے فرمایا: "اپنی ڈکار روک لو۔ دنیا میں جو اکثر سیر ہوتے ہیں روز حشر ان کی بھوک طویل ہو گی۔"

طبرانی نے ثقہ راویوں سے (سوائے محمد بن خالد الکوفی کے) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا "میں نے موٹے گوشت کے ساتھ ثرید کھائی۔ میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا تو میں ڈکار لے رہا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "ابو جحیفہ! ڈکار لینے بند کر دو۔ دنیا میں جو سیر ہو کر کھاتے ہیں ان میں سے اکثر روز حشر طویل بھوک والے ہوں گے" اس کے بعد حضرت ابو جحیفہ نے سیر ہو کر نہ کھایا حتیٰ کہ وصال کر گئے۔ اگر وہ شام کو کھا لیتے تو صبح نہ کھاتے اور صبح کو کھا لیتے تو شام کو نہ کھاتے۔"

۲۴ کھانے میں مکھی گر جائے تو اس کا حکم

امام بخاری، ابو داؤد، ابن ماجہ اور امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کسی ایک کے مشروب میں مکھی گر پڑے تو اسے پوری طرح ڈبو دو اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔"

طبرانی، امام احمد، امام نسائی، ابو یعلیٰ، حاکم اور ضیاء نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو اسے پوری طرح ڈبو دے، اس کے ایک پر میں زہر ہوتا ہے۔ جبکہ دوسرے پر میں شفاء ہوتی ہے۔ وہ زہر کو مقدم اور شفاء کو موخر کرتی ہے۔"

ابن حبان نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "اگر تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو وہ اسے پوری طرح ڈبو دے اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہوتی ہے۔"

امام احمد، ابو داؤد اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اسے پوری طرح ڈبو دے۔ اس کے ایک پر میں مرض اور دوسرے میں شفاء ہوتی ہے۔ وہ اپنا مرض والا پر آگے رکھتی ہے اسے چاہیے کہ پوری طرح ڈبو دے پھر باہر نکال دے۔"

۲۵ آپ نے کبھی بھی کسی کھانے کا عیب نہیں نکالا

پانچوں آئمہ نے، امام مسلم اور امام بخاری نے اور حارث بن اسامۃ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ نے کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ ﷺ کو بھوک ہوتی تو کھا لیتے ورنہ اسے چھوڑ دیتے۔

امام حاکم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ نے کبھی بھی کسی کھانے کا عیب نہیں نکالا۔ اگر بھوک ہوتی تو اسے تناول فرما لیتے ورنہ اسے چھوڑ دیتے۔"

امام ترمذی نے الشمائل میں حضرت ھند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ تو کھانے کی مذمت بیان فرماتے تھے نہ اس کی تعریف فرماتے تھے" یعنی کھانے میں عمدہ یا برا وصف ہوتا تو وہ بیان نہ فرماتے تھے۔

۲۶ مجذوم کے ساتھ کھانا کھانا

ابوداؤد، امام ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجذوم کا ہاتھ پکڑا اسے اپنے ہمراہ پیالہ میں رکھا اور فرمایا "رب تعالیٰ پر بھروسہ اور توکل کرتے ہوئے کھاؤ"

امام احمد، امام مسلم اور امام بیہقی نے حضرت شرید بن سوید سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "ثقیف کے وفد میں ایک مجذوم شخص تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی طرف یہ پیغام بھیجا ہم نے تمہیں بیعت کر لیا ہے"۔

۲۷ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے علاوہ دیگر خواتین کے ساتھ کھانا

امام بخاری نے الادب میں ام صبیہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور میرا ہاتھ ایک ہی برتن میں داخل ہو جاتا تھا" واللہ اعلم

۲۸ دو سالنوں کو جمع کرنے کی ممانعت

طبرانی نے ثقہ راویوں سے (سوائے محمد بن عبدالکبیر کے) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں ایک برتن یا ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں دودھ اور شہد تھا۔ آپ نے فرمایا "ایک برتن میں دو سالن، میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ ہی اسے حرام کرتا ہوں"۔

۲۹ سالن لینے کا حکم

طبرانی نے ثقہ راویوں سے (سوائے عزیز بن سفیان کے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "سالن لو خواہ پانی ہی کیوں نہ ہو"۔

۴۰ کھانے سے پہلے اور بعد میں دستِ اقدس اور منہ مبارک دھونا

امام احمد، ابو داؤد اور امام ترمذی نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''میں نے تورات میں پڑھا کہ کھانے سے پہلے وضو کرنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے'' میں نے اس کا تذکرہ حضور اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنے سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے۔''

ابن عدی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''اھل قباء میں سے ایک انصاری شخص نے آپ ﷺ کی دعوت کی۔ ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ گئے۔ کھانا تناول فرمالینے کے بعد آپ ﷺ نے ایک دستِ اقدس یا دونوں ہاتھ دھوئے۔

امام ترمذی، ابن ماجہ اور ابو بکر الشافعی نے حضرت عکراش بن ذوئب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ایسی ثرید کھائی جس میں بہت سی چربی تھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے کھجوریں کھائیں۔ پھر ہمارے سامنے پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ نے دونوں دست اقدس دھوئے۔ پھر تری کو دو ہاتھوں پر چہرہ پر، کلائیوں پر اور سر اقدس پر مل لیا۔

ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے گھر کی خیر میں برکت ہو تو وہ کھانا آتے وقت اور اٹھاتے وقت وضو کر لے'' اس جگہ وضو سے مراد صرف ہاتھ دھونے ہیں۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بکری کی دستی تناول فرمائی۔ کلی کی اور دست اقدس دھو لیے۔

۴۱ کھانا کھالینے کے بعد دست اقدس سے سنگریزوں کو مس کرنا

امام مسلم، امام بخاری اور ابن ماجہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ ان اشیاء کو کھانے کے بعد وضو کیا جائے گا جنہیں آگ نے مس کیا ہو؟ انہوں نے فرمایا ''حضور اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہمیں کم ہی کھانا ملتا تھا۔ جب ہمیں کھانا مل جاتا تو ہمارے لیے رومال نہ ہوتے تھے بلکہ ہم اپنی ہتھیلیوں میں کلائیوں پر اور قدموں پر

اپنے ہاتھ صاف کر لیتے تھے ہم پھر نماز پڑھ لیتے تھے ہم وضو نہیں کرتے تھے۔

۳۲ کھانا کھانے کے بعد کی دعائیں

امام احمد، امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے شمائل میں، ابن ماجہ اور امام نسائی نے فی عمل الیوم واللیلۃ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب اپنے کھانے سے فارغ ہوتے تھے دوسرے الفاظ میں ہے کہ جب آپ ﷺ کچھ کھاتے یا پیتے تو یہ دعا مانگتے:

الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا مسلمین۔

ابوداؤد اور امام نسائی نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب کچھ تناول فرماتے یا نوش فرماتے تو یہ دعا مانگتے:

الحمد للہ اطعم و سقی و سوّغہ و جعل لہٗ مخرجا۔

امام احمد، امام بخاری، امام مسلم اور چاروں آئمہ نے حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کا دسترخوان اٹھالیا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا مانگتے:

الحمد للہ حمدًا کثیرا طیبا مبارکاً فیہ۔

دوسری روایت میں اس دعا کا تذکرہ ہے:

الحمد للہ کفانا و آوانا غیر مکفی و لا مودّع و لا مستغنی عنہ ربنا۔

امام احمد نے اس شخص سے روایت کیا ہے جس نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت کی تھی کہ جب آپ ﷺ اپنے کھانے سے فارغ ہوجاتے تو یہ دعا مانگتے:

اللھم اطمعت و اسقیت و اغنیت و اقنیت و ھدیت و احسیت فلک الحمد علی ما اعطیت۔

بزار نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب اپنے کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا مانگتے تھے:

الحمد لله اطعمنا و سقانا، الحمد لله الذی کفانا و آوانا، الحمد لله الذی انعم علینا و افضل اسئلك برحمتك ان تجیرنا من النار۔

طبرانی نے حارث بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ”میں نے آپ ﷺ کو سنا۔ آپ ﷺ کھانے کے بعد یہ دعا مانگ رہے تھے:

اللھم لك الحمد اطعمت و سقیت و ارویت لك الحمد غیر مکفور و لا مودّع و لا مستغنی عنك ربنا“

ابن ابی شیبہ نے اور بزار نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا مانگے:

الحمد لله الذی اطعمنا و سقانا، الحمد لله الذی کفانا و آوانا و الحمد لله الذی انعم علینا و افضل، نسأله برحمته ان یجیرنا من النار فرب غیر مکفی لا یجد منقلبا و لا ماویٰ۔

امام نسائی، امام حاکم اور ابن عدی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”اہل قبا میں سے ایک انصاری صحابہ نے آپ کی دعوت کی ہم آپ ﷺ کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس دھوئے پھر یہ دعا مانگی:

الحمد لله الذی یطعم و لا یطعم من علینا فھدانا و اطعمنا و سقانا و کل بلاء حسن ابلانا الحمد لله الذی غیر مودّع ربی و لا مکافا و لا مکفور و لا مستغنی عنه۔ الحمد لله الذی اطعمنا من الطعام و سقانا من الشراب و کسانا من العریٰ و ھدانا من الضلال و بصرنا من العمیٰ و فضلنا علی کثیر من خلقه تفضیلاً الحمد لله رب العالمین۔

۳۳ جب آپ ﷺ کسی کے ہاں کھانا تناول فرماتے تو کیا دعا مانگتے؟

ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ انہوں نے روٹی اور تیل پیش کیا آپ ﷺ نے انہیں تناول فرمایا۔ پھر فرمایا: ''تمہارے ہاں روزہ داروں نے روزہ افطار کیا۔ پاکبازوں نے تمہارا کھانا کھایا اور ملائکہ نے تمہارے لیے دعا کی۔''

امام احمد، امام مسلم، ابوداؤد اور امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور سرورِ عالم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔۔۔ میرے والد گرامی نے عرض کی: ''آپ ﷺ ہمارے لیے دعا فرمائیں آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی:

اللھم بارك لھم فیما رزقتھم و اغفر لھم وارحمھم۔

تنبیہات

◆ ۱ حضرت جبرائیل امین نے ٹیک لگا کر کھانے کو عجیب سمجھا۔ علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے الشفاء میں لکھا ہے: ''کھانے پر قادر اور اس کے لیے بیٹھنے کے لیے تیار اس شخص کی طرح ہے جو چار زانو ہو کر بیٹھے۔ اس کے مشابہ بیٹھنے کے دو انداز ہیں جن میں بیٹھنے والا اس چیز پر اعتماد کرے جو اس کے نیچے ہو۔ اس ہیئت پر بیٹھنے والا کھانے کے لیے تیار ہوتا ہے اور کھانے کی کثرت کا خواہاں ہوتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ جب کھانے کے لیے تشریف رکھتے تھے آپ پنڈلی اور ران مبارک کو کھڑا کر کے کولھو پر تشریف رکھتے تھے۔ جن روایات میں ٹیک لگانے کا حکم ہے محققین کے نزدیک اس کا معنی یہ نہیں کہ آپ ﷺ پہلو پر ٹیک لگاتے تھے۔ اس کی جو تفصیل بیان کی گئی ہے اسے اکمال میں خطابی سے نقل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا: ''اس تاویل میں اکثر لوگوں نے مخالفت کی ہے۔ انہوں نے اسے اس معنی پر معمول کیا ہے کہ اس سے مراد دو پہلوؤں میں سے کسی ایک پر میلان رکھنا ہے۔ ابن جوزی نے بھی اس کو یقین کے ساتھ لکھا ہے۔ ابن الاثیر کی عبارت یہ ہے ''عربی میں متکئی ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو

کسی بستر وغیرہ پر جم کر سیدھا بیٹھے۔ عوام الناس ٹیک لگانے والا صرف اس کو سمجھتے ہیں جو اپنے بیٹھنے میں ایک طرف میلان رکھتا ہو۔ اور اپنے ایک پہلو میں جھکاؤ رکھتا ہو۔ جس نے اتکاء یہ سمجھا ہو کہ صرف ایک پہلو پہ جھکاؤ رکھنا اس نے اہل طب کے مطابق اس کی تاویل کی ہے۔ ابن قیم نے لکھا ہے "اس طرح کھانا کھانے والے کے لیے نقصان دہ ہے یہ کھانے کو قدرتی حالت میں جانے سے روکتا ہے۔ معدہ میں دباؤ کی وجہ سے کھانے کو جلد معدہ میں جانے سے روکتا ہے۔ وہ غذا کے لیے پوری طرح نہیں کھلتا۔ کسی چیز کے سہارا لے کر بیٹھنا یہ انداز جابر بادشاہوں کا ہے۔ یہ عبودیت کے خلاف ہے۔ اسی لیے آپ نے فرمایا "میں اس طرح کھاتا ہوں جس طرح عبد کھاتا ہے" اگر ٹیک سے مراد تکیے یا بستر کا سہارا لینا مراد ہو جیسے خطابی سے نقل کیا گیا ہے تو اس صورت میں معنی یہ ہوگا "جب میں کھاتا ہوں تو میں بستر یا تکیے کی ٹیک لگا کر نہیں کھاتا یہ جابروں کا فعل ہے۔ یہ اس کا فعل ہے جو زیادہ کھانے کا خواہاں ہو۔ لیکن میں تو بقدر کفایت کھاتا ہوں اس لیے اس حالت پر بیٹھتا ہوں۔"

حدیث پاک میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حالت اقعاء میں یا حالت مختفز میں تشریف رکھ کر کھجوریں تناول فرمائیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ غیر متمکن ہو کر ران کے بالائی حصے پر بیٹھنا ہے" جم کر بیٹھ کر کھانے میں اختلاف ہے علامہ خطابی نے لکھا ہے "جب اس کا مکروہ ہونا ثابت ہو گیا ہے یعنی یہ خلاف اولیٰ ہے تو پھر کھانے کے لیے بیٹھنے والے کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھا ہوا ہو۔ اور قدم کے ظاہر پر بیٹھے یا وہ اس طرح بیٹھتے تھے کہ دائیں مبارک ٹانگ کو کھڑا کر لیتے تھے۔ بائیں پر بیٹھ جاتے تھے۔

ابن قیم نے الھدیٰ میں لکھا ہے: "آپ ﷺ اپنے زانوں کے بل بیٹھے تھے۔ آپ اپنے بائیں قدم مبارک کے بطن کو دائیں قدم مبارک کے ظاہر پر رکھتے تھے۔ رب تعالیٰ کے لیے عاجزی اور انکساری کرتے تھے۔ اس کے سامنے بطور ادب بیٹھتے تھے۔ یہ ہئیت کھانے کے لیے سب سے افضل اور نفع بخش ہے کیونکہ سارے اعضاء

طبعی حالت پر ہوتے ہیں جس پر رب تعالیٰ نے انہیں تخلیق کیا ہے۔

◆ ۲ ابن القیم نے لکھا ہے: ''آپ ﷺ اپنی تین مبارک انگلیوں سے کھاتے تھے'' کھانے میں یہ صورت اختیار کرنا سب سے نفع بخش ہے۔ ایک انگلی سے کھانا تکبر کی علامت ہے۔ نہ تو اس طرح کھانے والا عزت حاصل کرسکتا ہے۔ وہ اسے کافی کوشش کے بعد نگل سکتا ہے۔ کھانے والے اور معدہ کے اعضاء کھل نہیں سکتے جو ہر کھانے میں ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ وہ کھانا چشم پوشی کرتے ہوئے لیتا ہے۔ جیسے ایک شخص ایک ایک دانہ کھائے۔ اسے لذت نہیں ملتی پانچوں انگلیوں اور ہتھیلی سے کھانے سے معدہ اور کھانے کے اعضا پر نگلنے کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات ان اعضا پر شدت آجاتی ہے اور انسان مر جاتا ہے اعضاء اسے اندر لے جانے اور معدہ اسے برداشت کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اسے لذت اور مزہ نصیب نہیں ہوتا ہے۔ کھانے کا سب سے نفع بخش طریقہ آپ ﷺ کا طریقہ ہی ہے اور آپ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے تین انگلیوں سے کھانا ہے جاہلوں کی اس کراہت کو نہیں دیکھا جائے گا جو وہ انگلیاں چاٹنے میں محسوس کرتے ہیں۔ لیکن دوران کھانا انگلیاں چوسنے سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اس طرح انگلیوں نے دوبارہ استعمال ہونا ہوتا ہے اور اس پر تھوک کے اثرات باقی رہتے ہیں۔'' آپ ﷺ کا یہ فعل مبارک اکثر تھا سعید بن منصور نے ابن شہاب سے مرسل روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کھاتے تھے تو آپ ﷺ پانچوں انگلیوں سے کھاتے تھے۔ اس روایت کو اور سابقہ روایت کو اختلاف حال پر محمول کیا جائے گا۔

◆ ۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''آپ ﷺ نے کبھی بھی کسی کھانے کا عیب نہیں نکالا'' زاد المعاد میں ہے ''آپ نہ تو موجود کو رد فرماتے نہ ہی مفقود کے لیے تکلیف فرماتے۔ کھانے کی جو چیزیں بھی پیش کی جاتی اسے تناول فرما لیتے۔ اگر نفس پاک ناپسند کرتا تو اس کی تحریم کے بغیر اسے چھوڑ دیتے۔ کسی کھانے کو کبھی عیب نہیں لگایا۔ خواہش ہوتی تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔ آپ ﷺ نے نفس پاک کو کسی ایک کھانے کا عادی نہیں بنایا تھا۔ نہ ہی کسی ایک کھانے کو چھوڑ کر دوسرے کی طرف توجہ فرماتے تھے۔ یہ طبعی

طور پر نقصان دہ ہے خواہ وہ کھانا کتنا ہی خوشگوار ہو۔ آپ ﷺ وہی کچھ تناول فرما لیتے تھے۔ آپ ﷺ کھانے کے اوصاف، طبائع اور طلب کے مطابق ان کے استعمال کو پیش نظر رکھتے تھے اگر کھانا ایسا ہوتا جس کی تیزی ختم کر کے اعتدال پر لانے کی ضرورت ہوتی تو آپ ﷺ اس طرح ضرور کرتے۔ اگر ممکن ہوتا۔ جیسے کھجور کی حرارت کو تربوز یا خربوزہ سے ختم کرتے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد انگلیاں مبارک چاٹ لیتے تھے۔ ان کے پاس رومال نہ ہوتے تھے جن سے ہاتھ پونچھتے۔ کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کی ان کی عادت نہ تھی۔"

آپ کی روٹی کی کیفیت، روٹی کے ساتھ سالن لگانے کا حکم اور اسے زمین پر پھینکنے سے ممانعت

امام احمد اور امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "میں اپنے گھر کے سایہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ حضور اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ آپ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ ہم آگے بڑھے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کے حجرہ مقدسہ کے پاس آئے۔ وہ حجرہ مقدسہ حضرت زینب بنت جحش یا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا تھا۔ آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے۔ پھر مجھے اذن عطا فرمایا۔ میں بھی اندر گیا۔ ام المؤمنین نے پردہ کر لیا۔ آپ ﷺ نے ایک روٹی لی اسے اپنے سامنے رکھ دیا۔ دوسری روٹی لی اور اسے میرے سامنے رکھ دیا۔ پھر تیسری روٹی لی اس کے دو حصے کیے نصف اپنے سامنے اور نصف میرے سامنے رکھ دیا۔"

ابن ماجہ اور حکیم ترمذی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور نبی کریم ﷺ میرے حجرہ میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے روٹی کا ٹکڑا دیکھا جسے نیچے پھینکا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے پکڑا صاف کیا اور تناول فرمالیا۔ فرمایا "عائشہ! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے پڑوس کو عمدہ کیا کرو۔ بہت کم ہی ایسا ہوا ہے کہ یہ کسی گھر والوں سے بھاگ جائیں تو پھر لوٹ کر ان کی طرف آئیں" دوسری روایت میں "قوم" کا تذکرہ ہے۔

طبرانی نے ابوسکینہ سے، بزار اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن ام حرام سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے روٹی کی عزت کی رب تعالیٰ نے اس کی عزت کی'' عبداللہ نے یہ اضافہ کیا ہے ''رب تعالیٰ نے اسے آسمان کی برکت سے نازل کیا ہے۔ اس کے لیے زمین کی برکات مسخر فرمائیں جو دسترخوان سے نیچے گرنے والے ٹکڑوں کو اٹھالیتا ہے رب تعالیٰ اس کی لغزشیں معاف کر دیتا ہے''۔

بزار نے ضعیف سند سے اور طبرانی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اپنے کھانے کو قابو میں رکھو۔ تمہارے لیے اس میں برکت ڈال دی جائے گی'' ابراہیم بن عبداللہ بن جنید نے کہا ہے ''میں نے بعض اہل علم سے سنا ہے۔ انہوں نے اس کی تشریح میں لکھا ہے کہ اس جگہ ''الارغفہ'' کی تصغیر ہے۔ النہایہ میں ہے کہ امام اوزاعی سے روایت ہے کہ یہ الارغفہ کی تصغیر ہے۔''

امام بخاری اور امام ترمذی نے حضرت سہل بن سعد سے روایت کیا ہے کہ ان سے عرض کی گئی کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدہ کی روٹی دیکھی تھی۔ انہوں نے فرمایا ''آپ نے میدہ کی روٹی نہ دیکھی تھی حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چھاننیاں تھیں۔'' انہوں نے فرمایا: ''ہمارے پاس چھاننیاں نہیں تھیں۔'' ان سے عرض کی گئی: ''تم جو کے ساتھ کیا کرتے تھے؟'' انہوں نے کہا: ''ہم ان میں پھونک مارتے تھے جو کچھ اڑنا ہوتا وہ اڑ جاتا پھر ہم اسے گوندھ لیتے تھے۔''

امام ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نرم روٹی تناول نہیں فرمائی۔

ابوداؤد اور امام ترمذی نے الشمائل میں حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ''میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا۔ اس پر کھجور رکھی اور فرمایا ''یہ اس کا سالن ہے'' ابن سعد نے حضرت سہل بن سعد سے روایت کیا ہے کہ ان کو میدہ کی رکابی بطور تحفہ پیش کی گئی۔ انہوں نے فرمایا ''یہ کیا ہے؟ میں نے اسے پہلے نہیں دیکھا۔ ان سے عرض کی گئی ''کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے تناول نہیں

فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ''نہیں! آپ ﷺ نے تو اسے اپنی چشمان مقدس سے دیکھا بھی نہ تھا۔ آپ ﷺ کے لیے جو پیسے جاتے تھے۔ انہیں دو بار پھونک ماری جاتی تھی پھر انہیں رکھ دیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ تناول فرما لیتے تھے۔

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا ''حضور اکرم ﷺ کے عہد ہمایوں میں چھانیاں نہیں ہوتی تھیں ہم پھونک مار کر چھلکے اڑا دیتے تھے۔''

حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ان چھنے جو کھاتے تھے۔ واللہ اعلم

تنبیہ

ہمارے شیخ ابوالفضل احمد بن خطیب نے کہا ہے ''میں نے جستجو کی کہ کیا آپ کی روٹی کے ٹکڑے چھوٹے تھے یا بڑے؟ میں نے بڑی جستجو کے بعد کچھ نہ پایا۔ وہ روایت جس میں ہے: ''روٹی کو چھوٹا کیا کرو۔ ان کی تعداد زیادہ کرو۔ ان میں تمہارے لیے برکت ڈال دی جائے گی۔'' اسے دیلمی نے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند کمزور ہے۔

جانوروں کا گوشت تناول فرمانا

اس باب میں کئی انواع ہیں:

① بکری کا گوشت تناول فرمانا اور اس کے بازو کو پسند فرمانا

امام بخاری اور امام ترمذی نے شمائل میں اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں بازو پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ کو بازو کا گوشت بہت پسند تھا۔ آپ ﷺ دندان مبارک سے اس سے گوشت کھا رہے تھے۔''

امام احمد، ابو داؤد اور امام ترمذی نے شمائل میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ''آپ ﷺ کو بازو کا گوشت بہت پسند تھا بالخصوص بکری کے بازو کا گوشت بہت مرغوب تھا۔''

بزار نے ثقہ راویوں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بکری ذبح کرنے کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے پڑوسیوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ سارا گوشت پڑوس میں تقسیم کر دیا گیا۔ میں بازو اٹھا کر آپ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ بازو کا گوشت آپ کو بہت پسند تھا۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ''اس بکری کے گوشت میں ہمارے پاس صرف بازو رہ گیا ہے۔''
آپ ﷺ نے فرمایا: ''سارا گوشت باقی ہے سوائے بازو کے۔''

امام ترمذی نے حسن سند سے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''حضور اکرم ﷺ کو بکری کا بازو بہت پسند تھا۔ آپ ﷺ کبھی کبھار ہی گوشت پاتے تھے آپ ﷺ کو پسند تھا کہ جلد پکا کر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا جائے۔''

ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا ''حضور اکرم ﷺ کو کندھے کا گوشت بہت پسند تھا۔'' ابن ماجہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ کو جب بھی گوشت کی طرف دعوت دی گئی۔ آپ ﷺ نے قبول کر لی۔ جب بھی گوشت کو بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے قبول کر لیا۔''

امام مسلم نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں گائے کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ سے عرض کی گئی ''یہ حضرت بریرۃ کو بطور صدقہ پیش کیا گیا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔''

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا ''ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ صحابہ کرام اسے جلدی کھانے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔''

امام حاکم اور امام بیہقی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کا بچہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے میری طرف نظر کرم کی اور فرمایا ''تم جانتے ہو کہ ہم گوشت سے کتنا پیار کرتے ہیں۔''

ابونعیم نے حضرت انس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا:

''حضور اکرم ﷺ کو بازو اور کندھے کا گوشت پسند تھا۔'' طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ''بکری کے اگلے حصے کا گوشت آپ ﷺ کو بہت پسند تھا۔''

امام بخاری، امام مسلم اور حمیدی نے حضرت عمر بن امیہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ آپ ﷺ بکری کے کندھے کا گوشت کاٹ رہے تھے اور اسے کھا رہے تھے۔ نماز کے لیے اذان دی گئی آپ ﷺ نے وہ چھری پھینک دی جس کے ساتھ کاٹ رہے تھے۔ پھر اٹھ کر نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے وضو نہ کیا۔

امام احمد، امام بیہقی اور امام نسائی نے حضرت ضبیعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے گھر بکری ذبح کی۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کی طرف یہ پیغام بھیجا: ''اپنی بکری میں سے ہمیں بھی کھلانا'' انہوں نے قاصد سے عرض کی ''ہمارے پاس صرف گردن رہ گئی ہے ہمیں حیاء آتی ہے کہ ہم اسے بارگاہ رسالت مآب میں پیش کریں۔'' قاصد واپس آ گیا اور آپ کو بتایا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ''واپس جاؤ اور انہیں کہو کہ وہ وہی بھیج دیں۔ یہ بکری کا آگے رہنے والا حصہ ہے۔ یہ بکری کا وہ حصہ ہے جو بھلائی کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ یہ اذیت سے دور ہوتا ہے۔''

۲ گوشت کے خشک ٹکڑے تناول فرمانا

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک درزی نے آپ ﷺ کی دعوت کی۔ کھانا تیار کیا۔ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ گیا۔ اس نے آپ ﷺ کو جو کی روٹی کدو کا شوربہ اور گوشت کے خشک ٹکڑے پیش کیے۔''

امام نسائی نے حضرت عبدالرحمان بن عابس سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''ہم نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قربانی کے گوشت کے بارے پوچھا انہوں نے فرمایا ''ہم ایک ماہ تک جانور کے پائے آپ ﷺ کے لیے رکھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ انہیں تناول فرمالیتے تھے۔''

ابن ماجہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''ہم پائے بچا لیتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ قربانی کے پندرہ روز بعد انہیں تناول فرماتے تھے۔''

ابو شیخ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "ہم نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ خشک گوشت کے ٹکڑے کھائے۔" چاروں آئمہ نے ایک شخص سے روایت کیا ہے اس نے کہا: "میں حضور اکرم ﷺ کے لیے بکری ذبح کی ہم مسافر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا گوشت اچھی طرح بناؤ۔" میں مدینہ طیبہ تک آپ ﷺ کو وہی گوشت کھلاتا رہا۔"

۳ بھونا ہوا گوشت تناول فرمانا

امام احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے شمائل میں حارث بن جزء زبیدی سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "ہم نے مسجد نبوی میں آپ ﷺ کے ساتھ بھونا ہوا گوشت کھایا۔ ہم نے سنگریزوں سے ہاتھ صاف کیے پھر اٹھ کر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

ابو یعلیٰ اور امام نسائی نے الکبریٰ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "مجھے والد گرامی نے حکم دیا کہ میں حریرہ تیار کروں، میں نے حریرہ بنایا انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پیش کرو۔ میں اسے آپ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ آپ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جابر! تمہارے پاس کیا ہے؟ کیا گوشت ہے؟" میں نے عرض کی "نہیں" میں اپنے والد گرامی کے پاس آیا۔ انہوں نے فرمایا "کیا حضور اکرم ﷺ نے دیکھا تھا۔ میں نے عرض کی "ہاں! آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: "جابر! کیا یہ گوشت ہے؟ والد گرامی نے فرمایا: "شاید آپ ﷺ کو گوشت کی خواہش تھی۔" انہوں نے ہمیں گھریلو بکری ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اسے ذبح کیا گیا۔ انہوں نے حکم دیا تو اسے بھونا گیا۔ پھر مجھے حکم دیا میں اسے لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے پوچھا: "جابر! تمہارے پاس کیا ہے؟" میں نے بتایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ انصار پر رحم کرے۔ ان کو ہمارے طرف سے جزائے خیر دے خصوصاً عبداللہ بن عمرو بن حرام اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما کو۔

امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: "میں حضور اکرم ﷺ کے لیے بکری کے پیٹ کا گوشت بھونا کرتا تھا۔ پھر

آپ ﷺ نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے۔"

امام ترمذی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں بھونا ہوا پہلو پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا۔ پھر نماز کے لیے اٹھے۔ آپ ﷺ نے وضو نہ کیا۔"

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا "ایک رات مجھے آپ ﷺ کا مہمان بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے بکری کے پہلو کو بھوننے کا حکم دیا۔ آپ نے چھری لی اور اس میں سے کاٹ کر کھانے لگے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے آذان دی۔ آپ نے چھری پھینک دی اور فرمایا اس کی خیر! اسے کیا ہو گیا ہے؟"

۴ اونٹ کا گوشت تناول فرمانا

امام نسائی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی قربانی کے لیے ایک سو اونٹ یمن سے لے کر آئے۔ آپ ﷺ نے ان میں سے تریسٹھ (63) اونٹ ذبح کیے۔ آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ایک اونٹ میں شامل کر لیا۔ پھر ہر ایک اونٹ سے ایک ایک ٹکڑا لیا۔ اسے ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔ حضور اکرم ﷺ اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کا گوشت تناول فرمایا اور شوربہ پیا۔

۵ سمندری مچھلی کا گوشت کھانا

امام بخاری، امام مسلم اور ابن ابی عمر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "ہم خبط کے سریہ میں روانہ ہوئے۔ ہمارے امیر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے۔ ہمیں بہت زیادہ بھوک لگی۔ سمندر نے ہمارے لیے ایک مچھلی پھینک دی۔ اتنی بڑی مچھلی ہم نے کبھی نہ دیکھی تھی اسے عنبر کہا جاتا تھا حضرت ابو عبیدہ نے فرمایا: "اس میں سے کھاؤ" ہم نے اس میں سے کھایا اور تیل لگایا۔ ہم نصف ماہ تک اس سے ہی کھاتے رہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے اس کی ہڈیوں میں سے ایک ہڈی لی۔ اور ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔ اس کی آنکھ کی جگہ میں پانچ افراد بیٹھ جاتے تھے۔ جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو ہم نے اس کا

تذکرہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کھاؤ، یہ ایسا رزق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نکالا ہے۔ ہمیں بھی کھلاؤ۔ اگر تمہارے پاس موجود ہے۔“ ہم نے اس میں سے کچھ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا۔

دار قطنی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”ہم ایک غزوہ میں گئے ہمیں بھوک لگی۔ حتیٰ کہ ہمیں ایک ایک یا دو دو کھجوریں ملتی تھیں۔ اسی اثناء میں کہ ہم سمندر کے کنارے پر تھے کہ سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینکی لوگوں نے اس کی چربی کو جیسے چاہا کاٹا۔ وہ ایک پہاڑی کی طرح تھی۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جب صحابہ کرام آپ ﷺ کی خدمت میں آئے تو انہوں نے اس کے بارے آپ ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کی ”ہاں! انہوں نے آپ ﷺ کو پیش کی اور آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا۔“

۶ مکڑی تناول فرمانا

پانچوں آئمہ اور ابو نعیم نے الطب میں اور ابن حبان نے حضرت عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ سات یا چھ غزوات میں شرکت کی ہم آپ ﷺ کے ساتھ مکڑیاں کھاتے تھے“ ابو نعیم نے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”امہات المومنین رضی اللہ عنہن مجھے بھیجا کرتی تھیں میں ان کے لیے مکڑیاں لے کر آتا تھا۔ وہ انہیں تیل میں بھونتی تھیں پھر آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی تھیں۔ آپ ﷺ انہیں تناول فرمالیتے تھے۔“

۷ گھوڑے کے گوشت کے بارے

طبرانی نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے عہد ہمایوں میں گھوڑا ذبح کیا۔ اسے ہم نے اور آپ ﷺ کے اھل بیت نے کھایا۔“

۸ مرغی کا گوشت تناول فرمانا

امام مسلم اور امام بخاری نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے

فرمایا: ''میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ اس وقت مرغی کا گوشت تناول فرما رہے تھے۔''

ابن عدی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ مرغی کا گوشت تناول فرمانے کا ارادہ فرماتے تو اس کے باندھنے کا حکم ارشاد فرماتے۔ اسے کچھ دنوں کے لیے باندھا جاتا پھر آپ ﷺ اسے تناول فرمالیتے۔

ابن ضحاک نے ان سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''حضور اکرم ﷺ جب مرغی کھانے کا ارادہ فرماتے تو اسے تین دن تک روکے رکھتے۔''

امام مسلم اور امام بخاری نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ''میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی۔ اس وقت آپ ﷺ مرغی کھا رہے تھے۔''

٩ سرخاب کا گوشت تناول فرمانا

ابوداؤد، ترمذی، بیہقی، محاملی اور ابن عدی نے حضرت سفینہ آپ ﷺ کے غلام سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ سرخاب کا گوشت کھایا۔''

دار قطنی نے الافراد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ''مجھے میری امی جان حضرت ام سلیم نے بھونا ہوا پرندہ دے کر آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ چار روٹیاں بھی ساتھ بھیجیں۔ میں انہیں آپ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان کو بلاؤ جو ہمارے ساتھ اس پرندے میں سے کھائیں۔'' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مناقب میں آئے گا کہ وہ پرندہ سرخاب تھا۔''

١٠ خرگوش کا گوشت تناول فرمانا

صحاح ستہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''مرالظہران کے مقام پر ہم نے ایک خوگوش کو بھگایا قوم اس کے پیچھے بھاگی مگر وہ اسے نہ پا سکی میں نے اسے پالیا اور اسے پکڑ لیا۔ میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ کے پاس آیا۔ انہوں نے اسے پتھر کی چھری سے ذبح کیا۔ میں نے اسے بھونا حضرت ابوطلحہ نے اس کی ایک ران دے کر مجھے

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور اسے تناول فرمایا۔"

دارقطنی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: "اس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا جبکہ میں سوئی ہوئی تھی۔ آپ نے اس کی ایک ران میرے لیے رکھ دی جب میں جاگی تو آپ نے وہ مجھے کھلائی۔"

ابوداؤد نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا اس نے آپ کو خرگوش پیش کیا۔ میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے نہ تو تناول فرمایا اور نہ ہی اس سے منع کیا۔ انہوں نے ذکر کیا کہ اسے ماہواری کا خون آرہا تھا۔"

ابن ماجہ نے حضرت خزیمہ بن جزء سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی: "یارسول اللہ! ﷺ خرگوش کے بارے آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اسے نہ کھاتا ہوں نہ ہی اسے حرام کرتا ہوں" میں نے عرض کی: "میں اس وقت تک اسے کھالوں گا جب تک آپ ﷺ اسے حرام نہیں فرمائیں گے۔" میں نے عرض کی: "یارسول اللہ! کیوں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا خون بہ رہا ہے۔"

زادالمعاد میں ہے: "آپ ﷺ نے اونٹ، بھیڑ، مرغی، سرخاب، جنگلی گدھے، خرگوش اور سمندری مچھلی کا گوشت کھایا۔"

⑪ چکور کا گوشت تناول فرمانا

امام ترمذی، امام حاکم اور ابن السنی اور ابونعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھونا ہوا چکور پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی: "مولا! اس آدمی کو بھیج دے جو تجھے ساری مخلوق سے پیارا ہو وہ میرے ساتھ پرندہ کھائے" حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آگئے اور انہوں نے اس میں سے تناول فرمایا۔

⑫ پہاڑی بکری کا گوشت تناول فرمانا

ابواسحاق المذکی نے امالیہ میں حضرت حازم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "میں نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں وہ جانور پیش کیا جسے میں نے شکار کیا تھا۔ وہ

پہاڑی بکری تھی۔ میں نے اسے بطور ھدیہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اسے قبول فرمالیا۔ اس میں سے تناول فرمایا۔ مجھے عدنی عمامہ پہنایا۔ مجھے فرمایا: ''تمہارا کیا نام ہے؟'' میں نے عرض کی: ''حازم'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم حازم نہیں بلکہ مطعم ہو۔''

۱۳ جنگلی گدھے کا گوشت تناول فرمانا

امام بخاری نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ''میں صحابہ کرام کے ساتھ اس شاہراہ پر بیٹھا ہوا تھا جو مکہ مکرمہ کی طرف جاتی تھی۔ حضور اکرم ﷺ ہمارے آگے خیمہ زن تھے۔ صحابہ کرام نے احرام باندھ رکھے تھے۔ میں احرام کے بغیر ہی تھا۔ انہوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا میں اپنے جوتے درست کرنے میں مشغول تھا۔ انہوں نے مجھے اس کے بارے نہ بتایا۔ انہیں پسند تھا کہ میں اسے دیکھ لوں۔ میں نے توجہ کی تو اسے دیکھ لیا۔ میں اپنے گھوڑے کی طرف اٹھا۔ اس پر زین کسی۔ پھر سوار ہو گیا۔ میں کوڑا اور نیزہ بھول گیا۔ میں نے انہیں کہا ''مجھے کوڑا اور نیزہ پکڑاؤ۔ انہوں نے کہا ''نہیں! بخدا! ہم اس ضمن میں تمہاری کچھ بھی مدد نہیں کریں گے۔ میں غصے میں ہو گیا۔ میں نیچے اترا۔ میں نے کوڑا اور نیزہ لیا۔ سوار ہو گیا۔ جنگلی گدھے کے پیچھے بھاگا اس پر حملہ کر کے اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ میں اسے لے آیا۔ اب اس کی روح نکل چکی تھی وہ بحث کرنے لگے کہ وہ حالتِ احرام میں اسے کھائیں یا نہیں۔ ہم آگے روانہ ہوئے۔ میں نے اس کا بازو آپ ﷺ کے لیے چھپا دیا۔ ہم نے آپ ﷺ کی زیارت کر لی اور اس ضمن میں آپ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے عرض کی ''ہاں'' میں نے آپ ﷺ کو بازو پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے حالت احرام میں اسے تناول فرمالیا۔''

۱۴ دماغ (مغز) تناول فرمانا

ابوبکر احمد بن مروان المالکی الدینوری نے المجالسہ میں معن بن کثیر سے اور انہوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت سعد نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ایک پلیٹ اور ایک پیالہ پیش کیا جو مغز سے بھرا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ابو ثابت! یہ کیا

ہے؟ انہوں نے عرض کی: ”مجھے اس ذات والا کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے مبعوث کیا ہے میں نے چالیس جانوروں کو ذبح کیا۔ میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کو مغز سے سیر کردوں۔“ آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا اور انہیں دعائے خیر سے نوازا۔“ ابراہیم بن حبیب نے لکھا ہے ”میں نے سنا ہے کہ خیزران نے یہ روایت سنی تو حضرت سعد کی اولاد میں بہت مال تقسیم کیا۔ اس نے کہا ”میں اس عمدہ عمل کی جزاء دے رہی ہوں جسے حضرت سعد نے حضور اکرم ﷺ کے لیے سرانجام دیا تھا۔“

تنبیہات

1. حضرت شعبہ کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے کتنے غزوات میں مکڑی کھائی تھی۔
2. تور بشتی اور حافظ وغیرہما نے لکھا ہے کہ شاید انہوں نے معیت سے مراد صرف غزوات کی معیت مراد لی ہو نہ کہ مکڑی کھانے کی۔ تور بشتی نے کہا ہے ”یعنی انہوں نے مکڑی کھائی۔ جبکہ آپ ﷺ ان کے ساتھ تھے یہ بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے ہمراہ اسے کھایا ہو۔ ابو نعیم نے جو روایت ابن ابی اوفی سے لکھی ہے وہ بھی اسی کی تائید کرتی ہے۔ تور بشتی نے پہلے موقف کو راجح قرار دیا ہے۔ کیونکہ اکثر روایات اس زیادتی سے خالی ہیں۔ کیونکہ ابو داؤد نے حضرت سلمان سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا حضور اکرم ﷺ سے مکڑی کے بارے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ ہی اسے حرام کرتا ہوں۔“ حافظ نے لکھا ہے کہ صحیح موقف یہ ہے کہ یہ روایت مرسل ہے اگر کہا جائے کہ صحیح حدیث کو اس جیسی حدیث کی وجہ سے کیسے ترک کیا جاسکتا ہے تو ہم کہیں گے: ”ہم نے اسے ترک نہیں کیا۔ ہم نے اس کی تاویل کی ہے تاکہ ساری روایات میں موافقت پیدا ہو سکے۔ جو روایت ہم نے پیش کی ہے وہ کلی طور واضح ہے۔ اسے اس روایت سے رد نہیں کیا جاسکتا جس میں خفاء اور التباس ہے۔“

علامہ طیبی نے لکھا ہے کہ پہلی تاویل بعید ہے کیونکہ معیت کا تقاضا ہے کہ فعل میں مشارکت ہو جیسے کہ ان کے اس فرمان میں ہے ”ہم آپ ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں روانہ ہوئے“ اس امر سے

مطلق خالی روایت دو امور کا احتمال رکھتی ہے۔ یہ مقیدہ ہے اسے مقید پر ہی محمول کیا جائے گا

حضرت سلمان سے مروی روایت کو امام بغوی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ جس نے یہ روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ مکڑی نہیں کھاتے تھے یہ آپ ﷺ کے نہ کھانے کی خبر دینا ہے کیونکہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ نہ تھا۔ اس نے اس امر کا مشاہدہ نہیں کیا تھا کلام ایک لفظ میں ان کے ساتھ ہو گیا۔

۳ ابن عدی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ سے گوہ کے بارے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ اسے حرام کرتا ہوں'' جب مکڑی کے بارے پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے اسی طرح جواب دیا۔ حافظ لکھتے ہیں: ''یہ روایت ثابت نہیں ہے کیونکہ اس روایت میں ثابت بن زھیر ہے جس کے بارے امام نسائی نے لکھا ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے۔

۴ امام نووی نے اجماع نقل کیا ہے کہ مکڑی کا کھانا حلال ہے لیکن ابن عربی نے شرح ترمذی میں ایک فصل باندھی ہے جس میں حجاز اور اندلس کی مکڑیوں کے مابین فرق کیا ہے انہوں نے لکھا ہے کہ اندلس کی مکڑی کو نہ کھایا جائے کیونکہ یہ سراپا نقصان ہے۔ حافظ نے لکھا ہے ''اگر ثابت ہو جائے کہ یہ کھانے والے کو نقصان دیتی ہے کہ اس میں کوئی خاص علامت ہوتی ہے جو دوسرے شہروں کی مکڑیوں میں نہیں پائی جاتی تو اس استثناء کا تعین ہو جائے گا۔

۵ ابن جوزی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ روایت جس میں کہ آپ ﷺ نے سرخاب کھایا تھا وہ موضوع ہے۔ حافظ صلاح الدین علاتی نے ان کا رد کیا ہے انہوں نے لکھا ہے ''اس روایت کی بہت سی اسناد ہیں اکثر بے کار ہیں کچھ ضعیف کے قریب ہیں اور اکثر وہ جو ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں جس کی وجہ سے یہ حسن کے درجہ تک پہنچ جاتی ہیں'' اس روایت پر وضع کا حکم لگانا بہت دور کی بات ہے۔''

مختلف کھانے تناول فرمانا

اس باب میں کئی انواع ہیں۔

❶ حلوہ کھانا

حافظ ابوالحسن بلاذری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا سے کہا گیا ''حضور اکرم ﷺ کو کون سا کھانا پسند تھا؟'' انہوں نے فرمایا ''میں نے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کسی خصوصی کھانے کا حکم دیا ہو۔ نہ ہی آپ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کی مذمت بیان کی۔ لیکن حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ ایک رات انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا۔ اس پیالے کو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا۔ اس میں حلوہ تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بڑے شوق سے وہ حلوہ تناول فرمارہے تھے کسی اور کھانے کو آپ ﷺ اتنے شوق سے تناول نہیں فرماتے تھے۔ ہم آپ ﷺ کے لیے یہی بناتے تھے۔''

❷ ہریسہ تناول فرمانا

ابن ضحاک نے مطرالوراق سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ پچھنے لگواتے تھے تو آپ ﷺ کے لیے ہریسہ تیار کیا جاتا تھا۔ علامہ بلاذری نے حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''ہم آپ ﷺ کے لیے ہریسہ تیار کرتے تھے ہم دیکھتے تھے کہ آپ ﷺ اسے بڑے شوق سے تناول فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کے رات کے کھانے میں پانچ سے لے کر دس افراد تک شرکت کرتے تھے۔

محمد بن عمر اسلمی نے لکھا ہے کہ جب آپ ﷺ وادی القریٰ فروکش ہوئے۔ بنو عریض یہودی نے آپ کو ہریسہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اسے کھایا اور انہیں چالیس وسق عطا کیے یہ ان پر جاری تھے۔ اسی لیے ایک یہودی عورت کہتی تھی ''محمد عربی ﷺ نے ان کے لیے جو کچھ رواں کیا ہے وہ اس چیز سے بہتر ہے جس کے وہ اپنے آباء سے وارث بنے۔ کیونکہ یہ چیز تا روزِ حشر ان کے لیے جاری رہے گی۔''

حضرت اسعد بن زرارہ کبھی کبھی رات کے وقت آپ ﷺ کے لیے ہریسہ بھیجا کرتے تھے۔ جب وہ رات آتی جس میں ان کے گھر سے ہریسہ آنے کی امید ہوتی تو آپ ﷺ پوچھتے: ''کیا حضرت اسعد کا پیالہ آیا ہے؟ جب کہا جاتا ''ہاں'' تو فرماتے: ''اسے لے آؤ۔'' ہم

جانتے تھے کہ وہ آپ ﷺ کو بہت پسند تھا ہریسہ وہ کھانا ہوتا تھا جسے دانوں کو کوٹ کر ادران میں گوشت ملا کر تیار کیا جاتا تھا۔"

۳ حیس اور وطیہ

حمیدیؒ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "کیا کھانا ہے؟" میں نے عرض کی "ہاں! میں نے حیس سے لبریز پیالہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ہم نے آپ ﷺ کے لیے چھپا کر رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اس میں ڈالا اور تناول فرمایا۔"

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: "ہمیں حیس بطور ھدیہ پیش کیا گیا۔ میں نے اس میں سے کچھ حضور اکرم ﷺ کے لیے چھپا دیا آپ حیس کو پسند فرماتے تھے میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہمیں حیس بطور ہدیہ بھیجا گیا ہے میں نے اس میں سے کچھ آپ کے لیے چھپایا ہوا ہے۔" آپ نے فرمایا اسے لے آؤ۔ میں نے صبح کے وقت تو روزہ رکھا تھا" پھر فرمایا "نفلی روزہ کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے مال میں سے صدقہ نکالے۔ اگر چاہے تو اسے آگے بھیج دے اور چاہے تو اسے روکے رکھے۔"

امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائیؒ نے حضرت عبداللہ بن بسر سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو میرے والد گرامی نے آپ کو کھانا اور وطیہ پیش کیا۔ آپ نے اس میں سے کھایا۔" حیس اس حلوے کو کہا جاتا ہے جس کو کھجور، پنیر اور گھی ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ کھجور کے دانے سے گھٹلی نکال لی جاتی ہے پھر دودھ سے گوندھا جاتا ہے اس کھانے کو وطیہ کہا جاتا ہے۔

۴ جشیشہ تناول فرمانا

امام مسلم نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا میں نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ! میری نظر کمزور ہوگئی ہے۔۔ اس روایت میں ہم نے آپ ﷺ کو اس جشیشہ کے لیے روک لیا جسے ہم نے آپ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔"

ابو نعیم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "ہم نے آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا جس میں دشیشہ تھا۔"

جشیشہ یا دشیشہ بھی حلوہ کی ایک قسم ہے۔ اس کے لیے پہلے گندم کو موٹا موٹا پیسا جاتا ہے۔ اسے ہانڈی میں پکایا جاتا ہے پھر گوشت یا کھجور ڈالی جاتی ہے پھر اسے پکایا جاتا ہے۔

❺ حریرہ اور عصیدہ تناول فرمانا

طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضور اکرم ﷺ کی خادمہ حضرت سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کے لیے حریرہ بناتی تھیں۔ وہ آپ ﷺ کو پیش کرتیں اور آپ ﷺ اس کو تناول فرماتے۔ آپ ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام بھی تھے۔ تھوڑا سا حریرہ باقی تھا۔ ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس سے گزرا۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے یاد فرمایا۔ اعرابی نے سارا حریرہ ہاتھ پر اٹھا لیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے فرمایا "اسے رکھ دو۔ اللہ تعالیٰ کا نام لو۔ قریب سے کھاؤ" وہ اس سے سیر ہو گیا اور اس سے کچھ بچ بھی گیا۔"

امام احمد نے صحیح کے راویوں سے حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "میرے والد گرامی نے مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تا کہ آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دوں۔ آپ ﷺ میرے ہمراہ تشریف لے آئے جب آپ ﷺ ہمارے گھر کے قریب ہوئے تو میں نے جلدی کی اور اپنے والدین کو آگاہ کیا۔ وہ دونوں باہر نکلے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ آپ ﷺ کے لیے ایک زبیریہ کپڑا بچھایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس پر تشریف رکھی۔ میرے والد گرامی نے میری امی جان سے کہا "کھانا لے آؤ" وہ ایک پیالہ لے آئیں اس میں آٹا تھا جسے پانی اور نمک سے گوندھا گیا تھا میں نے اسے آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کے اطراف سے کھاؤ۔ اس کی چوٹی کو چھوڑ دو۔ برکت اسی میں ہے۔" آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھایا۔ کھانا پھر بھی بچ گیا۔ آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی:

اللھم اغفر لھم وارحمھم و بارک علیھم و وسّع علیھم فی ارزاقھم۔

حریرہ سے مراد وہ مٹھائی ہے جسے دودھ سے بنایا جائے عصیدہ سے مراد وہ مٹھائی ہے جسے آٹے سے بنایا جائے۔

۶ ثرید تناول فرمانا

ابوداؤد اور امام حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ''حضور اکرم ﷺ کو روٹی اور حیس کی ثرید سب سے زیادہ پسند تھی۔''

امام احمد، امام حاکم اور امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو ثفل بہت پسند تھا۔ امام بیہقی نے لکھا ہے کہ ثفل سے مراد آٹا اور وہ چیز ہے جسے پیا نہ جا سکے۔''

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں اور آپ ﷺ کا درزی غلام آپ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں ثرید تھی حضور اکرم ﷺ اس میں سے کدو تلاش کرنے لگے۔''

ابن عدی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ثرید کا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی اطراف سے کھاؤ۔ اس کے وسط سے نہ کھاؤ اس کی برکت اس کے وسط میں نازل ہوتی ہے۔''

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''جب آپ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو سب سے پہلے میں نے کھانے کا پیالہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس میں گھی اور روٹی کی ثرید تھی۔ میں نے اسے آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا عرض کی ''یا رسول اللہ ﷺ! میری امی جان نے یہ پیالہ بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم میں اور تمہاری امی جان میں برکت دے۔'' آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو بلایا۔ سب نے مل کر کھایا۔

ابوبکر شافعی نے حضرت عکراش بن ذوئب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں لے گئے۔ پوچھا: ''کیا کھانا ہے؟'' ہمیں ایک ایسا پیالہ پیش کیا گیا جس میں بہت زیادہ گھی اور چربی تھی۔ ہم اس میں

سے کھانے لگے۔حضور انور ﷺ نے اپنے سامنے سے کھایا میرا ہاتھ اس کی اطراف میں گھوم رہا تھا۔آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑ لیا۔پھر فرمایا ''عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ۔یہ ایک کھانا ہے۔''

امام احمد اور ابن ماجہ نے حضرت واثلہ بن الاسقع سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا ''میں اہل صفہ میں سے تھا۔ایک دن آپ ﷺ نے روٹی منگوائی۔اسے پیالے میں توڑا۔اس میں گرم پانی ڈالا پھر اس میں چربی ڈالی پھر اسے باریک کیا اسے نرم کیا اور اسکی ثرید بنائی پھر مجھے فرمایا ''جاؤ اور اہل صفہ میں سے دس افراد کو بلاؤ۔تم ان میں سے دسویں ہو'' میں انہیں لے آیا'' ابن عساکر اور ابن نجار نے ان سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷ پنیر تناول فرمانا

مسدد، ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ تبوک میں آپ ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا جس کو عیسائی بناتے تھے۔عرض کی گئی: ''یہ وہ کھانا ہے جسے مجوس بناتے ہیں'' آپ ﷺ نے چھری منگوائی۔اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اسے کاٹ دیا۔طیالسی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فتح مکہ کے روز آپ ﷺ نے پنیر دیکھا۔آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کی ''یہ وہ کھانا ہے جسے عجمی بناتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس میں چھری رکھو اور اسے کھاؤ۔''

امام احمد، محمد بن عمر اسلمی اور امام بیہقی نے ان سے روایت کیا ہے کہ غزوہ تبوک میں آپ ﷺ کی خدمت میں پنیر پیش کیا گیا۔آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کہاں بنتا ہے؟'' صحابہ کرام نے عرض کی ''فارس میں'' ہمارا خیال ہے کہ وہ شاید اس میں مردار ڈالتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ'' دوسری روایت میں ہے ''اس میں چھری رکھو۔اللہ تعالیٰ کا نام لو اور کھاؤ۔''

۸ جو کی روٹی پگھلی ہوئی چربی کے ساتھ

امام بخاری نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو جو کی روٹی اور پگھلی ہوئی چربی پر دعوت دی گئی۔

⑨ خزیرہ تناول فرمانا

امام بخاری اور امام برقانی نے حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی "میری بینائی کمزور ہوگئی ہے۔ سیلاب آتا ہے۔ وہ میرے اور میری قوم کی مسجد کے مابین حائل ہو جاتا ہے۔ اسے عبور کرنا میرے لیے مشکل ہوتا ہے۔ آپ تشریف لائیں میرے گھر میں نماز ادا فرمائیں تاکہ میں اسے اپنا مصلی بنالوں گا۔ وہاں نماز پڑھا کروں گا۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اسی طرح کروں گا۔ دوسرے روز جب سورج کافی بلند ہوگیا تو حضور اکرم ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے اذن طلب فرمایا۔ میں نے اجازت دے دی آپ ﷺ بیٹھے نہ تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے گھر میں کہاں نماز پڑھنا چاہتے ہو؟" میں نے اس جگہ کی طرف اشارہ کیا جہاں مجھے نماز پڑھنا پسند تھا۔ آپ ﷺ اٹھے تکبیر کہی۔ ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ لیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ میں نے خزیرہ کے لیے آپ ﷺ کو روک لیا جسے میں نے آپ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔" خزیرہ ایک قسم کا حلوہ تھا۔

⑩ مکھن کھجور کے ساتھ تناول فرمانا

ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت بسر رضی اللہ عنہ کے دونوں فرزندوں سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے آپ ﷺ کو مکھن اور کھجور پیش کی۔ آپ ﷺ مکھن اور کھجور پسند فرماتے تھے۔

⑪ دودھ، کھجور کے ساتھ

امام احمد اور ابو نعیم نے حسن سند کے ساتھ بعض صحابہ کرام سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ دودھ کو کھجور کے ساتھ جمع فرماتے تھے۔ آپ ﷺ انہیں "الاطیبین" فرماتے تھے۔

ابن السنی نے، ابراہیم اور امام حاکم نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضورِ اکرم ﷺ دودھ اور کھجور کو 'الاطیبین' فرماتے تھے۔

⓬ کالی مرچ اور تیل تناول فرمانا

ابویعلی، طبرانی اور امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ ان کی دادی جان حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا۔ انہوں نے فرمایا "میرے پاس حضرات حسن بن علی، عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا "ہمارے لیے وہ کھانا تیار کرو جسے حضورِ اکرم ﷺ پسند فرماتے تھے اور محبت سے کھاتے تھے" انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے کہا "بیٹے! آج ایسے کھانے کی تمنا نہ کرو" انہوں نے جَو لیے۔ انہیں صاف کیا اس سے روٹی پکائی اسے طبق میں رکھا۔ زیتون کا تیل بطور سالن دیا اس پر کالی مرچیں چھڑک دیں۔ یہ کھانا ان کے قریب کیا اور کہا "حضور ﷺ یہ کھانا بہت پسند فرماتے تھے اسے محبت سے کھاتے تھے"

⓭ حلوہ اور شہد

امام ترمذی اور ابن ماجہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضورِ اکرم ﷺ حلوہ اور شہد پسند فرماتے تھے۔"

ابن ماجہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا آپ کی خدمت میں شہد پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ہم سب کو ایک ایک چمچ بھر کر دیا۔ آپ ﷺ نے مجھے بھی ایک چمچ دیا۔ میں نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ ایک اور چمچ عطا فرمائیں" آپ نے فرمایا "ایک اور" میں نے عرض کی "ہاں"۔

⓮ میٹھا گوند

ابن عدی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ دومۃ الجندل کے اکیدر نے حضورِ اکرم ﷺ کی خدمت میں میٹھے گوند کا ایک گھڑا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو ایک ایک ٹکڑا عطا کیا پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ پر نظر کرم فرمائی اور ایک ٹکڑا عطا کیا انہوں نے عرض کی: "یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے یہ مجھے عطا فرمایا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا:

"یہ حضرت عبداللہ کی بیٹیوں کے لیے ہے۔"

⑮ خبیص تناول فرمانا

حارث نے منقطع سند کے ساتھ حضرت عبداللہ ابن ابی عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے شہد، گھی اور گندم ملا کر خبیص تیار کیا۔ ایک پیالہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "یہ کیا ہے؟" انہوں نے عرض کی: "یارسول اللہ ﷺ عجمی لوگ گندم، گھی اور شہد کو ملا کر یہ تیار کرتے ہیں۔ اسے خبیص کہتے ہیں۔" آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا۔

طبرانی نے تینوں معاجم میں الصغیر اور الاوسط کے راوی ثقہ ہیں۔ سوائے بقی بن مخلد کے اور امام حاکم نے حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ مربد کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو ایسی اونٹنی کو ہانک رہے تھے جس پر سفید آٹا، گھی اور شہد تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا "اسے بٹھا دو" انہوں نے اونٹنی کو بٹھایا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے دعائے خیر فرمائی۔ انہوں نے ہنڈیا منگوائی اسے آگ پر رکھا۔ اس میں گھی، آٹا اور شہد ڈالا۔ اس پر آگ جلائی گئی۔ جب وہ پک گیا تو اسے اتار لیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "کھاؤ" حضور اکرم ﷺ نے خود بھی اس سے تناول فرمایا۔ پھر فرمایا "اہل فارس اسے خبیص کہتے ہیں۔"

⑯ شکر تناول فرمانا

برقانی نے کمزور سند سے موسیٰ بن جعفر بن محمد سے وہ اپنے والد سے اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے شکر کے ساتھ خربوزہ یا تربوز کھایا۔

⑰ سرکہ تناول فرمانا

ابن ابی شیبہ اور امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم شفیع معظم ﷺ ان کے پاس سے گزرے۔ مجھے اشارہ فرمایا میں اٹھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں گیا۔ آپ ﷺ نے میرا بازو تھاما۔ ہم آگے بڑھے۔ حتیٰ کہ کسی ام المومنین رضی اللہ عنہا کے حجرہ مقدسہ

میں داخل ہو گئے پہلے آپ ﷺ اندر گئے۔ پھر مجھے اذن دیا۔ میں اندر گیا۔ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے پردہ کر لیا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنے اہل بیت سے پوچھا "کیا کھانا ہے؟" انہوں نے عرض کی "ہاں" آپ ﷺ کے پاس تین روٹیاں لائی گئیں۔ انہوں نے انہیں کسی چیز پر رکھا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے ایک روٹی لی۔ اسے اپنے سامنے رکھ لیا دوسری روٹی لی۔ اسے میرے سامنے رکھا۔ تیسری روٹی کے دو حصے کیے۔ آدھا اپنے سامنے اور آدھا میرے سامنے رکھ دیا۔ پھر فرمایا "کیا سالن ہے؟ انہوں نے عرض کی "ہمارے پاس صرف سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے سرکہ منگوایا۔ روٹی تناول فرمانے لگے فرمایا "سرکہ کتنا عمدہ سالن ہے۔ سرکہ کتنا عمدہ سالن ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "جب سے میں نے آپ ﷺ کی زبان اقدس سے یہ سنا تو میں سرکہ سے محبت کرنے لگا۔

امام ترمذی نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور سراپا کرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا "سرکہ عمدہ سالن ہے۔"

امام ترمذی نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے سند حسن سے روایت کی ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کے لیے ہے؟ انہوں نے عرض کی "صرف خشک روٹی کے ٹکڑے اور سرکہ ہے" حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اسے قریب کرو۔ جس گھر میں سرکہ کا سالن ہو وہ غریب نہیں ہوتا۔"

احمد بن منیع نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سرکہ کھایا۔

ابو الشیخ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور ﷺ کا پسندیدہ سالن سرکہ تھا۔"

۱۸ ستو کھانے کے بارے

حمیدی، امام بخاری اور امام نسائی نے سوید بن نعمان الانصاری سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "ہم حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے جب ہم صہباء پہنچے یا اس کے مابین تھوڑی سی مسافت رہ گئی۔ آپ ﷺ نے زاد راہ منگوایا۔ صرف ستو ہی آپ ﷺ کی

خدمت میں پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں چبایا۔ آپ ﷺ کے ساتھ ہم نے بھی انہیں چبایا آپ ﷺ نے کلی کی۔ ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کلی کی۔ پھر آپ ﷺ نے نماز مغرب ادا کی ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ ہم نے وضو نہ کیا۔

۱۹ کھجور کو روٹی کے ساتھ کھانا

ابویعلیٰ، امام احمد نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "میں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا۔ پھر کھجور لی اسے اس ٹکڑے پر رکھا اور فرمایا "یہ اس کا سالن ہے۔"

۲۰ تل تناول فرمانا

ابونعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی عیادت کی۔ آپ ﷺ دراز گوش پر سوار تھے۔ آپ ﷺ نیچے تشریف لائے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں تل اور کھجوریں پیش کیں۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے تناول فرمائے۔ جب اٹھنے لگے تو ان کے لیے دعائے خیر کی۔

اسی کتاب میں روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائیں" آپ ﷺ ان کے ساتھ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں تل اور کھجوریں پیش کیں۔ پھر دودھ کا پیالہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے نوش فرمایا۔"

۲۱ گھی اور پنیر تناول فرمانا

امام بخاری، امام مسلم اور برقانی اور ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے گھی اور پنیر تناول فرما لیا۔ لیکن گوہ نہ کھائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس چیز کو میں نے کبھی نہیں کھایا اور جو اسے کھانا چاہتا ہے وہ کھالے۔" آپ ﷺ کے دسترخوان پر اسے کھالیا گیا۔"

ابراہیم حربی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ "آپ ﷺ نے پنیر کا ٹکڑا تناول فرمایا پھر نماز پڑھ لی آپ نے وضو نہ فرمایا۔"

تنبیہات

1. حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "حضرت جبرائیل امین نے مجھے ہریسہ کھلایا تاکہ رات کے قیام پر مجھے تقویت مل سکے۔" اس روایت کو طبرانی نے محمد بن حجاج اللخمی کی سند سے روایت کیا ہے اس نے ہی اسے گھڑا ہے۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت کو دارقطنی نے نقل کیا ہے انہوں نے اسے منکر اور باطل لکھا ہے۔ موسیٰ بن ابراہیم اور دیگر راوی کمزور ہیں ان سے استدلال نہیں ہو سکتا۔ خطیب نے لکھا ہے "موسیٰ بن ابراہیم مجہول ہے یہ حدیث باطل ہے۔ حضرت معاذ بن جبل اور حضرت جابر بن سمرہ سے انہوں نے روایت کیا ہے۔

2. علامہ خطابی اور قاضی نے "سرکہ کتنا عمدہ سالن ہے" کی شرح میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے کھانے میں میانہ روی کی تعریف فرمائی۔ لذیذ کھانوں سے نفس کو روکا۔ عبارت کی تقدیر یوں ہے "سرکہ اور اس جیسی دوسری چیزوں کو سالن بناؤ۔ جن سے مشقت کم ہو۔ جو کم یاب نہ ہوں۔ خواہشات میں مقابلہ نہ کیا کرو۔ یہ دین میں فساد پیدا کرتی ہیں۔ جسم کو بیمار کرتی ہیں" امام نووی نے ان کی گرفت کی ہے۔ انہوں نے لکھا ہے "چاہیے کہ یقین یہ رکھا جائے کہ آپ ﷺ نے سرکہ کی ہی تعریف کی ہے۔ جب کھانے میں میانہ روی اور خواہشات کو ترک کرنا دیگر فرامین سے عیاں ہے۔" ابن قیم نے لکھا ہے "خاص حال کے تقاضا کے مطابق یہ اس کی تعریف ہے۔ کسی دوسری چیز پر اسے فضیلت نہیں دی گئی جیسے کہ بعض علماء نے گمان کیا ہے۔

3. ابوسلمان نے لکھا ہے ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ پنیر کفار قوم بناتی تھی۔ وہ پھونکیں مار کر اسے جماتے تھے۔ پنیر کی صنعت میں بعض مسلمانوں نے بھی ان کے ساتھ شرکت کر لی تھی۔ آپ ﷺ نے ظاہر حال کے مطابق اسے مباح قرار دیا۔ کفار کے

ساتھ مسلمانوں کی شراکت کی وجہ سے اسے کھانے سے نہ روکا۔"
الامتاع میں ہے "ابوسلیمان کا یہ دعویٰ کہ مسلمان پنیر کے عمل میں کفار کے ساتھ مشارکت کرتے تھے، اسے نقل پر موقوف کیا جائے گا۔ اس وقت ایران اور شام میں ایک مسلمان بھی نہ تھا۔ غور کرلو" میں کہتا ہوں "یہ ظاہر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔"

◆ ۴ حلوہ۔ یہ الف ممدودہ اور مقصورہ کے ساتھ ہے۔ علامہ خطابی نے لکھا ہے "حلوہ کا اطلاق اس پر ہوتا ہے جس میں صنعت کا دخول ہو۔ ابن سیدہ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد وہ چیز ہے جسے کھانے میں سے مضبوط بنالیا جائے پھل پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ علامہ خطابی نے لکھا ہے "حلوہ سے آپ ﷺ کی محبت خواہشات کی کثرت پر دلالت نہیں کرتی۔ یہ اس امر پر دلالت نہیں کرتی کہ آپ ﷺ کا نفس شدت سے اسے چاہتا تھا۔ جب آپ ﷺ کو حلوہ پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اسے محبت سے تناول فرماتے تھے۔ جس سے یہ علم ہو جاتا کہ آپ ﷺ کو پسند ہے۔ حافظ نے لکھا ہے "ثعالبی کی کتاب فقہ اللغۃ میں ہے کہ وہ حلوہ جسے آپ ﷺ پسند فرماتے تھے اس کا نام المجیع ہے۔ اس سے مراد کھجوروں کو دودھ میں ملانا ہے۔

آپ کے پسندیدہ پھل

اس باب میں کئی انواع ہیں۔

◆ ۱ جب کوئی نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ کیا فرماتے اور کرتے؟

امام بیہقی اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ کی خدمت میں نیا پھل پیش کیا جاتا آپ ﷺ یہ دعا مانگتے: "مولا! جیسے کہ تو ہمیں اس کی ابتداء دکھائی ہے۔ اسی طرح اس کا آخر بھی دکھانا۔"

ابن اعرابی اور دارقطنی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی جب آپ ﷺ کی خدمت میں نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ اسے چشمانِ مقدس پر رکھ لیتے، پھر اسے اپنے لبوں پر رکھتے۔ پھر یہ دعا مانگتے: "مولا!

جس طرح تو نے ہمیں اس کی ابتداء دکھائی ہے۔ اسی طرح اس کا آخر بھی دکھا" پھر وہ پھل اس بچے کو دے دیتے جو آپ ﷺ کے قریب ہوتا"۔

طبرانی نے الکبیر اور الصغیر میں صحیح کے راویوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "جب آپ ﷺ کی خدمت میں نیا پھل پیش کیا جاتا تو آپ اسے قبول فرمالیتے اسے اپنی چشمان مقدس پر رکھتے پھر یہ دعا مانگتے "جیسے تو نے ہمیں اس کی ابتداء کھلائی ہے اسی طرح اس کا آخر بھی کھلا، پھر اپنے اہل بیت میں سے کسی بچے کو کھلا دیتے۔ یا اس بچے کو دے دیتے جو آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا"۔

برقانی نے ثقہ راویوں سے حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کی خدمت میں نیا پھل پیش کیا جاتا تو اسے قبول فرمالیتے اور اپنی چشمان مقدس پر رکھتے۔

۲ کھجوریں آنے پر مبارک

بزار نے حسان بن سیاہ کی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن لال نے مکارم الاخلاق میں حضرت انس اور حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا "جب کھجوریں آئیں تو مجھے مبارک باد دینا، دوسرے الفاظ یہ ہیں "جب کھجوریں آئیں تو مجھے آگاہ کرنا جب بھی جائیں تو میرے ساتھ افسوس کرنا"۔

۳ کھجوریں تناول فرمانا

ابن ضحاک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "جس گھر میں کھجور نہیں ہوتی اس کے اہل بھوکے رہتے ہیں۔ جس گھر میں سرکہ نہیں ہوتا اس کے گھر والے سالن سے محروم رہتے ہیں۔ جس گھر میں بچے نہیں ہوتے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ تم میں سے بہتر وہ ہوتا ہے جو اپنے اہل خانہ کے لیے بہتر ہوتا ہے۔ میں اپنے اہل خانہ کے لیے تم سب سے بہترین ہوں"۔

ابو داؤد، طیالسی نے صحیح سند کے ساتھ اور ابو یعلی نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے

روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”حضورِ اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ میری امی جان نے ان کے لیے کپڑا بچھایا۔ آپ ﷺ اس پر جلوہ افروز ہو گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھجوریں پیش کیں۔ آپ ﷺ انہیں تناول فرمانے لگے۔ آپ ﷺ گٹھلیوں کے بارے فرماتے ”اس طرح“ آپ ﷺ گٹھلیوں کو سبابہ اور وسطیٰ انگلیوں میں رکھتے جاتے۔“

ابوداؤد نے یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیا۔ اسے کھجور پر رکھا۔ اور فرمایا ”یہ اس کا سالن ہے“ اس روایت کو طبرانی نے حضرت عبداللہ بن سلام سے، حضرت زید بن ثابت سے اور حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ ابن سعد نے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں۔ آپ ﷺ نے وہ ہدیہ قبول فرمالیا۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ پنڈلیوں اور رانوں کو اٹھا کر بیٹھے ہوئے تھے اور انہیں تناول فرما رہے تھے۔

انہوں نے ہی علی بن الاثیر سے روایت کیا ہے کہ حضرت انس نے فرمایا ”حضور اکرم ﷺ کھجوریں کھا رہے تھے جب سوکھی کھجور آئی تو آپ ﷺ نے اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ ایک شخص نے عرض کی ”یہ کھجور جو باقی رہ گئی ہے آپ ﷺ مجھے عطا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں تمہارے لیے وہ چیز پسند نہیں کروں گا جسے اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں۔“

ابن حبان نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”آپ ﷺ کو عجوہ کھجور سب سے زیادہ پسند تھی۔“

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ کی خدمت میں عتیق کھجوریں پیش کی گئیں۔ آپ ﷺ انہیں دیکھنے لگے اور سوس (کھجور کو لگنے والا کیڑا) باہر نکالنے لگے۔“

انگور تناول فرمانا

ابن ماجہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ کی خدمت میں طائف کے انگور پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے مجھے یاد فرمایا۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: ”یہ انگور کا گچھا لو اور اسے اپنی امی جان کو دے آؤ“۔ میں نے وہ انگور رستہ میں ہی کھا لیا۔ جب کچھ راتوں کے بعد آپ ﷺ سے ملاقات ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”گچھے کا کیا کیا؟ اپنی امی جان کو دے آئے تھے؟“ میں نے عرض کی: ”نہیں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”دھوکہ۔“

طبرانی، ابن عدی اور ابو بکر شافعی نے ضعیف سند کے ساتھ، ابو شیخ اور امام بیہقی نے قوی سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی۔ آپ انگور کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ ایک ایک دانہ اتارتے اور اپنے منہ مبارک میں لے جاتے حتیٰ کہ انگور کا گچھا ختم ہو گیا۔“

ابن السنی اور ابو نعیم نے الطب میں امیہ بن زید العبسی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو پھلوں میں سے انگور اور تربوز پسند تھے۔“

۵ انجیر کھانا

ابن السنی اور ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ کی خدمت میں انجیر کا طبق پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا ”کھاؤ۔ اگر میں کہتا کہ کوئی پھل جنت سے اترا ہے جس میں گٹھلی نہیں ہے تو میں کہتا کہ وہ انجیر ہے۔ یہ بواسیر کو ختم کرتا ہے اور نقرس میں نفع بخش ہے۔“

۶ کشمش تناول فرمانا

امام احمد نے حضرت انس اور دیگر صحابہ کرام سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ ﷺ کو کشمش پیش کی آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔ فارغ ہو کر فرمایا ”پاکباز افراد نے تمہارا کھانا کھایا۔ ملائکہ نے تمہارے لیے دعا کی اور روزہ داروں نے تمہارے ہاں روزہ افطار کیا۔“

۷ بہی دانہ پسند فرمانا

طبرانی نے ثقہ افراد سے روایت کیا ہے (لیکن علی القرشی ثقہ نہیں ہے) کہ حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بہی دانہ پیش کیا جسے وہ طائف سے لے آئے تھے۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ سینے کی گھٹن کو دور کرتا ہے اور دل کو صاف کرتا ہے۔"

طبرانی، حاکم اور ضیاء نے المختارہ میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے دست اقدس میں بہی دانہ تھا۔ آپ ﷺ نے اسے میری طرف پھینکا اور فرمایا "طلحہ! یہ لو۔ یہ دل کو صاف کرتا ہے۔" دوسرے الفاظ میں ہے: "یہ دل کو قوی کرتا ہے نفس کو پاک کرتا ہے اور سینے کی گھٹن کو دور کرتا ہے۔"

ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "میں طائف سے بہی دانہ لے کر آیا۔ اسے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔ فرمایا: "اسے کھاؤ یہ دل کو صاف کرتا ہے سینے کی گھٹن کو دور کرتا ہے۔"

۸ انار تناول فرمانا

ابن حبان نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یوم عرفہ کو آپ ﷺ کی خدمت میں انار پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے کھایا۔

۹ شہتوت کھانا

خطیب نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ پیالہ میں شہتوت کھا رہے تھے۔"

۱۰ پیلو کا پھل

امام احمد، امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "ہم مرالظہران میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم پیلو کا پھل چن رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کالے چننا یہ بہت لذیذ ہوتے ہیں۔ جس دور میں گلہ بانی کرتا تھا۔ تو میں یہ کھایا کرتا تھا۔ میں نے عرض کی: "کیا آپ ﷺ بکریاں بھی چراتے

تھے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی نے گلہ بانی کی ہے۔''

⑪ سونٹھ

امام ترمذی، ابن السنی، ابونعیم، ابن الاعرابی، حاکم اور ابن عدی نے عمرو بن حکام کی اسناد سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''ہندوستان کے کسی بادشاہ نے آپ ﷺ کو کچھ تحائف بھیجے جن میں سونٹھ کا ایک گھڑا بھی تھا۔ آپ ﷺ نے ہر ہر آدمی کو ایک ٹکڑا دیا۔ مجھے بھی ایک ٹکڑا عطا کیا۔''

⑫ پستہ اور بادام

ابن عساکر نے مکی کی سند سے حضرت دحیہ سے روایت کیا ہے مگر اس کی سند ضعیف ہے۔ انہوں نے فرمایا ''میں شام سے آیا۔ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں خشک پھل پیش کیے ان میں پستہ اور بادام اور کیک تھے۔ آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی: ''مولا! میرے اہلِ خانہ میں سے پسندیدہ ترین شخص کو لے آ جو میرے ساتھ کھائے۔'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ فرمایا: ''چچا! قریب ہو جائیں۔'' انہوں نے بیٹھ کر یہ اشیاء کھائیں۔

⑬ کھجور کا گابھہ

برقانی اور بغوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ''میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کھجور کا گابھہ کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایسے درخت کو دیکھتا ہوں جو ہر وقت مومن کی طرح پھل دیتا رہتا ہے۔''

امام بخاری، عبدالرحمان بن حمید، ابن اعرابی اور امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ''میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھا۔ آپ ﷺ کھجور کا گابھہ تناول فرما رہے تھے'' دوسری روایت میں ہے ''میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی'' آپ کھجور کا گابھہ تناول فرما رہے تھے۔''

۱۴ کھجور اور خربوزہ

امام احمد، ابن ماجہ نے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”مجھے میری امی جان حضرت ام سلیم نے ایک تھال دے کر بھیجا جس میں تر کھجوریں تھیں۔ آپ ﷺ مٹھی بھر بھر کر ازواج مطہرات کے ہاں بھیجتے رہے۔ پھر بیٹھ گئے اور بقیہ کھجوریں یوں تناول فرمالیں گویا کہ آپ ﷺ کو بھوک لگی تھی۔“

امام احمد نے حضرت ام سلمیٰ بنت قیس الانصاریہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”حضور اکرم ﷺ میرے ہاں جلوہ افروز ہوئے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہمارے انگور لٹکے ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کھڑے ہو کر ان سے تناول فرمانے لگے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی ان میں سے کھائے۔“

ابن سعد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ کی خدمت میں تر کھجوروں کا ایک تھال پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے۔ مٹھی بھر بھر کر ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ہاں بھیجنے لگے۔ پھر بڑے شوق سے خود تناول فرمانے لگے۔ گٹھلیاں بائیں دست اقدس میں پکڑنے لگے۔ گھریلو جانور گزرا تو آپ ﷺ نے گٹھلیاں اس کے سامنے پھینک دیں۔ وہ انہیں کھا گیا۔

ابوداؤد اور امام ترمذی نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”آپ ﷺ کھجوروں کے ساتھ خربوزہ تناول فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے: ”اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک کو ختم کر دے گی۔“

ابن ماجہ نے حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”حضور اکرم ﷺ تر کھجوریں خربوزہ کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔“

ابوداؤد طیالسی اور امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے تر کھجوریں کھائیں اور پانی نوش فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے تم سے سوال ہوگا۔“

ابویعلیٰ، امام احمد اور امام ترمذی نے شمائل میں، امام نسائی نے الکبریٰ میں، حاکم اور ابن سعد نے ثقہ راویوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ تر کھجوروں کو خربوزہ کے ساتھ ملا کر کھا رہے تھے۔''

برقانی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ کو پھلوں میں سے تر کھجوریں اور خربوزہ پسند تھے۔''

امام نسائی، امام احمد اور ابن السنی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ تر کھجوروں کو خربوزہ کے ساتھ ملا کر کھا رہے تھے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی ٹھنڈک اس کی گرمی کو اور اس کی گرمی اس کی ٹھنڈک کو ختم کر دے گی۔''

ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ''حضور اکرم ﷺ تر کھجوریں یا خربوزہ تناول فرماتے تھے۔'' راوی احمد بن جنید کو شک ہے۔

ابوشیخ نے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''میں جب آپ ﷺ کی خدمت میں تر کھجوریں پیش کرتا تو آپ ﷺ تر کھجوریں کھا لیتے۔ آدھی کچی کھجوریں چھوڑ دیتے۔

طبرانی، ابوشیخ، حاکم اور امام بیہقی نے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''آپ ﷺ کے دائیں دستِ اقدس میں تر کھجوریں تھیں خربوزہ بائیں دستِ اقدس میں تھا۔ آپ ﷺ تر کھجوروں کو خربوزہ کے ساتھ کھا رہے تھے آپ ﷺ کو یہ پھل بہت پسند تھے'' اس روایت کو ابن عدی نے یوسف بن عطیہ الصفار کی سند سے روایت کیا ہے یہ متروک تھا۔

ابن عدی نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''تر کھجور اور خربوزہ آپ ﷺ کے پسندیدہ پھل تھے۔''

۱۵ کھیرا، تر کھجور کے ساتھ، نمک کے ساتھ اور ثرید کو شہد کے ساتھ تناول فرمانا

مالک نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''غزوہ بنی انمار میں ہم آپ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ میں ایک درخت کے نیچے تھا کہ اچانک آپ ﷺ تشریف لے آئے۔'' میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ سایہ میں تشریف لے آئیں۔'' آپ

ﷺ تشریف لائے۔ میں اپنے توشہ دان کے پاس گیا۔ وہاں سے کچھ تلاش کیا۔ مجھے کھیرا ملا۔ میں نے اسے توڑا اور حضور اکرم ﷺ کو پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”تمہیں یہ کہاں سے ملا؟ میں نے عرض کی ”یارسول اللہ ﷺ! ہم مدینہ طیبہ سے ہی اسے لے کر نکلے تھے۔“

امام ترمذی نے شمائل میں، امام طبرانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ کو کھیرا پسند تھا۔“

بقی بن مخلد اور امام ترمذی نے حضرت ربیع بن معوذ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ”حضور اکرم ﷺ کو کھیرا پسند تھا۔“

امام احمد، ابوداؤد طیالسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ تر کھجوریں اور خربوزہ تناول فرما رہے تھے“ طیالسی نے یہ اضافہ کیا ہے ”آپ نے فرمایا“ یہ عمدہ چیزیں ہیں۔“

امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”میں نے آپ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ کھیرا تر کھجور کے ساتھ کھا رہے تھے۔“

ابن عدی نے ضعیف سند کے ساتھ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”جب بھی آپ ﷺ کھیرا تناول فرماتے آپ نمک لگا کر تناول فرماتے۔“

خطابی نے اپنی غریب میں ام المومنین سے ہی روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کھیرا اور ثرید کو شہد کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔

تنبیہات

1. امام بیہقی نے الشعب میں لکھا ہے: ”آپ ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں میں گٹھلیاں پکڑ لی تھیں اس میں حکمت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا تھا کہ کھجوریں کھانے والا تھال میں گٹھلیاں نہ رکھے۔ حکیم ترمذی نے اس کی یہ حکمت بیان کی ہے۔“ کبھی کبھی تھوک اور منہ کی رطوبت گٹھلی کے ساتھ مل جاتی ہے اگر اسے تھال میں رکھا جائے تو

نفس اس سے کراہت محسوس کرتے ہیں۔

◆ ۲ حضرت جبرائیل امین بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں انگور کا گچھا لے کر آئے۔ عرض کی: "رب تعالیٰ آپ ﷺ پر سلام بھیجتا ہے۔ اس نے اس گچھے کے ساتھ مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ آپ ﷺ اسے تناول فرمائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے اسے پکڑ لیا" طبرانی نے اس روایت کو حضرت ابن عباس اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ اپنے دائیں دستِ اقدس میں تر کھجوریں پکڑتے تھے اور بائیں دستِ اقدس میں خربوزہ پکڑتے تھے۔ آپ ﷺ کھجوریں خربوزہ کے ساتھ کھاتے تھے۔ یہ پھل آپ ﷺ کو بہت پسند تھے۔ اس روایت کو طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے اس کی سند میں یوسف بن عطیہ ہے جو متروک ہے۔ انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں احرم بن حوشب ہے۔ یہ بھی متروک ہے۔"

پسندیدہ سبزیاں

اس باب میں کوئی انواع ہیں۔

◆ ۱ ثرید

ابوشیخ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ کو ثرید بہت زیادہ پسند تھی" امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "میں نے ابومحمد کو سناوہ کہہ رہے تھے "میں نے ابن اسحاق سے سناوہ کہہ رہے تھے کہ الثقل سے مراد ثرید ہے۔"

◆ ۲ پکے ہوئے پیاز

امام احمد، امام بیہقی، امام ابوداؤد، امام نسائی اور امام ترمذی نے الشمائل میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے آخری کھانا پکا ہوا پیاز کھایا تھا۔ امام بیہقی نے لکھا ہے کہ اسے ہنڈیا میں پکایا گیا تھا۔

امام بخاری نے المفرد اور ابن ضحاک نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ نے وصال سے قبل یوم جمعۃ المبارک کو ہنڈیا میں پکا ہوا پیاز کھایا تھا۔“

۳ اروی سبزی

الامتاع میں ہے کہ دولابی نے کہا ہے کہ اہل ایلہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں اروی پیش کی۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا، اسے عجیب سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ کیا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”یہ زمین کی چربی ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”زمین کی چربی کتنی عمدہ ہے۔“

۴ کدو

امام مالک، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک درزی نے حضور اکرم ﷺ کی دعوت کی۔ اس نے آپ ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ گیا۔ اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور کدو کا شوربہ اور خشک گوشت پیش کیا۔ حضرت انس نے فرمایا: ”میں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ پیالے کے ارد گرد کدو تلاش کر رہے تھے میں بھی کدو تلاش کر کے آپ ﷺ کے سامنے رکھنے لگا۔ میں خود نہیں کھا رہا تھا۔ اس روز سے میں بھی کدو سے محبت کرنے لگا۔“

امام ترمذی نے ابوطالوت سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ”میں حضرت انس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کدو تناول فرما رہے تھے۔ وہ فرماتے ”اے کدو! میں تم سے اس لیے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں نے دیکھا حضور اکرم ﷺ تم سے محبت کرتے تھے۔“

امام احمد، ابن ابی شیبہ، امام نسائی اور ابن ابی خیثمہ نے حضرت جابر بن طارق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ کے سامنے کدو کٹا ہوا پڑا تھا۔ میں نے عرض کی: ”یہ کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم اپنا اکثر کھانا اسی سے بناتے ہیں۔“

امام احمد اور ابن ابی خیثمہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو کھانوں میں سے کدو بہت پسند تھا۔

ابن ضحاک نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "عائشہ! جب کھانا پکاؤ تو اس میں کدو زیادہ ڈالا کرو۔ یہ قلب حزین کو تقویت دیتا ہے۔"

ابن سعد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "اگر ہمارے پاس کدو ہوتا تو ہم اسے حضور اکرم ﷺ کے لیے بچا لیتے تھے۔"

دیلمی نے ان سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ اکثر کدو تناول فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: "یہ دماغ کے مادہ کو زیادہ کرتا ہے عقل میں اضافہ کرتا ہے۔"

۵ زیتون کے تیل میں پکا ہوا سلق، کالی مرچیں، مسالہ اور جو کا آٹا

حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: "ہم جمعۃ المبارک کے روز بہت خوش ہوتے تھے۔" عرض کی گئی: "کیوں؟" انہوں نے فرمایا: "ایک بڑھیا تھی وہ بضاعۃ کی طرف جاتے ہوئے سلق کی جڑیں لاتی۔ اسے ہنڈیا میں ڈالتی وہ جو پیس کر اس پر ڈالتی۔ بخدا! اس میں نہ جو ہوتے تھے نہ ہی چربی' ہم نماز جمع پڑھتے اور اس کی طرف لوٹ آتے تھے۔"

امام ترمذی نے حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہمارے انگور لٹکے ہوئے تھے آپ ﷺ ان میں سے تناول فرمانے لگے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ان سے کھانے لگے۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا "رکو! علی! تم کو ابھی صحت ملی ہے اور تم کمزور ہو" حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ حضور اکرم ﷺ تناول فرمانے لگے۔ میں نے آپ ﷺ کے لیے سلق اور جو بنائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "علی! یہ کھاؤ۔ یہ تمہارے موافق ہیں۔"

تنبیہات

۱ حافظ ابو بکر برقانی نے لکھا ہے کہ مجھ سے حضرت ابو بکر اسماعیل نے پوچھا "حضور

کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیالے میں کدو تلاش کرنے اور اس کے اس فرمان کے مابین تطابق کیسے ہوسکتا ہے "اپنے سامنے سے کھاؤ" مجھے کوئی جواب نہ آیا۔ میں نے پوچھا "استاذ اس کے بارے کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا "کدو کی روایت اس درزی کے بارے جس نے خصوصاً آپ کے لیے کھانا بنایا تھا۔ جو اس طرح کھانا ہو اس میں سے جستجو کر کے کھانا روا ہوتا ہے۔ جو اس طرح کھانا نہ ہو اس میں سے سامنے سے ہی کھانا چاہیے۔"

ابن ضحاک نے لکھا ہے "ایک احتمال یہ بھی ہے کہ ان دونوں امور کو اس طرح جمع کیا جاسکتا ہے کہ اس سے ممانعت اس گھن کی وجہ سے ہے جو اس شخص کو آتی ہے جو اس کے ساتھ مل کر کھا رہا ہوتا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاں تشریف لے جاتے وہ جگہ سراپا برکت بن جاتی۔ برکت کی امیدیں لگ جاتیں۔ کھانے میں جہاں ہاتھ لگ جاتا برکت کے سرچشمے پھوٹ نکلتے۔ جہاں دستِ اقدس لگ جاتا ہر ایک کی تمنا ہوتی کہ وہاں سے کھائے اس دستِ اقدس میں جسے اس کے خالق نے پاک کر دیا ہو۔ جسے اس کے بنانے والے نے سراپا کرم بنایا ہو اور اس ہاتھ میں کتنا فرق ہے جو صرف نام میں مشارکت رکھتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ اقدس ہر فضیلت و کرامت میں بلند ترین تھا۔ رب تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنی رحمت کے ساتھ مختص کر لیتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔"

◆ ۲ حافظ ابن عمر نے لکھا ہے "ایمان کا تقاضا ہے کہ ہر اس چیز سے محبت کی جائے۔ جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محبت کرتے تھے۔ جو عمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اس کی اتباع کی جائے۔ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اس کے بعد میں کدو سے پیار کرنے لگا۔"

پسندیدہ کھانے

اس باب میں کئی انواع ہیں۔

◆ ۱ ثرید

ابو داؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور

اکرم ﷺ کو روٹی کی ثرید اور حیس (حلوہ) کی ثرید بہت پسند تھی۔

۲ کدو

حارث بن ابی اسامہ نے معاویہ بن صالح سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''حضرت انس رضی اللہ عنہ کدو سے بہت زیادہ پیار فرماتے تھے۔ ان سے عرض کی گئی'' آپ کدو سے اتنا پیار کیوں کرتے ہیں؟'' انہوں نے فرمایا'' میں اس سے اس لیے محبت کرتا ہوں کیونکہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا آپ کدو سے بہت زیادہ پیار کرتے تھے۔''

حضرت انس سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کدو کو بہت پسند فرماتے تھے۔ امام احمد نے ان سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا'' حضور اکرم ﷺ کو (حناء، ریحان وغیرہ) کی مکی بہت پسند تھی۔ سبزیوں میں سے آپ ﷺ کو کدو بہت زیادہ پسند کرتے تھے۔ امام مسلم نے بھی روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ کو کدو بہت پسند تھا۔

۳ حلوہ اور شہد

امام بخاری، ابو بکر شافعی اور ابن الاعرابی نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ حلوہ اور شہد پسند فرماتے تھے۔

۴ مکھن اور کھجور

حضرت بسر رضی اللہ عنہ کے دونوں فرزندوں سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا'' حضور اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ ﷺ کو مکھن اور کھجوریں پیش کیں۔

۵ دستی کا گوشت

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کا بازو اٹھالیا۔ آپ ﷺ کو بازو بہت مرغوب تھا۔

۶ پشت کا گوشت

حمیدی اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے

فرمایا ''میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ''سب سے بہترین یا عمدہ گوشت پشت کا گوشت ہوتا ہے۔

امام نسائی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا: ''آپ ﷺ کو پسندیدہ ہڈی (گوشت) بکری کا گوشت اوراس کے پہلو کا گوشت زیادہ پسند تھا۔''

ابن السنی اور ابونعیم نے الطب میں اور امام بیہقی نے مجاہد سے مرسل اور طبرانی نے عبداللہ بن محمد سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو بکری کا اگلا حصہ بہت پسند تھا۔

۷ پھلوں میں سے آپ کو تر کھجور اور خربوزہ بہت پسند تھا

ابن عدی نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا:''آپ ﷺ کو پھلوں میں سے کھجور اور خربوزہ پسند تھے۔''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

تنبیہ

حضرت بریدہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ دنیا و آخرت میں سالنوں کا سردار گوشت ہے۔ دنیا اور آخرت میں مشروبات کا سردار پانی ہے۔دنیا اور آخرت میں پھولوں کا سردار ریحان کی کلی ہے۔اس روایت کو طبرانی نے ثقہ راویوں سے رقم کیا ہے سوائے سعید بن عتیبہ کے۔

ناپسندیدہ کھانے

اس باب کی کئی انواع ہیں۔

۱ ناپسندیدہ سبزیاں

امام احمد اور امام مسلم نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام خیبر میں پیاز کی فصل کے پاس سے گزرے۔بعض صحابہ کرام نیچے اترے اور کھانے لگے بعض نے نہ کھائے۔ہم آپ ﷺ کی خدمت میں آئے آپ ﷺ نے انہیں بلا لیا جنہوں نے پیاز نہیں کھائے تھے دوسروں کو پیچھے کر دیا حتیٰ کہ پیاز کی بو ختم ہو گئی تو دونوں کو ملا دیا۔

دارقطنی نے غرائب امام مالک میں اور ابن عدی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ لہسن، کراث اور پیاز نہ کھاتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ملائکہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور حضرت جبرائیل امین آپ ﷺ سے شرفِ ہمکلامی حاصل کرتے تھے۔

ابن سعد نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا بھیجا گیا۔ اس میں پیاز اور کراث ڈالا گیا تھا۔ اس میں آپ ﷺ کے دستِ اقدس کے نشانات نہ تھے۔ آپ ﷺ نے اسے کھانے سے انکار کردیا۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا مجھے ملائکہ سے حیاء آتی ہے۔ یہ حرام نہیں ہیں۔“

ان ہی سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”جب آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اس میں سے تناول فرمالیتے۔ پھر بقیہ ہماری طرف بھیج دیتے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے کھانا واپس کردیا۔ اسے ہاتھ تک نہ لگایا تھا۔ میں نے کہا ”اس کھانے میں کچھ عجیب امر ہے۔“ میں نے آپ ﷺ سے ملاقات کی۔ عرض کی: ”یارسول اللہ ﷺ پہلے جو کھانا بھی آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا جاتا تھا۔ آپ ﷺ اس میں سے تناول فرمالیتے تھے لیکن آج آپ ﷺ نے کھانا نہیں کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”میں اس سبزی کو ناپسند کرتا ہوں۔ لیکن تم کھالو۔“ انہوں نے عرض کی: ”جو آپ ﷺ کو ناپسند ہے وہ مجھے بھی پسند نہیں۔“

ابن سعد نے حضرت سوید سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں لہسن ڈالا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں لہسن کی بو پا کر دستِ اقدس روک لیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی اپنا ہاتھ روک لیا۔ صحابہ کرام نے بھی اپنے ہاتھ روک لیے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہیں کیا ہوا ہے؟“ انہوں نے عرض کی: ”آپ ﷺ نے دستِ اقدس روکا تو ہم نے بھی اپنے ہاتھ روک لیے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ۔ میرے ساتھ ایسی سرگوشیاں ہوتی ہیں جو تمہارے ساتھ نہیں ہوتیں۔“

۲ کون سے گوشت آپ کو ناپسند تھے

طبرانی اور ابن عدی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”حضور اکرم ﷺ کو بکرے کی سات چیزیں ناپسند تھیں۔ پتہ، مثانہ، آنتیں، ذکر، انثیین (خصیتین)، غدود اور خون۔

طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو بکری کی سات اشیاء ناپسند تھیں۔ پتہ، مثانہ، آنتیں، ذکر، انثیین (کپورے)، غدود اور خون۔ آپ ﷺ کو بکرے کا اگلہ حصہ پسند تھا۔ ابن السنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ”آپ ﷺ کو دونوں گردے ناپسند تھے۔ کیونکہ پیشاب ان سے ہو کر آتا ہے۔“

ابن ضحاک نے حضرت براء بن عازب سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ”حضور اکرم ﷺ کو مردار خور پرندے اور درندے ناپسند تھے۔“

مسدد نے ثقہ راویوں سے ایک انصاری شخص سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے دل کا قرب کھانے سے منع فرمایا ہے۔

ابن ابی شیبہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت خزیمہ بن جزء سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا میں نے عرض کی ”یارسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے زمین کی اجناس کے بارے پوچھنے آیا ہوں۔ آپ ﷺ گوہ کے بارے کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اسے نہ کھاتا ہوں نہ ہی حرام کرتا ہوں۔“ میں نے کہا: ”میں اس چیز کو کھاؤں گا جسے آپ ﷺ نے حرام نہیں کیا۔“ حضور اکرم ﷺ! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سابقہ امم میں سے ایک امت مفقود ہو گی میں نے ایک مخلوق دیکھی جس نے مجھے شک میں ڈال دیا ہے۔“ میں نے عرض کی: ”یارسول اللہ ﷺ! خرگوش کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں اسے نہ کھاتا ہوں نہ ہی حرام کرتا ہوں۔“ میں نے عرض کی ”یارسول اللہ ﷺ میں اسے کھاؤں گا جب تک کہ آپ ﷺ اسے حرام نہ کر دیں۔ یارسول اللہ! کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے بتایا گیا ہے کہ اسے خون آتا ہے۔“

ابوداؤد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا:''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں خرگوش پیش کیا گیا۔میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے تناول نہ فرمایا نہ ہی اسے کھانے سے منع فرمایا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''مجھے بتایا گیا ہے کہ اسے حیض آتا ہے۔''

امام مالک نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا:''میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مقدسہ میں حاضر ہوئے۔یہ ان کی خالہ تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پکایا ہوا گوہ پیش کیا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف دستِ اقدس بڑھایا۔حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک خاتون بیٹھی ہوئی تھی اس نے کہا:''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتادو کہ آپ کیا کھانا چاہتے ہیں؟ آپ سے عرض کی گئی''یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ گوہ ہے۔''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستِ اقدس اٹھالیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی:''کیا یہ حرام ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!؟''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''نہیں! لیکن یہ میری قوم کی زمین میں پیدا نہیں ہوتی مجھے اس سے گھن آتی ہے''حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھانے لگے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔''

ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ پیش کی گئی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھی اور پنیر تناول فرمالیا اور فرمایا گوہ کو میں نہیں کھاتا جو اسے کھانا چاہے وہ کھالے''اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دسترخوان پر کھایا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا''ایک پیالہ میں آپ کی خدمت میں سات گوہ پیش کیے گئے۔ان پر گھی نچوڑا ہوا تھا۔آپ نے فرمایا''کھاؤ''مگر خود نہ کھایا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی:''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم اسے کھائیں حالانکہ آپ اسے نہیں کھارہے؟''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''مجھے اس سے گھن آتی ہے۔''

طبرانی نے انسے ان افراد سے روایت کیا ہے جو صحیح کے راوی ہیں کہ ایک ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا:''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:''اسے کھاؤ، اس میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ میری قوم کا کھانا نہیں ہے۔''

قاسم بن اصبغ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”حضور اکرم ﷺ نے فرمایا“ ایک رات ہمارے پاس سفید گندم کی روٹی تھی جسے گھی لگا ہوا تھا۔ ہم اسے کھانے لگے۔ ایک شخص اٹھا۔ اس میں اس روٹی کو ملا۔ پھر اسے بارگاہ رسالت مآب میں پیش کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”تمہارا گھی کس چیز میں تھا؟“ اس نے کہا: ”گوہ کی شیشی میں۔“ آپ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا۔

امام طبرانی نے دو اسناد سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہیں گوہ پیش کی گئی۔ ان کی قوم کے دو افراد حاضر خدمت ہوئے۔ انہوں نے گوہ کے بارے حکم دیا اسے تیار کیا گیا پھر ان افراد کو پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو وہ دونوں گوہ کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے بھی کھانے کے لیے ایک لقمہ اٹھالیا جب منہ مبارک تک لے گئے تو پوچھا: ”یہ کیا ہے؟“ میں نے عرض کی: ”یہ گوہ ہے جو ہمیں بطور ہدیہ بھیجی گئی ہے۔“ آپ ﷺ نے لقمہ نیچے رکھ دیا۔ ان افراد نے بھی اپنے لقمے پھینکنے کا ارادہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یوں نہ کرو۔ تم اہل نجد ہو۔ اسے کھاؤ ہم اہلِ تہامہ اسے پسند نہیں کرتے۔“

امام بخاری، امام مسلم اور امام نسائی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے گوہ کو کھانے کے متعلق پوچھا گیا۔ اس وقت آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا ”میں نہ اسے کھاتا ہوں نہ ہی حرام کرتا ہوں۔“

ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ”میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مقدسہ میں گئے۔ انہوں نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں ام عتیق کا ہدیہ نہ کھلاؤں۔“ انہوں نے کہا: ”ہاں!“ دو بھونی ہوئیں گوہیں پیش کی گئیں۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں نہ کھایا حضرت خالد نے عرض کی: ”گویا کہ آپ ﷺ انہیں ناپسند کر رہے ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”ہاں!“

محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں گوہ پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہم شہری لوگ ہیں ہمیں یہ پسند نہیں ہے۔“

آپ ﷺ کے پسندیدہ مشروبات

ایسے کنوؤں کا تذکرہ جہاں سے آپ ﷺ پانی نوش فرماتے تھے، آپ ﷺ نے ان میں اپنا لعب دہن ڈالا اور ان میں برکت کی دعا کی

اس باب میں کئی انواع ہیں۔

① جن کنوؤں کا پانی آپ ﷺ کی خدمت میں لایا جاتا تھا

امام احمد، ابوداؤد، ابن حبان، حمیدی اور بزار نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”حضور اکرم ﷺ کے لیے کنویں یا بیوت السقیا سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا“ ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ قتیبہ نے کہا ”یہ ایک چشمہ ہے جس کے اور مدینہ طیبہ کے مابین دو دن کی مسافت ہے“ ابن حبان اور ابوشیخ نے روایت کیا ہے کہ حرہ کی اطراف میں بنو فلاں کی زمین کی طرف سقیا چشمہ ہے۔“

جعفر بن محمد سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا ”غرس کے کنویں سے آپ ﷺ کے لیے میٹھا پانی لایا جاتا تھا اور اسی کے پانی سے آپ ﷺ کو غسل دیا گیا۔

ابن سعد محمد بن عمر الاسلمی نے حضرت سلمیٰ زوجہ ابی رافع رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ”جب حضور اکرم ﷺ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے گھر جلوہ افروز ہوئے تو وہ مالک بن نضر اور دانس کے کنوئیں سے میٹھا پانی آپ ﷺ کے لیے لاتے تھے۔ پھر انس، ہند اور جاریہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے حجرات مقدسہ میں پانی بیوت السقیا سے پہنچاتے تھے۔ آپ ﷺ کے خادم رباح اسود ایک دفعہ بئر غرس سے اور ایک دفعہ بیوت السقیا سے پانی لاتے تھے۔“

ابن سعد نے ہیثم بن نصر بن رھم الاسلمی سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ”میں نے

آپ ﷺ کی خدمت کی۔ میں نے غریب لوگوں کے ساتھ آپ ﷺ کے درِ اقدس کو لازم پکڑا
میں ابو الہیثم بن التیہان کے کنویں جاسم سے آپ ﷺ کے لیے پانی لاتا تھا۔ اس کا پانی
بہت عمدہ تھا۔

۲ پاکیزگی حاصل کرنے والے مقامات سے پانی لایا جاتا

طبرانی نے جید سند کے ساتھ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ ایسے مقامات پر آدمی بھیجتے جہاں مسلمان پاکیزگی حاصل کرتے تھے۔ وہ وہاں سے پانی لاتا۔ آپ ﷺ وہ پانی نوش فرماتے۔ اس سے مسلمانوں کے ہاتھوں کی برکت کی امید رکھتے۔"

۳ وہ کنویں جن سے آپ ﷺ پانی پیتے تھے جن میں لعابِ دہن پھینکا اور برکت کی دعا کی

ایسے اکیس کنوؤں کا تذکرہ ملتا ہے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱ بئر اریس

یہ ایک یہودی شخص کی طرف منسوب تھا۔ اس کا نام اریس تھا۔ اہل شام کی قدیمی زبان میں فلاح کو اریس کہا جاتا تھا۔ قباء میں مسجد کے قریب ہی یہ کنواں تھا۔

امام بیہقی نے ابراہیم بن طہمان سے اور انہوں نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا ہے کہ حضرت انس بن مالک ان کے ہاں قباء میں تشریف لائے۔ انہوں نے وہاں کنویں کے بارے پوچھا۔ میں انہیں وہاں لے گیا۔ انہوں نے فرمایا "یہاں کنواں تھا۔ اس میں اتنا قلیل پانی تھا کہ ایک شخص" اپنے گدھے کو پانی پلاتا تو اس کا پانی ختم ہو جاتا آپ ﷺ نے پینے کے لیے ایک ڈول پانی منگوایا۔ اس سے وضوء کیا اس میں لعابِ دہن ڈالا پھر وہ پانی کنویں میں پھینک دیا گیا۔ اس کے بعد کبھی اس کا پانی ختم نہ ہوا۔"

السید السمہودی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے۔ لیکن ابن شبہ اور ابن زبالۃ نے بئر اریس کو ان کنوؤں میں شمار نہیں کیا جن سے آپ ﷺ کے لیے پانی لایا جاتا تھا۔ لیکن ابن شبہ نے

حضرت عثمان کے باغ میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ کنواں آج بھی معروف ہے۔ یہ مدینہ طیبہ کے میٹھے کنوؤں میں سے سب سے شیریں کنواں ہے۔"

۲ بئر اعواف

ابن شبہ نے محمد بن عبداللہ بن عمر بن عثمان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بئر اعواف کے کنارے پر وضو کیا۔ پانی کنویں کے اندر گیا۔ آپ ﷺ کے وضو کی وجہ سے اس کے اندر ایک جڑی بوٹی اگی وہ آج تک وہاں موجود ہے۔ السید السمہودی نے لکھا ہے: "میں کہتا ہوں کہ اعواف ایک بڑے پتھر کا نام ہے۔ جس کے قبلہ کی سمت باغ ہے جس میں متعدد کنویں ہیں لیکن ان میں مذکورہ بالا کنواں نہیں ہے۔ مطری اور ان کے پیروکاروں نے اس کنویں کا تذکرہ نہیں کیا نہ بعد کے تین حضرات نے اس کا تذکرہ کیا ہے کیونکہ ابن نجار نے اس سے سکوت اختیار فرمایا ہے۔

۳ بئر اُنا

بعض نے اسے "اَنَا" اور بعض نے "اُنَا" پڑھا ہے۔ ابن زبالہ نے عبدالحمید بن جعفر سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "جب آپ ﷺ نے بنو قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو آپ ﷺ کا خیمہ بئر اُنا کے پاس لگایا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس مسجد میں نماز پڑھی جو اب بھی وہاں موجود ہے۔ بئر اُنا کا پانی نوش کیا۔ آپ ﷺ کی سواری اس بیری کے درخت کے ساتھ باندھی گئی جو مریم بنت عثمان کی زمین میں تھی۔

ابن اسحاق نے لکھا ہے "جب حضور اکرم ﷺ بنو قریظہ کے لیے آئے تو ان کے کنوؤں میں سے ایک کنویں پر نزول اجلال فرمایا۔" صحابہ کرام آپ ﷺ کے ساتھ آ کر مل گئے "کنواں بئر اُنا" تھا۔

السید فرماتے ہیں "میں کہتا ہوں کہ یہ کنواں آج غیر معروف ہے یہ کنواں بنو قریظہ کے کونے میں ان کی مسجد کے پاس تھا۔

❹ بئر انس بن مالک بن نضر

ابن سعد نے حضرت مروان بن سعد بن علی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ بئر مالک بن نضر بن ضمضم سے پانی نوش فرماتے تھے۔ اسے بئر ابی انس بھی کہتے تھے۔ محمود بن ربیع سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: "انہیں اب بھی وہ کلی یاد ہے جو آپ ﷺ نے اس ڈول میں کی تھی جس میں بئر ابی انس کا پانی تھا۔

ابن زبالہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے پانی طلب فرمایا۔ آپ ﷺ کے لیے بئر ابی انس سے ایک ڈول پانی کا نکالا گیا اس میں دودھ ملایا گیا آپ ﷺ کو پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے تھے۔ بائیں طرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور دائیں طرف ایک اعرابی تھا۔

صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ ہمارے اس گھر میں جلوہ افروز ہوئے۔ ہم نے آپ ﷺ کے لیے اپنی بکری کا دودھ نکالا۔ پھر اپنے اس کنویں کا پانی اس میں ملایا اور میں نے وہ دودھ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

ابن شبہ نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بئر ابی انس سے پانی نوش فرمایا۔

ابونعیم نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کنویں میں لعابِ دہن پھینکا جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔ مدینہ طیبہ کا کوئی کنواں اس سے میٹھا نہ تھا۔ جب ان کا محاصرہ کیا گیا تو ان کے لیے اسی کنویں کا پانی لایا جاتا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں اسے ابرود کہا جاتا تھا۔

السید نے لکھا ہے کہ آج کل یہ کنواں غیر معروف ہے لیکن پہلے تذکرہ ہو چکا ہے کہ ابن شبہ نے الاخبار میں لکھا ہے کہ اس سے پانی لیا جاتا تھا۔ یہ بنو جدیلہ میں دارِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس تھا۔"

❺ بئر اہاب

السید نے لکھا ہے "ایک نسخہ میں ابن زبالہ سے "الہاب" مروی ہے لیکن اہاب ہی درست ہے اسی پر محب نے اعتماد کیا ہے۔ ابن زبالہ نے محمد بن عبدالرحمان سے روایت کیا ہے کہ

حضورِ اکرم ﷺ الحرہ کے مقام پر بئر اہاب پر تشریف لے گئے۔ یہ اس وقت حضرت سعد بن عثمان کی ملکیت میں تھا۔ آپ ﷺ نے ان کے بیٹے کو اس حالت میں پایا کہ وہ دو رسیوں کو بٹ رہے تھے۔ حضورِ اکرم ﷺ واپس تشریف لے آئے۔ جلدی حضرت سعد آ گئے۔ انہوں نے اپنے فرزند سے فرمایا ''کیا یہاں کوئی آیا تھا؟'' اس نے کہا ''ہاں'' اس نے حضور اکرم ﷺ کا مبارک حلیہ بیان کر دیا۔ انہوں نے کہا ''وہ تو حضورِ اکرم ﷺ تھے۔ جلدی سے آپ ﷺ کے ساتھ جا ملو'' حضرت عبادہ نکلے حتیٰ کہ آپ ﷺ سے ملاقات کر لی۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کے سر پر دستِ اقدس پھیرا۔ ان کے لیے برکت کی دعا کی۔ اسی سال کی عمر میں ان کا وصال ہوا لیکن بڑھاپا ان کے قریب نہ گیا تھا۔ اس کنوئیں میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ڈالا۔

مطری نے کہا ہے: ''ابن زبالہ نے ان کنوؤں کا تذکرہ کیا ہے جہاں آپ ﷺ تشریف لے گئے تھے ان سے پانی نوش کیا تھا وضو فرمایا تھا۔ اب ان میں سے کوئی چیز بھی معروف نہیں ہے۔''

انہوں نے کہا ہے ''جن کنوؤں کا انہوں نے تذکرہ کیا ہے ان میں ایک کنواں الحرۃ الغربیہ کے پاس سقیا کی آخری منزل کے پاس تھا۔ ایک اور کنواں بھی تھا جب تم جادۃ الطریق پر کھڑے ہو تو ہر چشمہ تمہارے بائیں طرف ہوگا۔ یہ کنواں راستہ سے ذرا ہٹ کر تمہاری دائیں سمت ہوگا۔ اس کے ارد گرد چونے کی بنائی ہوئی عمارت ہے اہلِ مدینہ طیبہ اس سے برکت حاصل کرتے رہے۔ اس کا پانی پیتے رہے۔ آفاق کی طرف اس طرح لے جاتے رہے جیسے آبِ زمزم لے جاتے تھے۔ وہ اس کی برکت کی وجہ سے اسے بھی زمزم کہتے تھے۔ میں کسی ایک شخص کو نہیں جانتا جس نے اس کے بارے قابلِ اعتماد ایک اثر کا ذکر کیا ہو۔

٦ بئر البصۃ

المجد اللغوی نے اسے مشدد پڑھا ہے۔ السید نے لکھا ہے کہ اہلِ شہر کی زبانوں پر یہ تخفیف کے ساتھ رواں ہے۔ المجد نے لکھا ہے گویا کہ یہ بَصَّ الْمَاءُ بَصًّا سے مشتق ہے جس

کا معنی ہے ٹپکنا ہے اور اگر اسے تخفیف سے پڑھا جائے تو یہ وبص یبص بصا و بصة وعد یعد کی طرح ہوگا۔ یہ "وبص لی من المال" اس نے مجھے مال دیا کے معنی میں ہوگا۔

ابن زبالہ، ابن عدری نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ شہداء کے پاس تشریف لاتے۔ ان کی اولاد اور اہل خانہ کی خبر گیری فرماتے۔" ایک دن آپ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے فرمایا: "کیا تمہارے ہاں بیری ہے جس کے ساتھ میں اپنا سر دھوسکوں۔ آج جمعة المبارک ہے۔" انہوں نے عرض کی "ہاں!" انہوں نے آپ ﷺ کے لیے بیری کے پتے لیے اور بصہ کی طرف گئے حضور اکرم ﷺ نے وہاں اپنا سر اقدس دھویا۔ سر اقدس اور مبارک زلفوں سے گرنے والا پانی البصہ میں گرا دیا۔ ابن النجار نے لکھا ہے کہ یہ کنواں بقیع کے قریب تھا۔ یہ اس رستہ پر تھا جو "قباء" کو جاتا تھا۔

◆ بئر بُضاعة

اسے باء کے کسرہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے۔ ابن سعد نے مروان بن ابی سعید المعلی سے روایت کیا ہے کہ حضور انور ﷺ بئر بضاعة سے پانی پیتے تھے۔ اس میں لعاب دہن ڈالتے اور اسے بابرکت بناتے تھے۔

ابن سعد نے محمد بن عمر اسلمی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "مجھے میرے والد گرامی نے عباس بن سھل بن سعد سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "میں نے کئی صحابہ کرام جن میں حضرات ابو اسید، ابو حمید اور سھل بن سعد وغیرھم شامل ہیں، کو فرماتے سنا: "حضور اکرم ﷺ بئر بضاعة پر تشریف لائے۔ ایک ڈول میں وضو فرمایا۔ اسے کنویں میں پھینک دیا۔ ڈول میں ایک بار پھر کلی کی اس میں لعاب دہن پھینکا۔ اس سے پانی نوش فرمایا۔ آپ ﷺ کے عہد مبارک میں جب کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو آپ ﷺ فرماتے "اسے بضاعة کنویں سے غسل دو" اسے غسل دیا جاتا تو وہ فوراً شفایاب ہو جاتا۔"

امام احمد، ابو یعلیٰ اور امام طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "اگر میں تمہیں بئر بضاعة سے پانی پلاؤں تو تم اسے ناپسند کرو

گے۔ بخدا! میں نے حضور اکرم ﷺ کو اس سے پانی پلایا تھا۔"

امام طبرانی نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ بئر بضاعۃ میں اترے اور اس میں لعابِ دہن ڈالا۔

امام طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت ابوسید الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مدینہ طیبہ میں ان کا ایک کنواں تھا جسے بئر بضاعۃ کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں لعاب دہن پھینکا تھا جس کی وجہ سے یہ سراپا برکت بن گیا تھا۔ اس سے برکت حاصل کی جاتی تھی ایک کنواں جاسوم یا جاسم بھی تھا۔

ابن سعد نے مروان بن ابی سعید بن معلی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے جاسم کے کنویں سے پانی نوش فرمایا یہ راتج کے مقام پر ہیثم بن تیہان کا کنواں تھا۔

امام واقدی نے حضرت ھیثم بن نصر اسلمی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کے در اقدس کو لازم پکڑا۔ میں آپ ﷺ کے لیے بئر جاسم سے پانی لاتا تھا۔ یہ ابو ھیثم بن تیھان کا کنواں تھا۔ اس کا پانی عمدہ تھا۔

◆۸ بئر جمل

الجد نے لکھا ہے کہ جرف کے ایک کونے میں عقیق کے آخر میں یہ ایک معروف کنواں تھا۔ اس پر اہل مدینہ کے اموال تھے۔ اس کا یہ نام اس لیے تھا کیونکہ ایک اونٹ اس میں گر کر مر گیا تھا۔ یا جس شخص نے اسے کھودا تھا اس کا نام جمل تھا۔

السید نے لکھا ہے "یہ کنواں آج غیر معروف ہے۔ میں نے نہیں دیکھا کہ الجد نے اس کا تذکرہ کیا ہو۔ کہ یہ الجرف کے مقام پر ہے سوائے یاقوت کے۔ انہوں نے جو یہ لکھا ہے کہ یہ عقیق کے آخر میں ہے۔ میں نے اسے امام نسائی کی السنن الصغریٰ میں نہیں دیکھا۔ اور یہ روایت بھی اسے بعید کرتی ہے جسے ابن زبالہ نے حضرات عبداللہ بن رواحہ اور اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور نبی کریم ﷺ بئر جمل کی طرف تشریف لے گئے۔ ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی تھے۔ حضور اکرم ﷺ اس میں داخل ہو گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ اتر گئے انہوں نے کہا "ہم وضو نہ کریں گے حتیٰ کہ

ہم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھیں گے کہ حضور اکرم ﷺ وہاں کیسے وضو فرمایا۔ خفین اور عمامہ شریف پر کیسے مسح کیا" امام بخاری نے روایت لکھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ بئرجمل کی طرف تشریف لائے ایک شخص آپ ﷺ سے ملا۔ آپ ﷺ نے اسے سلام کیا۔

دارقطنی کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ قضائے حاجت کے بعد واپس تشریف لائے۔ بئرجمل کے پاس انہیں ایک شخص ملا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ بئرجمل کی طرف تشریف لے گئے تا کہ قضائے حاجت فرمائیں۔ آپ ﷺ کو ایک شخص ملا جو وہاں سے آرہا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے سلام کیا امام نسائی کی روایت میں ہے "وہ عقیق سے بئرجمل کی طرف سے آرہا تھا۔"

علامہ مطری نے ان کنوؤں کا تذکرہ کیا ہے جن کا تذکرہ ابن نجار نے کیا ہے۔ انہیں اتنا علم نہیں کہ چھٹا اور ساتواں آج معروف ہے۔ الا یہ کہ انہوں نے عوام سے سنا ہے کہ وہ بئرجمل ہے۔ انہیں اس کا مقام معلوم نہیں ہے نہ ہی کسی اور کنویں کا علم ہے سوائے ان کنوؤں کے جن کا تذکرہ امام بخاری کی روایت میں ہے جس کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۹ بیرحاء

یہ ایک نخلستان کا نام تھا جو مسجد نبوی کے قریب تھا۔ یہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا باغ تھا یہ ایک شخص کا طرف منسوب تھا جس کا نام بیرحاء تھا۔ یہ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ حضور اکرم ﷺ اس باغ میں تشریف لے جاتے تھے اور اس کنویں کا پانی پیتے تھے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ جب یہ آیت طیبہ اتری:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (آل عمران: ۹۲)

ترجمہ: ہرگز نہ پاسکو گے تم کامل نیکی (کا رتبہ) جب تک نہ خرچ کرو (راہ خدا میں) ان چیزوں سے جن کو تم عزیز رکھتے ہو۔

تو حضرت ابوطلحہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ عرض کی یارسول اللہ! رب تعالیٰ فرماتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (آل عمران: ۹۲)

میرا پسندیدہ مال بیر حا ہے میں اسے رضائے الٰہی کے حصول کے لیے صدقہ کرتا ہوں۔ میں حصول ثواب اور رب تعالیٰ کے ہاں بطور ذخیرہ اس کی امید کرتا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ اپنی منشاء کے مطابق اس میں تصرف فرمائیں۔" حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "واہ! یہ نفع بخش مال ہے جو کچھ تم نے کہا ہے میں نے اسے سن لیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اسے قریبی رشتہ داروں میں وقف کر دو" یا اپنے قریبی رشتہ داروں کے غریبوں میں اسے تقسیم کر دو۔ انہوں نے عرض کی "یارسول اللہ! ﷺ میں اسی طرح کروں گا" انہوں نے اسے اپنی قریبی رشتہ داروں اور چچازادوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک روایت کے مطابق انہوں نے اسے حضرت حسان اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کو دے دیا۔

⑩ بئر حلو

ابن النجار نے اس کا تذکرہ نہیں کیا لیکن ابن زبالہ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک اونٹ ذبح کیا اپنی بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف ایک کندھا بھیجا۔ انہوں نے اس کے بارے گفتگو کی۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں فرمایا "تم رب تعالیٰ کے ہاں اس سے زیادہ ہلکی ہو۔" آپ ﷺ نے انہیں چھوڑ دیا۔ آپ بئر حلو کے درخت کے نیچے آرام فرماتے تھے۔ یہ کنواں اس گلی میں تھا جہاں حضرت آمنہ بنت سعد رضی اللہ عنہا کا گھر تھا۔ اسی لیے اس گلی کو زقاق حلوہ کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ اس کے پانی پینے کی جگہ پر رات بسر فرماتے۔ جب انتیس راتیں گزر گئیں تو آپ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تشریف لے گئے۔ انہوں نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ایک ماہ کا ایلاء نہیں کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مہینہ انتیس روز کا بھی ہوتا ہے۔"

السید نے لکھا ہے کہ آج کل یہ کنواں معروف نہیں ہے۔"

⑪ بئر زرع

اسے بئر بنی خطمہ بھی کہتے تھے۔ ابن زبالہ نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ بنو خطمہ

کے ہاں تشریف لائے۔ ایک بڑھیا کے گھر نماز پڑھی پھر وہاں سے باہر تشریف لائے مسجد بنی خطمہ میں نماز پڑھی۔ پھر ان کے کنویں کی طرف گئے۔ اس کی بلندی پر بیٹھ گئے وہاں وضو فرمایا اور اس میں اپنا لعاب دہن پھینکا۔"

ابن شبہ نے حضرت حارث بن فضل سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے بنو خطمہ کے کنویں ذرع سے وضو فرمایا۔ یہ ان کی مسجد کے صحن میں تھا۔ اور ان کی مسجد میں نماز ادا کی۔ ایک انصاری شخص سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بئر بنی خطمہ میں اپنا مبارک لعاب ڈالا۔ السید نے لکھا ہے "آج کل یہ کنواں معروف نہیں ہے۔"

١٢ بئر رومۃ

ابن سعد نے مروان بن ابی سعید معلی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے عقیق کے مقام پر بئر رومۃ سے پانی پیا۔ ابن سعد نے محمد بن عبداللہ بن عمر بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بئر رومۃ کی طرف دیکھا۔ یہ مزینہ کے ایک شخص کی ملکیت میں تھا۔ وہ پیسے لے کر پانی دیتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بہترین صدقہ یہ ہے کہ کوئی شخص یہ کنواں مزنی سے خریدے اور اسے صدقہ کر دے" حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے چار سو دینار میں خریدا۔ اور صدقہ کر دیا۔ جب اس کے ساتھ کوئی چیز لٹکائی گئی تو آپ ﷺ کا گذر وہاں سے ہوا۔ آپ ﷺ نے پوچھا تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی: "حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اسے خرید کر صدقہ کر دیا ہے۔" آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی: "مولا! ان کے لیے جنت کو لازم کر دے" آپ ﷺ نے اس میں سے ایک ڈول پانی منگوایا اس سے نوش فرمایا پھر فرمایا "اس وادی میں عنقریب بہت سے چشمے ہوں گے جو بہت میٹھے ہوں گے لیکن بئر مزنی ان سب سے شیریں ہوگا۔"

مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: "ایک روز حضور اکرم ﷺ بئر مزنی کے پاس سے گزرے اس کے پہلو میں اس کا خیمہ تھا۔ گھڑے میں ٹھنڈا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے موسم گرما میں ٹھنڈا پانی پیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ میٹھا شفاف پانی

ہے" اس روایت کی اسناد میں محمد بن عمر ہے۔

امام بخاری نے حضرت عبدالرحمان بن سلمی سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا تو آپ نے اوپر سے نیچے دیکھا۔ فرمایا: "میں تمہیں رب تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ رب تعالیٰ کے محبوب کریم ﷺ نے فرمایا" جو بئر رومۃ کو خرید کر صدقہ کرے گا اس کے لیے جنت ہے میں نے اسے خرید کر صدقہ کیا" ان لوگوں نے اس کے بارے ان کی تصدیق کی۔ امام نسائی نے لکھا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ، سعد بن ابی وقاص، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم نے ان کی تصدیق کی۔

بئر زمزم۔ جب انسان عقیق جائے تو یہ اس کے دائیں طرف آتا ہے۔ اس کی برکت کی وجہ سے اسے زمزم کہا جاتا ہے پرانے اور نئے دور میں اہل مدینہ طیبہ اس سے برکت حاصل کرتے رہے ہیں۔ اس کا پانی پیتے رہے ہیں۔ اس کا پانی آفاق میں لے جاتے رہے ہیں جیسے کہ آبِ زمزم کو آفاق میں لے جاتے ہیں۔

۱۳ بئر سقیا

ابن سعد نے مروان بن ابی سعید بن معلی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس سے پانی نوش فرمایا تھا۔ ابن شبہ نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ بئر سقیا کا میٹھا پانی نوش فرماتے تھے۔ ایک روایت میں بیوت سقیا ہے۔ ابوداؤد نے اسے اس لفظ سے روایت کیا ہے۔ اس کی سند جید ہے امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

۱۴ بئر العقبہ

المجد نے لکھا ہے کہ رزین عبدی نے اس کا تذکرہ کیا ہے" آبار المدینۃ" میں کہا ہے انہوں نے کہا ہے کہ یہ وہی کنواں تھا جن میں آپ ﷺ، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی ٹانگیں لٹکائی تھیں۔ اسکی جگہ متعین نہیں ہے۔ معروف یہ ہے کہ یہ واقعہ بئر اریس کے بارے میں ہے۔ السید نے لکھا ہے" میں نے جو کچھ کتاب رزین میں کنوؤں کی تعداد کے بارے دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ بئر اریس میں انگوٹھی گری تھی اور بئر العقبہ میں آپ ﷺ نے

اور حضرت ابوبکر و عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے مبارک ٹانگیں لٹکائی تھیں۔" ہم نے بئراریس میں تفصیل سے لکھا ہے جس کا تقاضا ہے کہ یہ واقعہ کئی بار رونما ہوا ہے۔

⑮ بئرابی عنبہ

ابن سید الناس نے اس روایت میں لکھا ہے جسے ابن سعد نے غزوہ بدر میں نقل کیا ہے: "حضور اکرم ﷺ نے بئرابی عنبہ پر لشکر اسلامی کو رکنے کا حکم دیا۔ یہ مدینہ طیبہ سے ایک میل دور تھا۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام آپ ﷺ پر پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے بچوں کو واپس بھیج دیا۔" حافظ عبدالغنی المقدسی نے نقل کیا ہے کہ الحرۃ کے نزدیک بئرابی عنبہ کے پاس لشکر کو پیش کیا گیا۔ اس کنواں کے اوپر مغرب کی سمت۔ یہ مدینہ طیبہ سے ایک میل دور ہے" السید نے لکھا ہے "میں کہتا ہوں کہ شاید پہلے سقیا سے گزرتے وقت صحابہ کرام کو آپ ﷺ پر پیش کیا گیا اور بچوں کو آپ ﷺ نے واپس بھیج دیا۔

ابن زبالہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر اور ان کی دادی نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جھگڑا پیش کیا انہوں نے کہا "اے حضور اکرم ﷺ کے خلیفہ! میرا بیٹا بئرابی عنبہ سے میرے لیے پانی لاتا تھا اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پانی میٹھا تھا۔ المجد نے کہا ہے "اس کنویں کا تذکرہ جس طرح میں نے ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی آیا ہے۔

⑯ بئرالعہن

مطری نے ان کنوؤں کا تذکرہ کیا ہے جن کا ذکر ابن النجار نے کیا ہے وہ یہ کنویں ہیں "اریس، بصہ، بضاعۃ، رومۃ الغرس، بئرحاء، ساتواں کنواں آج معروف نہیں ہے پھر انہوں نے کہا "میں نے شیخ امین الدین ابن عساکر کے خط میں "الدرالثمینۃ فی اخبارالمدینۃ" از شیخ محب الدین ابن نجار کے حاشیہ میں اس طرح دیکھا ہے "تعداد کا اقتصار مشہور کنوؤں پر ہے۔ بقیہ ایک کنواں رہ گیا ہے کیونکہ ثابت چھ کنویں ہیں جبکہ مشہور سات کنویں ہیں ساتواں بئرالعہن ہے۔ اس کا ایک اور مشہور نام بھی ہے۔ علامہ مطری نے اس کا نام عنبہ کہا ہے۔ بئرالعہن بالائی علاقے میں تھا۔ یہ بہت زیادہ نمکین کنواں تھا۔ اسے پہاڑ میں کھودا گیا تھا۔ اس کا پانی ختم

نہیں ہوتا تھا۔ السید نے لکھا ہے:''میں کہتا ہوں: کسی ایسی چیز کا تذکرہ نہیں جس سے اس کی فضیلت عیاں ہو۔ اور حضور اکرم ﷺ کی طرف اس کی نسبت ہو لیکن لوگ اس سے برکت حاصل کرتے رہے۔ غور و فکر کے بعد جو بات میرے لیے واضح ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ بئر الیسیرہ ہے جن کا تذکرہ کیا گیا ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ اس پر تشریف لے گئے۔ وہاں سے وضو فرمایا۔ وہاں لعاب دہن پھینکا کیونکہ الیسیرہ انصار میں سے بنو امیہ کا کنواں تھا۔ یہ ان کے گھروں کے پاس تھا۔ بئر العہن بھی ان کے گھروں کے پاس ہی تھا۔

۱۷ بئر غرس

ابن سعد نے مروان بن ابی سعید سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کا پانی نوش کیا۔ اس کے لیے برکت کی دعا کی۔ اور فرمایا:''یہ جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے۔''

انہوں نے عمر بن حاکم سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس وقت آپ ﷺ بئر غرس کی منڈیر پر جلوہ افروز تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا''آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں جنت کے چشموں میں سے ایک چشمے پر بیٹھا ہوں'' یعنی اس کنویں پر۔

انہوں نے عمر بن حاکم سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا''بئر غرس کتنا عمدہ ہے یہ جنت کے چشموں میں سے ہے۔ اس کا پانی سارے پانیوں سے شیریں ہے'' آپ کے لیے اس کنویں کا پانی لایا جاتا تھا۔ آپ ﷺ اس سے غسل بھی فرماتے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا''ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ قباء آئے اور بئر غرس کی طرف گئے۔ اس سے گدھے پر پانی لایا جاتا۔ دن کے وقت اس میں پانی نہ ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے ڈول میں کلی کی اور اس کنویں میں پھینک دیا۔ کنواں پانی سے ابلنے لگا'' ان تمام روایات کی اسناد میں محمد بن عمر اسلمی ہے۔

۱۸ بئر قرضافہ

السید نے لکھا ہے کہ بعض نسخوں میں یہ قرعافہ بھی ہے۔ ابن زبالہ نے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں شکایت کی انہیں ان

کے والد کے قرض خواہوں نے قرضافہ کنویں کے پاس جا لیا اور انہوں نے انکار کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں چھوڑ دو۔ جب اس کے ٹکڑے ہو جائیں تو اس کا ایک ٹکڑا میرے پاس لانا۔'' وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ آپ ﷺ کو بتایا۔ آپ ﷺ باہر تشریف لائے۔ ان کے کنویں میں لعاب پاک پھینکا اور رب تعالیٰ سے دعا کی کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا قرض ادا ہو جائے۔''

السید نے لکھا ہے ''اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت جابر کی زمین کے بارے یہ روایت صحیح میں مختلف طریقوں سے مروی ہے۔ بعض میں ہے ''حضرت جابر کا کنواں وہ تھا جو بئر رومہ کے رستہ میں تھا۔ یہ سمت بئر رومہ کے رستے کی طرف ہی ہے۔

۱۹ بئر قریصہ

ابن زبالہ نے سعد بن حرام سے اور حارث بن عبید سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا ''حضور اکرم ﷺ نے بئر قریصہ سے وضو کیا۔ اس سے پانی نوش فرمایا۔ اپنا لعاب دہن اس میں پھینکا۔ اس میں آپ ﷺ کی انگوٹھی گری تھی پھر اسے نکال لیا گیا۔ جبکہ عقبہ نے روایت کیا ہے کہ انگوٹھی بئر اریس میں گری تھی۔

۲۰ بئر الیسیرہ

ابن سعد نے مروان بن ابی سعید سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ''حضور اکرم ﷺ بنو امیہ بن زید کے کنویں الیسیرہ سے پانی پیتے تھے۔ آپ ﷺ اس کے بائیں سمت کھڑے ہوتے اس میں اپنا لعاب پاک پھینکا۔ اس سے پانی نوش فرمایا اور برکت کے لیے دعا کی۔ اس کے نام کے بارے پوچھا تو بتایا گیا کہ اس کا نام العسیرہ ہے۔ آپ نے اس کا نام یسیرہ رکھا۔

تنبیہات

۱ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے ''میٹھا پانی منگوانا زہد کے منافی نہیں ہے نہ ہی مذموم عیش و عشرت میں داخل ہے۔ لیکن مشک سے پانی کو خوشبودار کرنا اس کے برعکس ہے۔ امام مالک نے اسے مکروہ لکھا ہے کیونکہ اس میں اسراف ہے۔ لیکن میٹھا پانی پینا اور

اسے مانگنا مباح ہے نمکین پانی پینے میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔

◆ سات کنویں معروف ہیں۔ اسی لیے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے "اسی طرح ان کنوؤں کا بھی قصد کیا جاتا ہے جن سے آپ ﷺ وضو فرماتے تھے۔ غسل فرماتے تھے۔ پانی نوش کرتے تھے۔ یہ سات کنویں ہیں ان سے شفاء اور برکت حاصل کرنے کے لیے ان کا قصد کیا جاتا ہے۔

◆ حافظ عراقی نے المغنی میں لکھا ہے یہ مندرجہ ذیل ہیں۔ بئر اریس، بئر حاء، بئر رومة، بئر غرس، بئر بضاعة، بئر البصه، بئر السقیا، بئر العھن یا بئر جمل۔ ان تینوں میں سے ساتویں کنویں کے بارے شک ہے۔ السید نے لکھا ہے کہ اہل مدینہ میں آج کل معروف یہی ہے کہ ساتواں کنواں العھن ہے۔ ابوالیمن المراغی نے یہ اشعار کہے ہیں۔

اذا رمت آبار النبی بطیبه
فعدتها سبع مقالاً بلا وھن
اریس و غرس بضاعة
كذا بصة قل بئر حاء مع العهن

جب تم مدینہ طیبہ میں ان کنوؤں کا ارادہ کرو جن سے آپ پانی نوش فرماتے تھے تو ان کی تعداد سات ہے۔ اس قول میں کوئی کمزوری نہیں۔ وہ کنویں یہ ہیں اریس، غرس، بضاعة، بصه، بئر حاء اور عھن۔

ابن بطال نے لکھا ہے کہ امام بخاری نے لکھا ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ کنواں خریدا تھا۔

حافظ ابن حجر نے لکھا ہے "روایات میں معروف اس طرح ہے جس طرح انہوں نے کہا ہے لیکن اس روایت سے وہم کا تعین نہیں ہوتا۔ "بنو عمار کا ایک چشمہ تھا جسے رویہ کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ جنت کا چشمہ ہے۔" جب پہلے یہ چشمہ تھا تو پھر کوئی مانع نہیں کہ حضرت عثمان نے اسے کھودا ہو۔ شاید یہ چشمہ کنویں کی طرف جاتا ہو اور اسے وسیع کرتا ہو یا اسے طویل کرتا ہو۔ اسے کھودنے کی نسبت ان کی طرف کر دی گئی ہو۔

۴ السید نے لکھا ہے کہ ابوداؤد نے اس روایت "بیوت السقیاء سے میٹھا پانی لانا" کے بعد لکھا ہے "اس کے اور مدینہ طیبہ کے مابین دو دن کی مسافت ہے" جس کا ذکر صحیح میں بھی ہے لیکن وہ یہاں مراد نہیں۔ گویا کہ وہ اس بات سے آگاہ نہیں تھے کہ مدینہ طیبہ میں بھی ایک کنواں تھا جس کا یہی نام تھا۔ المجد بھی اس سے بے خبر رہے۔ انہوں نے کہا "سقیا فرع کے قریب ایک بستی ہے" پھر انہوں نے ابوداؤد کی روایت کا تذکرہ کیا ہے۔ صاحب النہایۃ نے لکھا ہے "سقیا مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے مابین دو روز کی مسافت پر ایک منزل ہے۔" لیکن یہ قول بھی درست نہیں ہے۔ میرے نزدیک سقیا جن کا تذکرہ حدیث پاک میں ہے اس سے مراد وہ چشمہ ہے جو مدینہ طیبہ میں ہے۔ اگر تمہاری آرزو ہے تو وہاں دیکھ لو۔"

وہ برتن جن سے آپ ﷺ پانی نوش کرتے تھے

اس باب میں کئی انواع ہیں۔

۱ شیشے کے پیالے سے پانی نوش فرمانا

امام بزار اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "مقوقس نے آپ ﷺ کی خدمت میں شیشے کا پیالہ پیش کیا۔ آپ ﷺ اس سے پانی نوش فرماتے تھے۔"

۲ مٹی کے گھڑے سے پانی نوش فرمانا

ابن مندہ نے حضرت عبداللہ بن سائب سے روایت کیا ہے وہ اپنے والد اور حضرت خباب سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا "میں نے آپ ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ گوشت کے خشک ٹکڑے کھا رہے تھے اور گھڑے سے پانی پی رہے تھے۔

۳ لکڑی کے پیالے سے پانی نوش کرنا

امام بخاری نے عاصم احول سے اور انہوں نے ابن سیرین سے روایت کیا ہے انہوں

نے کہا "میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس آپ ﷺ کا پیالہ دیکھا۔ وہ پھٹ چکا تھا انہوں نے چاندی کی زنجیر سے اسے جوڑ رکھا تھا۔ وہ لکڑی کا بہت بڑا پیالہ تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں نے آپ ﷺ کو اتنی اتنی بار اس پیالے سے پانی پلایا ہے۔"

ابن سیرین نے کہا ہے کہ وہ لوہے کے حلقہ میں تھا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اس کی جگہ چاندی یا سونے کا حلقہ بنا دیں۔ حضرت ابو طلحہ نے کہا: "اس چیز کو تبدیل نہ کرو جسے حضور اکرم ﷺ نے بنایا ہے۔" انہوں نے اسی طرح چھوڑ دیا۔"

ابن جوزی نے عیسیٰ بن طہمان سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا "حضرت انس بن مالک نے لکڑی کا موٹا سا پیالہ نکالا جس پر لوہے کی پتری چڑھی ہوئی تھی۔ حضرت انس نے فرمایا "ثابت! یہ حضور اکرم ﷺ کا پیالہ ہے۔"

امام ترمذی نے شمائل میں برقانی اور ابن ضحاک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "میں نے حضور اکرم ﷺ کو اس پیالے میں تمام قسم کے مشروبات مثلاً دودھ، نبیذ، شہد اور پانی پلایا تھا۔"

ابو یعلیٰ نے محمد بن اسماعیل سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: "میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ میں نے ان کے گھر میں لکڑی کا پیالہ دیکھا جس سے آپ ﷺ پانی نوش فرماتے اور وضو کرتے تھے۔"

امام نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ حضرت ام سلیم کے پاس ایک پیالہ تھا۔ انہوں نے فرمایا "میں اس میں حضور اکرم ﷺ کو پلاتی تھی۔"

حازم بن قاسم سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا "میں نے ابو عسیب کو دیکھا وہ لکڑی کے پیالے میں پانی پیتے تھے میں نے کہا "تم ہمارے ان رقیق پیالوں میں کیوں نہیں پیتے" انہوں نے کہا "میں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اس میں پی رہے تھے۔"

ابن شاذان نے حضرت زبیر بن محمد سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ کے پیالے کا نام قمر تھا۔"

۴ تانبے کے برتن میں پانی پینا

طبرانی نے ضعیف سند سے حضرت ابو امامۃ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا:
''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس تانبے کا پیالہ تھا۔ جب آپ ﷺ پانی پینا چاہتے تو وہ اس میں آپ ﷺ کو پانی پلاتے تھے۔ جب آپ ﷺ وضو کرنا چاہتے تو اسی میں آپ ﷺ کو وضو کراتے تھے۔''

۵ مشکیزہ سے منہ لگا کر کھڑے ہو کر پینا

امام احمد نے صحیح کے راویوں سے (سوائے براء بن زید کے) حضرت ام سلیم سے، دوسری روایت میں بنۃ سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں لٹکا ہوا مشکیزہ تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں مشکیزہ کے منہ کی طرف گئی اور اُسے کاٹ لیا'' امام ترمذی نے یہ اضافہ کیا ہے''میں اس کے منہ کی طرف گئی اور اسے کاٹ لیا۔'' انہوں نے اس روایت کو حسن صحیح کہا ہے۔ ابن ماجہ نے روایت کیا ہے''میں نے حضور اکرم ﷺ کی برکت کے حصول کے لیے مشکیزہ کا منہ کاٹ لیا۔''

امام ترمذی نے ابن عبداللہ بن انس رضی اللہ عنہ سے یہ ضعیف روایت لکھی ہے۔ انہوں نے کہا''میں نے آپ ﷺ کا دیدار کیا۔ آپ ﷺ مشکیزہ کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اس کا منہ موڑا اور پانی پیا۔''

ابن ابی خیثمہ نے حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے مشکیزہ کے منہ سے پانی نوش فرمایا۔ انہوں نے اس کا وہ حصہ کاٹ لیا جہاں سے آپ ﷺ نے پانی نوش کیا تھا۔

ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کے گھر میں مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ آپ نے کھڑے ہو کر اس سے پانی پیا۔ انہوں نے مشکیزے کا منہ کاٹ لیا۔ وہ ان کے پاس ہی رہا۔

امام احمد نے ثقہ راویوں سے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور

اکرم ﷺ انصاری عورت کے گھر تشریف لے گئے۔ اس کے گھر لٹکا ہوا مشکیزہ تھا۔ آپ ﷺ نے اس کا منہ موڑا اور کھڑے ہو کر پانی پیا۔"

مسدد نے ثقہ راویوں سے مرسل روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ غزوہ احد کے روز آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا۔ ایک شخص پانی کا مشکیزہ لایا۔ آپ ﷺ نے مشکیزہ کا منہ موڑا اور اس سے پانی پی لیا۔"

۶ ڈول سے پانی نوش فرمانا

بزار نے ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے میں نے آپ ﷺ کو ڈول پکڑایا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے پانی نوش فرمایا پھر اس ڈول میں کلی کر دی۔

۷ جس برتن سے پانی پینا ناپسند تھا

محمد بن عمر نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ ایسے برتن سے پانی نوش نہیں فرماتے تھے جسے ڈھکا نہیں جاتا تھا۔"

تنبیہات

۱ زاد المعاد میں ہے "آپ ﷺ کے ایک پیالے کو الذبال کہا جاتا تھا۔ ایک کو مغیث کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ کے ڈول کو الغار کہا جاتا تھا۔"

۲ مشکیزوں کے منہ کو موڑنے سے نہی وارد ہے۔ امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داود، امام ترمذی سے منع فرمایا "نھایۃ میں ہے "آپ ﷺ نے اس طرح کرنے سے اس لیے منع کیا ہے کیونکہ اس طرح مشکیزہ میں موجود پانی میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح پینے سے اس کا ذائقہ تبدیل ہو جاتا ہے اور ایک وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ مشکیزہ کا منہ کھلا ہونے کی وجہ سے پانی کپڑوں پر نہ گرے۔ پہلی توجیہ آپ ﷺ سے محفوظ ہے۔ آپ ﷺ کے منہ مبارک کی خوشبو ساری خوشبوؤں سے عمدہ تھی۔ لہٰذا یہ

تو ہو نہیں سکتا کہ آپ ﷺ کے پینے سے پانی متعفن ہو جائے ۔آپ ﷺ نے مشکیزہ کے منہ سے پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ امام طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ مشکیزہ سے پانی پیا جائے" علامہ خطابی نے لکھا ہے: "آپ ﷺ نے اس لیے ناپسند فرمایا کیونکہ ممکن ہے کہ اس میں کوئی اذیت ناک چیز ہو جسے پینے والا نہ دیکھ رہا ہو۔"

- ۳ امام بیہقی نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے مشکیزہ کے منہ سے پانی پیا تو اس کے پیٹ میں سانپ چلا گیا حضور اکرم ﷺ نے مشکیزوں سے پانی پینے سے منع فرمادیا۔ یہی نہی کا سبب ہے۔

یہ ان سے اصح ہیں۔ بعض اہل علم نے اسے اس امر پر محمول کیا ہے کہ اگر مشکیزہ لٹکا ہوا ہو تو اس میں زمین کے حشرات داخل نہیں ہوتے۔"

- ۴ حصول برکت کے لیے حضرت ام سلیم نے مشکیزہ کا منہ کاٹ لیا تھا یا اس لیے کہ آپ ﷺ کے منہ مبارک والی جگہ بدل نہ جائے انہوں نے آپ ﷺ کی عزت و تکریم کرتے ہوئے اس طرح کیا تھا۔

آپ ﷺ کا بیٹھ کر اور کھڑے ہو کر پانی پینا

اس باب میں کئی انواع ہیں۔

۱ آپ کا کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پانی نوش فرمانا

ابن ابی شیبہ اور امام احمد نے جید سند کے ساتھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ محمد بن ابی عمر اور ابن ابی شیبہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "اگر میں کھڑے ہو کر پانی پیوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ اگر میں بیٹھ کر پانی پیوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے بیٹھ کر پانی پیا۔"

امام ترمذی نے حسن روایت کی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پانی پیا۔''

امام طبرانی نے ثقہ راویوں سے، ابو شیخ اور ابن ضحاک نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''حضور اکرم ﷺ کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پانی نوش فرمالیتے تھے۔''

۲ جواز کے لیے کھڑے ہو کر پانی پینا

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''میں نے حضور اکرم ﷺ کو آبِ زمزم پلایا۔ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر آبِ زمزم پی لیا۔''

ابو یعلیٰ نے ثقہ راویوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کھڑے ہو کر پانی پی لیتے تھے۔ محمد بن عمرو ابن ابی شیبہ نے حضرت میسرہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ''میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔ میں نے عرض کی ''کیا آپ کھڑے ہو کر پانی پیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا ''اگر میں کھڑا ہو کر پانی پیوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ کھڑے ہو کر پانی پی رہے تھے۔ اگر میں بیٹھ کر پانی پیوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ بیٹھ کر پانی پی رہے تھے۔''

طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ، امام احمد نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے، بزار اور ابو یعلیٰ نے صحیح کے راویوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، طبرانی نے صحیح کے راویوں سے حضرت ابو سعید خدری سے، امام بخاری نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور ابو بکر الشافعی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پیا۔''

۳ کھڑے ہو کر پانی پینے سے ممانعت

امام بخاری وغیرہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ''آپ

ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا۔"

مسدد، امام احمد، ابن ابی شیبہ اور بزار نے ثقہ راویوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: "آپ ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے کھڑے ہو کر پانی پیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قے کر دو۔" اس نے عرض کی: "کیوں؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم پسند کرتے ہو کہ تمہارے ساتھ بلی پانی پیے۔" اس نے عرض کی: "نہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے ساتھ اس سے زیادہ شریر شیطان نے پیا ہے۔"

امام احمد، بزار اور ابو یعلیٰ نے صحیح سند کے ذریعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر وہ شخص جان لیتا جو کھڑے ہو کر پی رہا ہے کہ اس کے پیٹ میں کیا جا رہا ہے تو وہ قے کر دیتا۔"

تنبیہات

یہ مکروہ نہیں ہو گا بلکہ اس کی تفصیل بیان کرنا آپ پر لازم تھی۔ آپ ﷺ کے فرمان "قے" کو استحباب پر محمول کیا جائے گا جو شخص کھڑا ہو کر پانی پیے اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ قے کرے کیونکہ اس کے بارے صحیح احادیث وارد ہیں۔ حافظ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

اذا رمت تشرب فاقعد تقر
بسنة صفوة اهل الحجاز
وقد صحوا شربه قائماً
ولكنه لبيان الجواز

ترجمہ: جب تم پانی پینے کا ارادہ کرو تو بیٹھ کر پیو اور اہل حجاز کے پاکیزہ افراد کی سنت کو برقرار رکھو۔ صحیح روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا تھا لیکن یہ جواز کے بیان کے لیے تھا۔

ابن قیم نے الھدیٰ میں لکھا ہے: "آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ بیٹھ کر پانی پیتے تھے۔ آپ ﷺ سے صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے

سے منع فرمایا۔ صحیح روایت سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی نوش کیا۔ ایک گروہ نے کہا ہے کہ ان دونوں امور میں تعارض نہیں۔ آپ ﷺ نے ضرورت کے وقت کھڑے ہو کر پیا۔ آپ ﷺ چشمہ زمزم کے پاس تشریف لائے۔ صحابہ کرام پانی پلا رہے تھے آپ نے ڈول پکڑا اور کھڑے ہو کر پانی پی لیا یہ ضرورت کا مقام تھا۔

جو شخص کھڑے ہو کر پانی پیتا ہے اسے کئی آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسے مکمل سیرابی حاصل نہیں ہوتی۔ پانی معدہ میں نہیں جاتا۔ جگر اسے دیگر اعضاء پر تقسیم کر دیتا ہے۔ پانی سرعت اور حدت کے ساتھ معدہ کی طرف جاتا ہے۔ خدشہ ہوتا ہے کہ وہ اس کی حرارت کو ٹھنڈا نہ کرے۔ پانی تدریج کے بغیر تیزی سے بدن کے نچلے حصے کی طرف جاتا ہے۔ یہ نقصانات اس شخص کو پہنچتے ہیں جو کھڑے ہو کر پیتا ہے۔ لیکن اگر انسان کبھی کبھار ضرورت کے لیے پیتا ہے تو پھر ان نقصانات کا خدشہ نہیں ہوتا۔

آپ ﷺ کے پانی پینے کے آداب

اس باب میں کئی انواع ہیں۔

۱ ایسا پانی پسند فرمانا جس پر رات گزر چکی ہو اور منہ مبارک لگا کر پانی نوش فرمانا

امام بخاری، امام احمد، ابوداؤد اور علامہ برقانی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ انصار کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ ایک اور صحابی بھی تھے۔ وہ اپنے باغ میں پانی لگا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تمہارے پاس ایسا پانی ہے جس پر رات گزر چکی ہو۔ ورنہ ہم یہ پانی پی لیتے ہیں“ اس نے عرض کی ”میرے پاس مشکیزہ میں ایسا پانی ہے جس پر رات گزر چکی ہے۔ وہ اپنے عریش کی طرف گئے اس میں سے پیالے میں پانی انڈیلا۔ اس میں اپنی بکری کا دودھ دوہا اسے حضور اکرم ﷺ کو پلایا۔ پھر عریش کی طرف گئے اسی طرح کیا اور آپ ﷺ کے صحابی کو پلا دیا۔“

۲ پسندیدہ مشروب

مسدد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ سے التجا کی گئی آپ

ﷺ کو کون سا مشروب پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "شیریں اور ٹھنڈا۔"

امام احمد نے صحیح کے راویوں سے (لیکن تابعی کا نام نہیں لیا) حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: "آپ ﷺ سے پوچھا گیا: "کون سا پانی خوشگوار ہوتا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا: "شیریں اور ٹھنڈا" حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: "ایک انصاری شخص آپ ﷺ کے لیے ایک مشکیزہ میں یا کھجور کے جمارہ میں پانی ٹھنڈا کرتے تھے۔"

۳ دائیں طرف سے عطا فرمانا

امام بخاری اور ابن ضحاک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کے لیے گھریلو بکری کا دودھ نکالا۔ اس وقت آپ ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر ہی رونق افروز تھے۔ پھر اس دودھ میں اس کنویں کا پانی ملایا جو حضرت انس کے گھر میں تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا آپ ﷺ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ آپ ﷺ کے بائیں طرف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے دائیں طرف ایک اعرابی تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے۔ انہیں خدشہ لاحق ہوا کہ آپ ﷺ اعرابی کو عطا فرما دیں گے۔ انہوں نے عرض کی "یا رسول اللہ ﷺ! ابوبکر صدیق کو عطا فرما دیں۔" آپ ﷺ نے اس اعرابی کو عطا فرما دیا جو آپ ﷺ کے دائیں طرف تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "الایمن فالایمن" دایاں پھر دایاں۔

شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "ہمارے اس گھر میں حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ ہم نے آپ ﷺ کے لیے بکری دوہی پھر اس کنویں کا پانی ملایا۔ میں نے اسے آپ ﷺ کو پیش کیا حضرت ابوبکر صدیق آپ ﷺ کے بائیں طرف حضرت عمر فاروق سامنے اور ایک اعرابی دائیں طرف تھا۔ جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: "یہ ابوبکر ہیں۔" آپ ﷺ نے اعرابی کو عطا فرما دیا اور فرمایا: "دائیں طرف والے پھر دائیں طرف والے۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "سنت یہی ہے۔"

حمیدی، محمد بن ابی عمر، امام احمد، ابن سعد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "میں اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ

مقدسہ میں گئے۔ ہمارے پاس دودھ سے لبریز برتن آیا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا 'کیا میں تمہیں اس دودھ میں سے نہ پلاؤں جسے ام عقیق نے ہمیں بطور ہدیہ بھیجا ہے۔ (یا ام حمید یا حفید کا ذکر بھی ہے) انہوں نے عرض کی "ہاں! دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس میں سے نوش فرمایا۔ میں آگے دائیں سمت تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بائیں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: "پانی پینے کی باری تو تمہاری ہے اگر تم پسند کرو تو میں حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو دے دوں" میں نے عرض کی "میں آپ کے جھوٹے میں کسی کو خود پر ترجیح نہیں دوں گا۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "جسے رب تعالیٰ کھانا کھلائے اسے یہ دعا مانگنی چاہیے۔ "اللهم بارك لنا فيه و زدنا منه" میں کسی چیز کو نہیں جانتا جو کھانے اور پینے کا بدل بن سکے۔"

ابن ابی شیبہ، امام احمد اور امام طبرانی نے جید سند کے ساتھ محمد بن اسماعیل سے روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی حبیبہ سے عرض کی گئی "آپ نے حضور اکرم ﷺ سے کیا کچھ پایا؟ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس قباء میں تشریف لائے۔ میں اس وقت بچہ تھا۔ میں آپ ﷺ کے دائیں طرف بیٹھ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بائیں طرف تھے۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا۔ اس سے نوش فرمایا تھا۔ پھر وہ مجھے عطا فرمایا۔ میں آپ ﷺ کے دائیں طرف تھا۔ میں نے اس سے پانی لیا۔ پھر آپ ﷺ اٹھے اور نماز پڑھنے لگے۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اپنے نعلین پاک میں نماز ادا کر رہے تھے۔

۴ اکابر سے ابتداء

طبرانی نے صحیح کے راویوں سے اور ابو یعلیٰ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کو پانی پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: "اکابر سے ابتداء کرو۔"

امام طبرانی نے جید سند کے ساتھ (سوائے ابو عبدالمالک علی بن زید الازدی کے) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ حضرت ابوبکر، عمر فاروق اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کو پانی کا پیالہ پیش کیا گیا۔

آپ ﷺ نے وہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو پکڑا دیا۔ حضرت ابو عبیدہ نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اس کے زیادہ مستحق ہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پکڑلو۔" انہوں نے پیالہ پکڑ لیا۔ انہوں نے پینے سے قبل عرض کی "یارسول اللہ ﷺ! آپ لے لیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "پانی پی لو۔ برکت ہمارے اکابر کے ساتھ ہے جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کیا۔ بڑے کی عزت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

ثابت بن قاسم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ مسجد کے پاس اپنے سائبان میں تھے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پانی طلب فرمایا۔ میں نے آپ کی خدمت میں پیالہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے پانی نوش فرمایا۔ پھر فرمایا: "پھر پہلا آخری سے زیادہ خوشگوار تھا۔" میں نے عرض کی "یارسول اللہ ﷺ! یہ دونوں ایک ہی مشکیزہ سے لائے گئے تھے پھر آپ ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یاد فرمایا۔ انہوں نے پانی پیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے دائیں طرف تھے۔"

۵ جہاں تک پیالہ پہنچا ہو وہاں سے ابتداء کرنے کا حکم

امام احمد نے صحیح کے افراد سے (لیکن ایک راوی کا نام نہیں لیا) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا گچھا پیش کیا۔ آپ ﷺ اس میں سے تناول فرمانے لگے۔ میں نے آپ ﷺ کے لیے کھانا پکایا۔ آپ ﷺ کو کھلایا۔ آپ ﷺ نے پانی نوش فرمایا پھر اسے عطا فرمایا جو آپ ﷺ کے دائیں طرف تھا۔ جب پیالہ کا پانی ختم ہو گیا تو میں نے پیالہ لیا اور پانی لینے کے لیے گیا۔ میں سب سے آخر میں تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا" اسے پیالہ دو جس پر انتہاء ہوئی تھی۔"

۶ سب سے آخر میں پانی نوش فرمانا

امام احمد، ابو یعلیٰ نے ثقہ راویوں سے حضرت عبداللہ بن اوفیٰ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کو پیاس لگی۔ پھر ایک جگہ فروکش

ہوئے۔ آپ ﷺ کو ایک برتن پیش کیا گیا۔ حضور اکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام کو پلانے لگے۔ انہوں نے عرض کی آپ نوش فرمائیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔" حتیٰ کہ آپ نے سارے صحابہ کرام کو پلا دیا۔

ابوشیخ ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو پلاتے تھے۔ صحابہ کرام عرض کرتے "یارسول اللہ ﷺ! آپ پہلے نوش فرمالیں۔" آپ ﷺ فرماتے: "قوم کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔"

ابویعلیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ ایک جگہ فروکش ہوئے۔ ایک عورت نے اپنے بیٹے کو بکری دے کر بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ نکالا۔ پھر فرمایا "اسے اپنی امی جان کے پاس لے جاؤ" اس نے سیر ہو کر پیا۔ پھر وہ دوسری بکری لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس کا دودھ نکالا۔ پھر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پلایا پھر وہ اور بکری لے کر آیا آپ ﷺ نے اس کا دودھ نکالا اور خود نوش فرمالیا۔"

آہستہ آہستہ تین سانسوں میں پینا

طبرانی نے حضرت بہز سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "حضور اکرم ﷺ چوڑائی میں مسواک کرتے تھے ٹھہر ٹھہر کر تین سانسوں میں پیتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: "یہ زیادہ پرسکون زیادہ شیریں اور زیادہ شفاء یاب کرنے والا ہوتا ہے۔"

انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ ایک سانس میں پانی نوش نہیں فرماتے تھے بلکہ دو یا تین سانسوں میں پانی نوش فرماتے تھے۔"

حضرت ابوبکر الشافعی نے حضرت ربیعہ بن اکثم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ عرض کے اعتبار سے مسواک کرتے تھے اور ٹھہر ٹھہر کر پیتے تھے۔ آپ فرماتے "اس طرح زیادہ خوشگوار ہوتا ہے۔

امام بغوی، ابن قانع، طبرانی نے الکبیر میں ابن السنی، ابونعیم نے الطب میں حضرت بہز سے اور امام بیہقی نے حضرت ربیعہ بن اکثم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ عرضاً مسواک فرماتے۔ ٹھہر ٹھہر کر پانی نوش فرماتے تھے۔ آپ ﷺ تین سانس

لیتے اور فرماتے: ''یہ اس طرح زیادہ خوشگوار زیادہ شیریں اور صحت مند بنانے والا ہوتا ہے۔''

شیخین نے حضرت انس سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ''جب آپ ﷺ پیتے تھے تو تین سانس لے کر پیتے تھے۔'' امام مسلم اور امام ترمذی نے یہ اضافہ کیا ہے: ''یہ زیادہ سیراب کرنے والا اور زیادہ خوشگوار ہے۔''

عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''ایک روز میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ پانی نوش فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے تین سانسوں میں پانی پیا۔ میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے تین سانسوں میں پانی پیا ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ زیادہ شفاء بخشنے والا، زیادہ شیریں اور زیادہ صحت دینے والا ہوتا ہے۔''

بزار، طبرانی اور ابن ضحاک نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ''جب آپ ﷺ کچھ پیتے تھے تو تین سانسوں میں پیتے تھے۔ ہر بار اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرماتے۔ اور آخر میں رب تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔''

ابن عدی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے ایک گھونٹ پیا پھر برتن منہ مبارک سے روک لیا۔ تسمیہ پڑھی۔ پھر تسمیہ پڑھی۔ پھر ایک گھونٹ پیا۔ پھر تسمیہ پڑھی۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ''میں نے دیکھا کہ آپ نے جب بھی کوئی مشروب پیا آپ نے تین سانس لے کر پیا۔ ہر بار فرماتے ''بسم اللہ والحمد للہ۔''

انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ''آپ ﷺ کسی مشروب یا کھانے میں سانس نہ لیتے تھے نہ کسی برتن میں سانس لیتے۔''

بزار نے ثقہ راویوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے۔''

طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، نوفل بن معاویہ نے دیلمی، طبرانی اور بزار نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ تین سانسوں میں

پیتے تھے۔جب برتن قریب فرماتے تو ابتداء میں بسم اللہ پڑھ لیتے۔جب برتن دور فرماتے تو آخر میں الحمدللہ فرماتے۔"

❽ دودھ نوش فرما کر کلی کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے دودھ نوش فرمایا پانی منگوایا۔کلی کی اور فرمایا:"اس کی چکناہٹ ہے۔"

امام بخاری، ابن ماجہ اور برقانی نے اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بکری کا دودھ نکالا۔اس کا دودھ نوش فرمایا۔پھر پانی منگوایا اور کلی کی اور فرمایا:"اس کی چکناہٹ ہے۔"

❾ دودھ نوش فرمانا اور کلی نہ کرنا

ابن ضحاک نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے دودھ نوش فرمایا۔نہ کلی کی نہ ہی وضو کیا۔

❿ برتن سے نوش فرمانا

طبرانی نے ثقہ راویوں سے (سوائے یحییٰ بن مطیع وغیرہ کے) حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے۔آپ ﷺ کے پاس ایک شخص تھا۔آپ ﷺ نے پانی مانگا۔آپ ﷺ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا آپ ﷺ نے اسے ڈھانپا اور پانی نوش کرلیا۔انہوں نے عرض کی"یہ کیا ہے؟انہوں نے کہا "حیاء اور ایمان اگر تم انہیں عطا کرو یا روک دو۔"

⓫ برتن ڈھانپنے کا حکم

ابو یعلیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص ابوحمید بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔آپ ﷺ کی خدمت میں دن کے وقت خالص دودھ پیش کیا گیا۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا"تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں۔تم اسے عود سے ہی ڈھانپ دیتے۔"

۱۲ آپ ﷺ کے مشروب میں پھونک مارنے کی کراہت

طبرانی نے ثقہ راویوں سے (سوائے مولی التوامہ کے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ کو ناپسند تھا کہ آپ ﷺ کے مشروب میں پھونک ماری جائے۔

تنبیہات

۱ مہلب نے کہا ہے کہ رات کے پانی کو طلب کرنے میں حکمت یہ ہے کہ یہ زیادہ ٹھنڈا اور زیادہ صاف ہوتا ہے۔ دودھ کو رات کے ٹھنڈے پانی میں ملانا شاید گرم دن میں ہو۔ جیسے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے قصہ میں ہے۔ حافظ لکھتے ہیں: ''مگر یہ دونوں قصے مختلف ہیں۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس طرح اس لیے کہا تھا کیونکہ وہاں گرمی شدید تھی جبکہ انصاری صحابی نے یوں اس لیے کہا تھا تا کہ وہ حضور اکرم ﷺ کو صرف پانی نہ پلائے بلکہ دودھ سے ضیافت کرنے کا ارادہ کیا۔ اس نے آپ ﷺ کو پانی بھی پیش کیا اور وہ چیز بھی پیش کر دی جس میں آپ کی رغبت تھی۔''

۲ ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''ہم ایک تالاب کے پاس سے گزرے۔ ہم نے اس میں منہ لگا کر پانی پیا۔'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''منہ لگا کر پانی نہ پیو بلکہ آپ ہاتھ دھولو۔ پھر ان کے ساتھ پانی پیو'' اس کی سند میں ضعف ہے۔ اگر یہ روایت محفوظ ہو بھی تو یہ نہی تنزیہ کے لیے ہے۔ اور اپنے فضل مبارک کے ساتھ آپ ﷺ نے جواز کا ارادہ کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کے بارے ہے کہ وہ نہی سے پہلے کی ہے یا ضرورت کے حالات کے علاوہ کی نہی ہے۔ آپ ﷺ کا فعل ضرورت کے لیے تھا۔ آپ ﷺ نے وہ پانی پیا جو ٹھنڈا نہ تھا آپ ﷺ نے منہ لگا کر پیا۔

ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا ''حضور اکرم ﷺ نے ہمیں منع کیا کہ ہم پیٹ کے بل لیٹ کر پانی پئیں۔ یہی الکرع ہے اس روایت کی سند بھی ضعیف ہے اگر یہ ثابت بھی ہو جائے تو پھر یہ نہی اس صورت کے ساتھ خاص ہو گی وہ یہ پانی پینے والا لیٹا ہوا ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کو بلند جگہ سے منہ

کے ساتھ پینے پر محمول کیا جائے گا جس میں انسان اوندھا ہونے کا محتاج نہ ہو۔"

پسندیدہ مشروبات

اس کی کئی انواع ہیں۔

❶ عورت کے بکری دوہنے کی کراہت

ابن ابی شیبہ نے ابوشیخ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے کہا "حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔آپ ﷺ نے فرمایا: "اے گروہ محارب! رب تعالیٰ تمہاری مدد کرے مجھے عورت کا دودھ دوھا ہوا نہ پلانا۔"

❷ خالص دودھ نوش فرمانا

امام مالک اور امام بخاری نے حضرت ام الفضل بن حارث رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے یوم عرفہ کو ان کے ہاں حضور اکرم ﷺ کے بارے بحث و مباحثہ کیا۔بعض نے کہا کہ آپ ﷺ کا روزہ ہے اور بعض نے کہا کہ آپ ﷺ کا روزہ نہیں ہے۔حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی طرف دودھ کا پیالہ بھیجا۔اس وقت آپ ﷺ اپنے اونٹ پر کھڑے تھے۔آپ ﷺ نے عرفہ میں اسے نوش فرمالیا۔"

ابن ابی شیبہ نے حضرت عمر بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا "میں نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: "مولا! اسے اس کے شباب سے لطف اندوز فرما۔"

ابوشیخ اور ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا "دودھ آپ ﷺ کا پسندیدہ مشروب تھا۔"

امام بخاری نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ مکہ مکرمہ سے تشریف لائے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہم ایک چرواہے کے پاس سے گزرے حضور اکرم ﷺ کو

پیاس لگی ہوئی تھی۔ میں نے تھوڑی سی مقدار میں دودھ پیالے میں ڈالا۔ آپ ﷺ نے اسے نوش فرمایا حتیٰ کہ میں راضی ہو گیا۔"

انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا اور کلی کی تو فرمایا "اس کی چکناہٹ ہے۔" انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا۔ وہاں چار نہریں تھیں دو ظاہری نہریں اور دو باطنی نہریں۔ ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ باطنی دو جنت کی نہریں ہیں۔ میرے پاس تین پیالے لائے گئے ایک میں دودھ، دوسرے میں شہد اور تیسرے میں شراب تھی۔" میں نے وہ پیالہ پکڑ لیا جس میں دودھ تھا اور اسے نوش کر گیا۔ مجھے کہا گیا آپ ﷺ نے فطرت کو پا لیا ہے۔"

۳ ایسا دودھ نوش فرمانا جس میں پانی ملا ہوا تھا

امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آپ کو دودھ پیتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے فرمایا: "آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ میں نے بکری کا دودھ نکالا اس میں اپنے کنویں کا پانی ملایا۔ آپ ﷺ کو پیالہ پکڑایا۔ آپ ﷺ نے اسے نوش کر لیا۔ بائیں طرف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے دائیں طرف ایک اعرابی تھا۔ دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سامنے تھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائیں" انہیں خدشہ تھا کہ آپ ﷺ وہ اعرابی کو عطا کر دیں گے۔ آپ ﷺ نے وہ اعرابی کو عطا کر دیا اور فرمایا: "دایاں پھر دایاں۔"

محمد بن عمر نے ابوالھیثم بن نصر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایک گرم دن میں ان کے ہاں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے ساتھ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے پوچھا "کیا ٹھنڈا پانی ہے؟ وہ اس طرح ٹھنڈے پانی کا مشکیزہ لے کر آئے گویا کہ وہ برف ہو۔ اس میں اپنی بکری کا دودھ ملایا اور آپ کو پلایا۔"

فائدہ

امام ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "تین چیزیں نہ لوٹاؤ۔ دودھ، تکیہ اور تیل، ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

قد كان فی سيرة خير الورىٰ
صلى عليه الله طول الزمن
الّا يرد الطيب والمتكا
وَاللحم ايضاً يا اخى وَاللبن

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر طویل زمانہ تک درود وسلام بھیجے۔ آپ ﷺ کی سیرت میں سے ہے کہ خوشبو، تکیہ، گوشت اور دودھ کو نہ لوٹاؤ۔ اے میرے بھائی!

◆ آپ ﷺ کا نبیذ نوش فرمانا

آپ ﷺ کی امت سے پہلے آپ ﷺ پر شراب حرام کی گئی۔

ابن الاعرابی نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "میں سبز گھڑے میں آپ کے لیے نبیذ بناتی تھی۔ آپ ﷺ تشریف لاتے اور اس میں سے نوش فرماتے۔"

امام بغوی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ وہ پتھر کے لگن میں آپ کے لیے نبیذ بناتی تھیں۔

امام شافعی، امام احمد اور امام مسلم نے حضرت ابو درداء اور ابن ماجہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ "حضور اکرم ﷺ کے لیے ایک مشکیزہ میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ اگر مشکیزہ نہ ملتا تو پتھر کے برتن میں آپ ﷺ کے لیے نبیذ بنائی جاتی۔" طبرانی نے ثقہ راویوں سے ابن مالک الأشجعی سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: "آپ ﷺ کے لیے پتھر کے برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔

امام بغوی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ کے لیے پتھر کے برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔"

طبرانی نے ثقہ راویوں سے (سوائے مزاحم بن عبدالعزیز کے) حضرت عمیر بن مسلم سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں سبز گھڑا پیش کیا جس میں کافور تھا۔ آپ ﷺ نے اسے مہاجرین اور انصار کے مابین تقسیم کر دیا آپ نے فرمایا "ام سلیم! اس میں ہمارے لیے نبیذ بنایا کرو۔"

امام بخاری نے حضرت سھل بن سعد سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابواسید ساعدی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی شادی کی دعوت آپ ﷺ کو دی۔ ان کی زوجہ آپ ﷺ کی خادمہ تھی۔ یہی دلہن تھی۔ اس نے کہا: "کیا تم جانتے ہو کہ میں حضور اکرم ﷺ کو کیا پلاتی ہوں۔ میں آپ ﷺ کے لیے پتھر کے برتن میں کھجوریں ڈال دیتی ہوں۔"

امام احمد اور چاروں آئمہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا "ہم آپ ﷺ کے لیے ایسے مشکیزے میں نبیذ بناتے تھے جسے ڈوری سے باندھا جاتا تھا۔ ہم مٹھی بھر کشمش لیتے یا مٹھی بھر کھجوریں لیتے اسے مشکیزہ میں پھینک دیتے پھر اس میں پانی ڈال دیتے اگر ہم رات کو یوں کرتے تو آپ ﷺ دن کے وقت اسے پی لیتے۔ اور اگر دن کے وقت یوں کرتے تو آپ ﷺ رات کے وقت اسے نوش فرما لیتے" امام ابوداؤد نے یہ اضافہ کیا ہے "اگر دن کے وقت بنائی گئی نبیذ میں سے کچھ بچ جاتا تو آپ ﷺ ہمیں پلا دیتے۔ پھر رات کے وقت آپ ﷺ کے لیے نبیذ بنا دیتے۔ آپ ﷺ وقت صبح اسے پی لیتے تھے۔ ہم صبح و شام دو بار مشکیزہ دھوتے تھے۔"

مسلم اور نسائی نے ثمامہ بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نبیذ کے بارے پوچھا۔ انہوں نے حبشیہ لونڈی کو بلایا اور فرمایا "اس سے پوچھو یہ حضور اکرم ﷺ کے لیے نبیذ بناتی تھی" اس حبشیہ نے کہا "میں رات کے وقت آپ ﷺ کے لیے نبیذ بناتی تھی میں مشکیزہ کا منہ بند کر دیتی تھی اسے لٹکا دیتی تھی صبح کے وقت آپ ﷺ اس سے نوش فرما لیتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رات کے وقت آپ ﷺ کے لیے کشمش کی نبیذ بنائی جاتی تھی اسے مشکیزہ میں رکھا جاتا۔ دن کے وقت آپ ﷺ اسے نوش فرماتے۔

کل اور کل کے بعد پرسوں تک اسے نوش فرماتے پھر اس کے بعد کسی اور کو پلا دیتے۔ اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو اسے انڈیل دیا جاتا۔"

امام بخاری نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "ہم آپ ﷺ کے لیے صبح کے وقت نبیذ بناتے تو آپ ﷺ رات کو اور اگر رات کے وقت نبیذ بناتے تو آپ ﷺ صبح کو نوش فرما لیتے تھے۔"

امام طبرانی نے ثقہ راویوں سے (سوائے عباس بن فضل) حضرت مطلب بن ابی وداعہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس نبیذ کا برتن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس میں پانی ملایا حتیٰ کہ وہ جوش مارنے لگی۔ پھر اس میں سے نوش فرمالیا۔"

ثقہ راویوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ تین روز سے زائد تک نبیذ نوش نہ فرماتے تھے۔ طبرانی نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: "آپ ﷺ کے لیے نبیذ بنائی جاتی۔ آپ ﷺ اسے کل، کل کی رات اور تیسرے دن کی رات تک پیتے۔ پھر اسے پینے سے رک جاتے۔

بزار نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: معاذ بن جبل سے بھی روایت کیا ہے۔ طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "وہ پہلی اشیاء جن سے میرے رب تعالیٰ نے مجھے منع فرمایا وہ بتوں کی پوجا، شراب اور لوگوں کی غیبت کرنا ہے۔"

امام احمد، امام طبرانی نے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مجھ پر شراب، شطرنج، بربط اور سارنگی کو حرام کیا ہے مکئی کی شراب سے بچو یہ دنیا کے شراب کا ثلث ہے۔"

امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ابن ابی الدنیا نے ذم الملاهی میں اور امام بیہقی نے حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "رب تعالیٰ نے مجھ پر شراب، جوا، شطرنج اور سارنگی کو حرام کیا ہے۔"

۵ جَو کے ستو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ''میں پلاتا تھا۔۔۔۔۔۔''

۶ بادام کے ستو کو واپس کر دینا

ابن سعد نے یزید بن عبداللہ سے اور ابوصخر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بادام کے ستو لائے گئے۔ جب انہیں آپ ﷺ کے لیے تیار کیا گیا تو آپ ﷺ نے پوچھا: ''یہ کیا ہے آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ یہ بادام کے ستو ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''انہیں مجھ سے دور لے جاؤ۔ یہ اہل عشرت کا مشروب ہیں۔''

۷ شہد نوش فرمانا

ابوداؤد نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ آپ ﷺ ان کے ہاں شہد نوش کرتے تھے۔

امام مسلم اور امام برقانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا ''میں نے اس پیالے میں آپ ﷺ کو سارے مشروبات شہد، دودھ اور ایسا پانی پلایا ہے جس میں شہد ملایا جاتا تھا۔''

انہوں نے ثقہ راویوں سے (سوائے نعیم بن مورع کے۔ ابن حبان نے اسے ثقہ اور دیگر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے) حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''آپ ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں دودھ اور شہد تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک مشروب۔ ایک پیالے میں دو مشروب۔ میں یہ گمان نہیں کرتا کہ یہ حرام ہیں۔ لیکن مجھے ناپسند ہے کہ رب تعالیٰ مجھ سے دنیا کے فضول امور کے بارے سوال کرے۔ میں رب تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہوں۔ جو رب تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے رب تعالیٰ اسے رفعت نصیب کرتا ہے جو تکبر کرتا ہے رب تعالیٰ اسے رسوا کر

دیتا ہے۔ جو میانہ روی اختیار کرتا ہے۔ رب تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے جو موت کا تذکرہ کرتا ہے رب تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔"

امام احمد، امام ترمذی اور امام حاکم نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو ٹھنڈا اور شیریں پانی سب سے زیادہ پسند تھا" ابن السنی اور ابو نعیم نے الطب میں یہ اضافہ کیا ہے "شہد ملا کر۔" آپ ﷺ فرماتے: "یہ میرے دل کو ٹھنڈا کرتا ہے اور میرے آنکھ کو جلا بخشتا ہے۔"

تنبیہات

1. صحابہ کرام دودھ کے ساتھ پانی ملاتے تھے کیونکہ دوہتے وقت دودھ گرم ہوتا ہے وہ شہد کو زیادہ گرم نہ سمجھتے تھے وہ دودھ کی گرمی کو پانی ڈال کر کم کرتے تھے۔
2. امام مسلم اور ابوداؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا "حضور اکرم ﷺ کے لیے رات کے وقت مشکیزہ میں کشمش بھگو دی جاتی تھی وقتِ صبح ایک دن اور ایک رات تک اسے نوش فرماتے رہتے۔ رات کے وقت سارا خود ہی نوش فرما لیتے۔ یا خدام کو پلا دیتے اگر پھر بھی کچھ بچ جاتا تو اسے انڈیل دیتے۔"
   حافظ ابو بکر بن المنذر نے لکھا ہے "اس مدت میں مشروب میٹھا رہتا ہے جس کا تذکرہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ نے کیا ہے لیکن جس وصف کا تذکرہ حضرت ابن عباس نے کیا ہے وہ جوش اور شدت پر ختم ہوتا ہے لیکن آپ ﷺ کے اس حکم کو کہ آپ ﷺ انہیں خدام کو پلا دینے کا حکم دیتے تھے اس امر پر محمول کیا جائے گا کہ وہ مشروب اس شدت اور جوش تک نہیں پہنچتا تھا بلکہ اس کے قریب ہو جاتا تھا کیونکہ اگر وہ اس حد تک پہنچتا تو وہ نشہ آور ہو جاتا تو اسے پینا مطلق حرام ہوتا۔"
   حافظ نے لکھا اس سے یہی عیاں ہوتا ہے کہ اس کے ذائقہ میں کچھ تغیر رونما ہو جاتا تھا جیسے کھٹا پن وغیرہ۔ آپ خدام کو پلا دیتے تھے۔ ابوداؤد نے اسی طرح اشارہ کیا ہے" آپ خدام کو پلا دیتے تھے" آپ ﷺ کا ارادہ تھا کہ یہ کہیں جلدی خراب نہ ہو جائے"

ایک احتمال یہ بھی ہے یہ خبر تنوع کو محیط ہو۔ کیونکہ انہوں نے فرمایا ”آپ خدام کو پلا دیتے۔ اگر وہ شدت اختیار کر جاتا تو اسے گرا دینے کا حکم دیتے۔ امام نووی نے اسی کو تلقین کے ساتھ لکھا ہے انہوں نے لکھا ہے ”اس کا انحصار دونوں حالتوں کے اختلاف پر ہے۔ اگر اس میں شدت ظاہر ہو جاتی تو اسے گرا دیتے۔ اگر شدت ظاہر نہ ہوتی تو خدام کو پلا دیتے تاکہ اس میں مال کا ضیاع نہ ہو۔ آپ ﷺ پاکیزگی اختیار کرتے ہوئے اسے ترک فرما دیتے تھے۔ حضرت ابن عباس اور ام المومنین رضی اللہ عنہما کی روایات کو اس طرح جمع کیا جا سکتا ہے کہ عمدہ اور شفاف مشروب کو اسی دن پینا اسے ایک دن سے زیادہ پینے سے منع نہیں کرتا۔ ایک احتمال یہ بھی ہے کہ یہ ممکن ہے کہ یہ حالات یا زمانہ کے اختلاف کی وجہ سے ہو۔ ایک احتمال یہ ہے کہ اگر وہ مشروب کم ہوتا تو آپ اسے اسی روز تناول فرما لیتے اور اگر کثیر ہوتا تو بعد میں خدام کو عطا فرما دیتے۔ مثلاً شدید گرمی میں وہ جلد خراب ہو جاتا اور شدید سردی میں وہ جلد خراب نہ ہوتا تھا۔

❁❁❁

طب نبوی ﷺ

فوائد

اس میں کئی انواع ہیں۔

۱-ابتداء:

بزار نے اپنی مسند میں، طبرانی نے الکبیر میں۔ ابن السنی اور ابونعیم نے الطب النبوی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام جب نماز ادا کرتے تو اپنے سامنے اگا ہوا درخت دیکھتے تو اس سے پوچھتے: تمہارا نام کیا ہے؟ وہ کہتا: فلاں۔ وہ فرماتے: تم کس چیز کے لیے ہو؟ وہ عرض کرتا: فلاں کے لیے۔ اگر وہ دوا کے لیے ہوتا تو اسے چھپا لیتے۔ اگر لگانے کے لیے ہوتا تو اسے لگا دیتے۔

امام حاکم نے مستدرک میں اور ابن مردویہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام جب نماز ادا کرتے تو ان کے سامنے ایک درخت نمودار ہو جاتا۔ اسے پوچھتے: تو کون ہے؟ وہ کہتا: میں فلاں درخت ہوں۔ وہ فرماتے: تو کس کے لیے ہے؟ وہ عرض کرتا: میں فلاں فلاں مرض کے لیے ہوں۔ وہ اسے لگانے کا حکم دے دیتے۔

ابن مردویہ نے حضرت عکرمہ سے روایت کیا ہے: انہوں نے فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز کی جگہ پر ہر روز ایک درخت اگ آتا۔ حضرت سلیمان اس سے پوچھتے: تو کیا ہے؟ وہ عرض کرتا: میں یہ یہ ہوں۔ اس سے پوچھتے: تجھ میں کیا کیا صلاحیتیں ہیں؟ وہ عرض کرتا: یہ یہ۔ وہ اسے اپنے باورچی کو عطا کر دیتے۔

ابونعیم نے الطب میں حضرت حسن سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضرت

سلیمان علیہ السلام جب بیت المقدس کو بنانے سے فارغ ہوئے رب تعالیٰ نے ان کی روح کو قبض کرنے کا ارادہ فرمایا۔ وہ مسجد میں داخل ہوئے۔ آن کے سامنے قبلہ کی سمت ایک سبز پودا اُگ آیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو اس درخت نے گفتگو کی۔ اس نے عرض کی: کیا آپ مجھ سے پوچھیں گے نہیں کہ میں کس لیے ہوں؟ حضرت سلیمان نے فرمایا: تو کس لیے ہے؟ اس نے عرض کی: میں فلاں فلاں درخت ہوں۔ فلاں فلاں مرض کا علاج ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے کاٹنے کا حکم دیا۔ اسی طرح ہر روز جب وہ مسجد میں تشریف لے جاتے۔ ایک درخت اگا ہوا دیکھتے۔ اس وقت فلاسفہ نے طب پر کتب لکھیں ان دواؤں اور درختوں کے نام لکھے جو مسجد میں اگے تھے۔

امام بیہقی نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: معدہ بدن کا حوض ہے۔ رگیں اس کی سمت جانے والی ہیں۔ جب معدہ درست ہوتا ہے رگیں صحت کے ساتھ رواں ہوتی ہیں۔ جب معدہ بیمار ہوتا ہے تو رگیں مرض کے ساتھ رواں ہوتی ہیں۔

تنبیہ

امام بیہقی نے ارطاۃ کی سند سے روایت کیا ہے کہ کسی بادشاہ کے پاس طبیب جمع ہوئے۔ انہوں نے پوچھا: معدہ کی دواء کی بنیاد کیا ہے؟ ہر ہر شخص نے اپنا مؤقف پیش کیا۔ ایک شخص ساکت رہا۔ جب فارغ ہو گئے تو اس نے اسے پوچھا: تم کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا: انہوں نے کچھ اشیاء کا ذکر کیا ہے جو بعض نفع دیتی ہیں، لیکن اس کی بنیاد تین امور ہیں۔ (۱) کھانا اس وقت کھاؤ جب تمہیں اس کی ضرورت ہو۔ (۲) پکا ہوا گوشت اس وقت کھاؤ جب اس کا پکنا مکمل ہو جائے۔ (۳) لقمہ خوب چبا کر کھاؤ حتیٰ کہ معدہ کو اس کے لیے بہت کم مشقت کرنی پڑے۔ امام بیہقی نے ابراہیم بن علی الذھلی سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: سارے کلمات میں سے چار ہزار کلمات نکالے گئے ہیں۔ ان میں سے چار سو کلمات نکالے گئے ہیں۔ ان میں سے چالیس کلمات نکالے گئے ہیں ان میں سے چار یہ کلمات نکالے گئے ہیں:

۱- عورتوں پر اعتماد نہ کرو۔

۲- معدہ میں وہ نہ ڈالو جسے وہ برداشت نہ کر سکے۔

۳- مال تمہیں دھوکہ نہ دے۔

۴- تمہیں اتنا علم کافی ہے جو تمہیں فائدہ دے۔

امورِ طبیعہ سات ہیں

۱- ارکان: یہ چار ہیں۔(۱) آگ یہ گرم خشک اور ٹھنڈی ہے۔(۲) مزاج: اس کی نو اقسام ہیں جو معتدل اور غیر معتدل میں منقسم ہیں۔معتدل ایک ہے غیر معتدل یا مفرد چار ہیں۔گرم، ٹھنڈا، تر، خشک، مرکب بھی چار ہیں۔گرم خشک، گرم تر، ٹھنڈا خشک، ٹھنڈا تر۔حیوانات کے مزاجوں میں سے اعدل مزاج انسان کا ہے انسانوں میں اعدل مزاج مؤمنوں کا ہے۔ان میں سے اعدل مزاج انبیائے کرام کا ہے۔ان میں سے اعدل مزاج مرسلین کا ہے۔ان میں سے اعدل مزاج اولوالعزم کا ہے۔ان میں سے اعدل مزاج حضور اکرم ﷺ کا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اطباء کے فوائد میں سے ہے کہ نفس کے اخلاق بدن کے مزاج کے تابع ہوتے ہیں۔بدن کا مزاج جتنا اعدل ہوگا اس کے اخلاق اتنے ہی احسن ہوں گے۔جب یہ معلوم ہوگیا تو رب تعالیٰ نے گواہی دی ہے کہ آپ ﷺ خلق عظیم پر ہیں۔ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ کا خلق قرآن تھا۔اس سے یہی لازم آتا ہے کہ آپ کا مزاج ہمایوں تمام مزاجوں سے اعدل ہو، لہٰذا آپ ﷺ کا خلق احسن تھا، جوانی اعدل ہوتی ہے بچپن تر ہوتا ہے کہولت اور شیخوخیت ابرد ہوتی ہے۔سبابہ انگلی کے پورے کی جلد مزاج کے اعتبار سے سارے اعضاء سے اعدل ہے، پھر دیگر پوروں کی جلدیں۔سارے اعضاء میں احر (گرم) دل پھر جگر اور پھر گوشت ہے۔

حضرت وہب بن منبہ نے فرمایا: یہ رب تعالیٰ کی قدرت اور لطف ہے کہ اس نے عقل دماغ میں، سر گردوں میں، غضب جگر میں۔ بہادری دل میں، صحت تلی میں، حزن و

فرحت چہرے میں رکھے۔ اس میں تین ساتھ جوڑ رکھے۔ ہڈی کو سب سے ابر د رکھا، پھر پٹھے کو پھر حرام مغز، پھر دماغ کو ابر د رکھا۔ ان میں ہڈی سب سے زیادہ خشک اور سب سے تر گوشت کو رکھا۔

۳- اخلاط اربعہ

جب یہ کسی شخص میں برابر ہوتے ہیں تو اس کا خلق اعتدال پر آجاتا ہے جب ان میں سے کسی ایک کا غلبہ ہوتا ہے تو اس شخص کو وہی نام دیا جاتا ہے جس کا اس پر غلبہ ہو۔ خون والے کو رطب گرم دموی کہا جاتا ہے یہ افضل ہے اس کا فائدہ یہ ہے کہ اسی سے جسم کو طبعی غذا ملتی ہے۔ اسی سے آنکھوں کی سرخی، آشوبِ چشم، چیچک، پھوڑے ورم، ڈھیلا پن اور دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں، پھر بلغم ہے۔ یہ تر بارد ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے جب بدن کو غذا نہیں ملتی تو یہ خون میں بدل جاتی ہے۔ یہ اعضاء کو تر رکھتی ہے تاکہ حرکت انہیں خشک نہ کردے۔ اس میں سے طبعی وہ ہے جو دمویہ کی طرف منتقل ہونے کے قریب ہو۔ غیر طبعی نمکین ہے یہ حرارت کی طرف میلان رکھتی ہے۔ ترش برد مشیخ خالص البرد ہوتی ہے۔ اس سے برد، فالج، بخار اور دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں، پھر صفراء ہے اس کا کچھ حصہ انتڑیوں کی طرف جاتا ہے بخارات کے نکلنے پر تنبیہ کرتا ہے۔ اس میں سے طبعی خفیف احمر ہے، جبکہ غیر طبعی مخی، کدانی، زنجاری اور احتراقی ہے۔ صفراء زنجاری مین کدانی کی نسبت زیادہ قوی ہوتا ہے۔ اسی لیے یہ موت سے ڈراتا ہے۔ پتہ کو صفراء کہا جاتا ہے اس سے سر درد، پیلا یرقان زرد ورم پیدا ہوتا ہے۔ اسی سے تیسرے روز کا بخار اور دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں، پھر سوداء ہے۔ یہ خشک ٹھنڈا ہوتا ہے یہ خون کو گاڑھا کرتا ہے۔ یہ تلی اور ہڈیوں کو غذا فراہم کرتا ہے اسی کا ایک جزء معدہ کے منہ کی طرف جاتا ہے یہ بھوک سے آگاہ کرتا ہے کیونکہ یہ ترش ہوتا ہے اس کا طبیعی حصہ خون کا ردی ہے، جبکہ غیر طبعی میل جول سے پیدا ہوتا ہے۔ اسے مرۃ السوداء کہا جاتا ہے اس سے جذام، خارش، فالج، سکتہ اور تیسرے دن کا بخار پیدا ہوتا ہے۔

۴- اعضائے اصلیہ

یہ منی سے پیدا ہوتے ہیں۔

۵- ارواح

۶- قوی۔ یہ تین ہیں۔(۱) طبیعیہ (۲) حیوانیہ (۳) نفسانیہ

۷- افعال۔ یہ کھینچنے اور دور کرنے کے لیے ہیں۔

بدن کے تین احوال ہوتے ہیں۔صحت، مرض اور وہ حالت جو نہ حالتِ صحت ہو نہ حالت مرض۔ جیسے وہ شخص جو اپنے مرض سے تو شفاء یاب ہو جائے لیکن پہلی حالت پر نہ آئے اور بڑھاپا صحت وہ بدنی ہیئت ہوتی ہے جس کے ساتھ افعال سالم ہوں۔ اسلام کے بعد عافیت وہ افضل نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ انسان پر کرتا ہے کیونکہ صحت کے بغیر انسان نہ تو حسن تصرف کرسکتا ہے اور نہ ہی اپنے رب تعالیٰ کی صحیح طرح اطاعت کرسکتا ہے۔اس کی کوئی نظیر نہیں ہے بندے کو اس کے لیے رب تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دو ایسی نعمتیں ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے عفو وعافیت کا سوال کیا کرو یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں جو انسان کو دی گئی ہو۔آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے عمدہ کوئی سوال نہیں کہ اس سے عافیت مانگی جائے۔ایک اعرابی نے آپ ﷺ سے التجاء کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نمازوں کے بعد رب تعالیٰ سے کیا مانگوں؟ فرمایا: رب تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو۔حضرت داؤد علیہ السلام کی حکمت میں ہے: عافیت مخفی سلطنت ہے ایک ساعت کا غم سال بھر کا بڑھاپا ہے۔فرمایا: عافیت صحت مندوں کے سروں پر تاج ہے جسے صرف مریض دیکھتے ہیں۔ایک قول یہ ہے: عافیت وہ نعمت ہے جس سے غفلت برتی جاتی ہے: ایک شخص کہا کرتا تھا: ہر ساکن رگ کے نیچے اللہ تعالیٰ کی کتنی نعمتیں ہیں۔مولا! دین، دنیا اور آخرت میں عافیت عطا فرما۔

مرض وہ حالت ہے جو صحت کے مخالف ہے اس سے جسم طبعی گزرگاہ سے نکل جاتا ہے ہر مرض کی ابتداء ہوتی ہے پھر اس میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔انحطاط ہوتا ہے انتہاء ہوتی ہے اس کے چھ اسباب ہیں:

۱- ہواء: روح کی تعدیل اس کی طرف مجبور ہوتی ہے۔جب تک ہوا صاف ہوتی ہے اس

میں خبیث اور گندی بو ملی ہوئی ہو تو یہ صحت کی محافظ ہوتی ہے۔ جب یہ متغیر ہوتی ہے تو اس کا حکم متغیر ہو جاتا ہے۔ ہر موسم میں ایسے امراض آتے ہیں جو اس کے ساتھ مناسبت رکھتے ہیں۔ وہ اس کے الٹ کو زائل کر دیتے ہیں۔ موسم گرما صفراء کو ابھارتا ہے اس کے امراض کو لے کر آتا ہے ٹھنڈی امراض کو شفاء یاب کر دیتا ہے ٹھنڈی ہوا جسم کو قوت اور مضبوطی عطا کرتی ہے۔ ہاضمہ کو بہتر کرتی ہے۔ ہوا کے متغیر ہونے پر یہ وباء بن جاتی ہے۔

۲- جو کچھ کھایا اور پیا جاتا ہے اگر وہ گرم ہو تو جسم میں حرارت پیدا ہوتی ہے، یا اس کے برعکس۔

۳- بدنی حرکت و سکون۔ حرکت بدن میں گرمی پیدا کرتی ہے جبکہ سکون اس کے برعکس ہے۔

۴- نفسانی حرکت و سکون۔ جیسے قبض، فرحت، ہم، غم، خجالت وغیرہ۔ یہ احوال روح کی حرکت سے حاصل ہوتے ہیں یا جسم کے اندر سے یا باہر سے۔

۵- نیند اور بیداری۔ نیند روح کو بدن کے اندر کی طرف لے جاتی ہے اس کے ظاہر کو ٹھنڈا کرتی ہے اسی لیے سونے والے کو چادر کی ضرورت ہوتی ہے جبکہ عالم بیدار کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔

۶- پوری تندہی سے کام کرنا اور رک جانا۔ ان کی معتدل کیفیت نفع بخش ہے صحت کی محافظ ہے برتن چاٹنا ہضم کو روک دیتا ہے معدہ کو شق کر دیتا ہے۔

۳- اخلاط کے پیدا ہونے کی کیفیت

جب غذا معدہ میں جاتی ہے تو وہ اس جوہر میں تبدیل ہو جاتی ہے جو اس پانی کی مانند ہو جاتی ہے جو دودھ اور آٹے کا آمیزہ ہوتا ہے۔ اسے کیلوجی کہا جاتا ہے یہ صاف جگر کی طرف چلی جاتی ہے۔ اس میں پک جاتی ہے اس سے ایک چیز حاصل ہوتی ہے جو جھاگ کی مانند ہوتی ہے ایک چیز کیچڑ کی مانند ہوتی ہے اس کے ہمراہ ایک جلی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ اگر وہ پکنے میں جل جائے، کچھ نا پختہ چیز ہوتی ہے جو پکنے سے رہ جاتی ہے۔ جھاگ طبعی صفراء ہوتا ہے کیچڑ سا سوداء طبیعہ ہوتا ہے۔ جلنے والا غیر طبعی صفراء اور بھاری بھر کم چیز غیر طبعی سوداء ہوتا

ہے۔ کچی چیز بلغم ہوتی ہے۔ان سب سے جو چیز پک کر تیار ہوتی ہے وہ خون ہے جب یہ خون جگر سے جدا ہوتا ہے تو یہاں فضلات سے پاک ہوتا ہے جو اس میں موجود ہوتے ہیں۔ یہ اس رگ کی طرف جاتا ہے جو گردوں کی طرف جاتا ہے اس کے ساتھ کچھ خون ہوتا ہے جو دونوں گردوں کی غذا بنتا ہے۔ وہ ان کی طرف چلا جاتا ہے بقیہ مثانہ اور سوراخِ ذکر کی طرف چلا جاتا ہے عمدہ اور پاکیزہ خون اس بڑی رگ کی طرف چلا جاتا ہے جو جگر کے ابھار کے پاس نمودار ہوتی ہے پھر یہ منتشر رگوں میں پھیل جاتا ہے پھر چھوٹی رگوں میں سے ہوتا ہوا پتلی بال نما رگوں میں چلا جاتا ہے ان کے منہ اسے اعضاء میں پھینک دیتے ہیں یہ عزیز اور حکیم ذات کا اندازہ ہے۔ غذاء کی شان یہ ہے کہ وہ انسانی جسم کا جزء بنے۔

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو جسم حرام پر پلے وہ آگ کا زیادہ مستحق ہے۔

اعضاء

وہ اجسام ہوتے ہیں جو اخلاط کے مزاج کی ابتداء سے پیدا ہوتے ہیں جیسے اخلاط وہ موکد اجسام ہیں جو ارکان کے مزاج کی ابتداء سے پیدا ہوتے ہیں۔ کچھ اعضاء مفرد ہوتے ہیں جیسے گوشت، ہڈی اور پٹھے اور کچھ اعضاء مرکب ہوتے ہیں جیسے چہرہ اور ہاتھ، پہلے اعضاء جو اجزاء کے متشابہ ہوتے ہیں وہ ہڈی ہے اسے مضبوط پیدا کیا گیا ہے، کیونکہ یہ بدن کی بنیاد ہے حرکت کی اساس ہے پھر غضروف ہے یہ سارے اعضاء سے مضبوط ہوتی ہے اس کی منفعت یہ ہے کہ یہ ہڈیوں کو نرم اعضاء سے ملاتی ہے پھر اعضاء ہیں ان میں سے کچھ اجزاء دماغ میں ہوتے ہیں کچھ حرام مغز میں ہوتے ہیں یہ پٹھے نرم ہوتے ہیں جو نرمی سے مڑ جاتے ہیں لیکن یہ اتنے سخت ہوتے ہیں کہ جدا نہیں ہوتے انہیں اس لیے تخلیق کیا جاتا ہے تاکہ ان کے ذریعے اعضاء کے لیے احساس اور حرکت مکمل ہو، پھر اوتار (پٹھے) ہیں یہ وہ اجسام ہوتے ہیں جو پٹھوں کی اطراف پر ہوتے ہیں یہ عصب کے مشابہ ہوتے ہیں پھر الرباطات ہوتے ہیں یہ وہ اجسام ہیں جو عصب کے مشابہ ہوتے ہیں پھر الشریانیں ہیں۔ یہ وہ اجسام

ہیں جو دل میں پیدا ہوتے ہیں یہ طویل اور اندر سے خالی ہوتے ہیں یہ پٹھے دار اور باہم متصل ہوتے ہیں پھر الاوردہ ہوتے ہیں یہ شریانوں کے مشابہ ہوتے ہیں لیکن یہ جگر سے پیدا ہوتے ہیں پھر اغشیہ ہوتے ہیں۔ یہ ایسے اجسام ہوتے ہیں جو غیر محسوس عصبی ریشوں سے تیار ہوتے ہیں، پھر گوشت ہوتا ہے یہ بھرا اور عظیم ہوتا ہے۔ اسی پر جسم میں ان اعضاء کو رکھا جاتا ہے ان کی قوت کا انحصار اسی پر ہوتا ہے، پھر وہ اعضاء ہوتے ہیں جو خون کے قریب المزاج ہوتے ہیں۔ خون غذا کا محتاج نہیں ہوتا حتیٰ کہ پہلے اسے بہت سے تغیرات میں گزرنا پڑتا ہے کچھ اعضاء خون کے بعید المزاج ہوتے ہیں خون ان کی طرف منتقل ہونے کا محتاج ہوتا ہے لیکن پہلے اس میں استدراجاً تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں حتیٰ کہ وہ اپنے جوہر میں ہڈی کے مشابہ ہو جائے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں کسی ایک کی تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ رہتی ہے پھر علقہ بن جاتی ہے پھر مضغہ بن جاتی ہے پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ المنہج السوی میں ہے کہ علماء کا اتفاق ہے کہ روح پھونکنا چار ماہ کے بعد ہوتا ہے اسی میں حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت خزیمہ بن حکیم سلمی نے حضور اکرم ﷺ سے مرد اور عورت کے پانیوں کی قرارگاہ کے متعلق پوچھا۔ نیز یہ کہ بچے کے کون سے اعضاء مرد کے پانی سے اور کون سے اعضاء عورت کے پانی سے بنتے ہیں۔ جسم میں نفس کہاں ہوتا ہے؟ بچہ ماں کے پیٹ میں کیا پیتا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کون سے اعضاء مرد کے پانی سے اور کون سے اعضاء عورت کے پانی سے بنتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرد کے پانی سے ہڈیاں، رگیں اور پٹھے بنتے ہیں عورت کے پانی سے گوشت، خون اور بال بنتے ہیں۔ جہاں تک مرد کے پانی کی قرارگاہ کا تعلق ہے تو اس کا پانی سوراخ سے نکلتا ہے یہ پانی مرد کی پشت سے رواں ہوتا ہے۔ یہ بائیں بیضہ میں ہوتا ہے۔ جہاں تک عورت کے پانی کا تعلق ہے اس کا پانی ترائبیہ میں ہوتا ہے وہ قریب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ حق زوجیت ادا کر لے۔ نفس کی جگہ دل ہے دل رگوں سے معلق ہوتا ہے۔ یہ رگیں دیگر رگوں کو سیراب کرتی ہیں۔ جب دل ہلاک ہو جاتا ہے تو رگ منقطع ہو جاتی ہے۔ بچے کی

ماں کے پیٹ میں مشروب کا تعلق ہے۔ یہ چالیس دن تک نطفہ رہتا ہے پھر چالیس روز تک علقہ رہتا ہے پھر چالیس روز تک مشیج اور چالیس روز تک تجبش رہتا ہے، پھر چالیس روز تک مضغہ رہتا ہے، پھر اسے ہڈیوں سے مضبوط بنایا جاتا ہے پھر وہ جنین بن جاتا ہے اس وقت اس میں روح پھونکی جاتی ہے وہ روتا ہے پھر رحم کی رگیں بچھائی جاتی ہیں۔

خطابی نے لکھا ہے: طب کی دو قسمیں ہیں۔ طب قیاسی، یہ یونانی طب ہے جو اکثر شہروں میں مستعمل ہے عرب اور ہند کی طب۔ یہ تجربات کی طب ہے۔ اس کی اکثریت کو حضور اکرم ﷺ نے بیان فرمایا ہے یہ عرب کے مسلک کے مطابق ہے سوائے اس کے جسے علم نبوی نے از طریق وحی مخصوص کر دیا ہو۔ یہ اس چیز کا دامن چاک کر دیتا ہے جس کا ادراک اطباء کرتے ہیں جسے حکماء جانتے ہیں جو کچھ آپ ﷺ نے کیا یا فرمایا وہ درنگی کے بلندترین درجہ پر ہے۔ رب تعالیٰ نے آپ ﷺ کو محفوظ کر دیا ہے الا یہ کہ آپ ﷺ حق اور سچ ہی فرمائیں۔

ابن القیم نے الھدی میں لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے علاج کی تین انواع ہیں۔ (۱) طبعی دواؤں سے (۲) ادویہ الٰہیہ سے (۳) دونوں کے مرکب سے، پھر لکھا: علاج کرانا آپ ﷺ کی سنت مطہرہ ہے۔ آپ ﷺ کے اہل بیت یا صحابہ کرام میں سے جو مریض بن جاتا آپ ﷺ اسے علاج کرانے کا حکم دیتے لیکن ان مرکب ادویہ کا استعمال آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام کی سنت نہیں ہے ان مرکب ادویہ کا استعمال اقرباذین کہلاتا ہے بلکہ ان کی دواؤں کی اکثریت مفردات پر مشتمل تھی، بعض اوقات وہ مفرد کے ساتھ وہ چیز ملا دیتے جو اس کی معاونت کرتی یا اس کی تیزی کو ختم کر دیتی۔ اقوام کی اکثر طب اسی پر مشتمل ہوتی تھی اگرچہ اس کی اجناس مختلف ہوتی تھیں۔ مثلاً عرب، ترک اور دیہاتی۔ مرکبات سے مراد روم اور یونان لیے جاتے ہیں اطباء کا اتفاق ہے کہ جب تک غذا کے ساتھ غذا ممکن ہو دواء کی طرف میلان نہ رکھا جائے۔ جب تک بسیط سے علاج ممکن ہو مرکبات کی طرف رجحان نہ رکھا جائے۔ انہوں نے لکھا ہے: ہر وہ مرض جسے غذا یا پرہیز سے دور کیا جا سکتا ہو اسے دواؤں سے دور نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا: کسی طبیب کو دوائیں دینے کا مشتاق نہیں ہونا چاہیے جب دوا بدن میں مرض نہ پائے جسے شفاء یاب کرے یا ایسا مرض پائے جو اس

کے موافق نہ ہو یا ایسا مرض پالے جو اس کے موافق ہو تو اس کی کیفیت اور کیمیت میں اضافہ ہو جاتا ہے وہ اس کی صحت کے ساتھ چمٹ جاتی ہے اس کے ساتھ کھیلتی رہتی ہے تجربہ کار حکماء اور اطباء کا غالب علاج مفردات کے ساتھ ہوتا تھا۔ یہ طب کے تین گروہوں میں سے ایک ہے تحقیق اس میں یہ ہے کہ ادویہ اغذیہ کی جنس سے ہوں۔ وہ قوم جس کی اکثر غذائیں مفردات ہوں۔ ان میں امراض بہت کم ہوتے ہیں ان کی طب بھی مفردات پر مشتمل ہوتی ہے۔ شہری جن پر مرکب غذا کا غلبہ ہوتا ہے وہ مرکب ادویہ کے محتاج ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے اکثر امراض مرکب ہوتے ہیں ان کے ادویہ مرکب ہی نفع بخش ہو سکتی ہیں دیہاتوں اور صحراؤں میں رہنے والے لوگوں کی امراض مفردہ ہوتی ہیں۔ ان کے علاج کے لیے ادویہ مفردہ ہی کافی ہوتی ہیں۔ یہ مصنوعی طب کے اعتبار سے دلیل ہے۔ ہم کہتے ہیں: اسی جگہ ایک اور امر بھی ہے وہ یہ کہ اطباء کی طب کی اس طرف نسبت اسی طرح ہے جیسے عادت اور بوڑھی عورتوں کی طب کی نسبت ان کی طرف ہو۔ دانا اور حاذق اطباء نے یہ اعتراف کیا ہے کہ ان کے پاس طب یا قیاسی ہے یا تجربات کی۔ جہاں تک الہامات، خوابوں یا درست اندازے کا تعلق ہے تو وہ یا تو حیوانات سے لیا گیا ہے جیسے ہم بلیوں کو دیکھتے ہیں کہ جب زہریلی چیز کھالیں تو وہ چراغ کی طرف جاتی ہیں تیل پی کر علاج کرتی ہیں۔ جیسے کہ سانپوں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ جب وہ زمین سے نکلتے ہیں تو ان کی آنکھوں پر پردہ ہوتا ہے۔ وہ رازیانج کی طرف جاتے ہیں اس پر اپنی آنکھیں ملتے ہیں۔ اسی طرح وہ وحی جو رب تعالیٰ اپنے رسول محترم ﷺ کی طرف کرتا ہے کہ کون سی چیز نفع بخش ہے اور کون سی چیز ضرر رساں ہیں۔ اس قسم کی جو طب اطباء کے پاس ہے اس کی نسبت اسی طرح ہے جیسے ان کے پاس وہ علوم ہیں جو انبیائے کرام لے کر تشریف لاتے ہیں۔

امام ذہبی نے مستدرک کی تلخیص میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے جو تشریع اپنے صحابہ کرامؓ کے لیے کی ہے اس میں آپ ﷺ کی ساری امت شامل ہوئی مگر جیسے کوئی دلیل خاص کر دے۔ آپ کا اپنے صحابہ کرام اور اہل سرزمین کے لیے طب بیان کرنا یہ ان کی زمین اور طبیعتوں کے ساتھ خاص ہے، مگر جس کے عام ہونے پر دلیل قائم ہو جائے۔

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے مچھلی اور دودھ اور خس اور مچھلی کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لہسن اور پیاز گوشت کے خشک اور تر ٹکڑوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے ترش اور تیز کو جمع کرنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے سماق اور سرکہ کو چاول اور انگور کو انار اور ہریسہ کو جمع کرنے سے منع کیا ہے آپ ﷺ نے دو گرم غذاؤں یا دو ٹھنڈی غذاؤں یا دو پھولی ہوئی اشیاء کھانے سے منع کیا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ سرکہ اور تیل سے بچے جبکہ انہوں نے تانبے کے نیچے رات بسر کی ہو۔ اسی طرح پنیر اور گرم کھانے سے منع کیا۔ جب وہ اس کی روئی میں یا کسی اور کی روئی میں ہو۔ اسی طرح انسان کو ایسا کھانا کھانے سے اجتناب کرنا چاہیے جس کا رنگ بدلا ہوا ہو۔ ایسا پانی پینے سے اجتناب کرنا چاہیے جسے ڈھانپا نہ گیا ہو۔ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں آسمان سے وباء نازل ہوتی ہے۔ وہ جس کھلے برتن کو پاتی ہے اس میں گر پڑتی ہے حضور طبیب روح و جاں ﷺ نے فرمایا: برتن ڈھانپا کرو۔ مشکیزوں کو بند رکھا کرو تاکہ ان میں کوئی زہریلا جانور نہ گر پڑے۔ وہ اسے کھانے یا پینے والے کو ہلاک نہ کر دے۔ (مسلم)

جس نے چالیس روز تک پیاز کھایا۔ اس کے چہرے پر چھائیاں پڑ گئیں تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ جس نے میانہ روی اختیار کی اور نمکین کھانا کھایا اس کے جسم پر سفید داغ ہو گئے یا اسے خارش لاحق ہو گئی تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ جس نے انڈہ اور مچھلی اکٹھی کھائی اور اسے فالج ہو گیا تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ جس نے سیر ہو کر کھایا اور حمام میں چلا گیا اور اسے فالج ہو گیا تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔ جسے احتلام ہوا اس نے غسل نہ کیا حتیٰ کہ اس نے جماع کر لیا۔ اس کے ہاں مجنون یا پاگل بچہ پیدا ہو گیا تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ جس نے رات کے وقت آئینہ دیکھا اور اسے لقوہ ہو گیا تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے۔ جس نے اترج (لیموں) رات کے وقت کھایا اور اس کا منہ ٹیڑھا ہو گیا تو صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

حضرت انس اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

بدہضمی ہر مرض کی بنیاد ہے۔کیونکہ یہ شہوت کی حرارت کو سست کر دیتی ہے۔شہوت کے موافق پر اقتصار کرنا چاہیے۔اس کی کثرت نہ کرنا چاہیے۔حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا کوئی بھرا ہوا برتن اتنا برا نہیں جتنا برا بھرا ہوا پیٹ ہے۔ابن آدم کے لیے وہ چند لقمے ہی کافی ہوتے ہیں جن سے اس کی کمر کو کام و کاج کے لیے سیدھا رکھ سکے۔اگر ضروری ہی ہو تو ایک ثلث کھانے کے لیے،ایک ثلث پینے کے لیے اور ایک ثلث سانس کے لیے رکھے۔اس روایت کو امام نسائی اور امام ترمذی نے رقم کیا ہے۔انہوں نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔سیرابی (سیر ہو کر کھانا) بدعت ہے، جو پہلی صدی کے بعد پیدا ہوئی۔آپ ﷺ نے سخت کھانے سے منع کیا ہے۔

۵- اس کی امراض کی کثرت جبکہ وہ مقامات میں زیادہ دیر نہ ٹھہرا ہو۔ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ گرم دن میں اس نالے کے پاس سے گزرتے جہاں بارش کا پانی بہتا تھا۔بہت سے لوگ پیدل تھے۔بہت سے لوگوں کے روزے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! پانی پیو۔آپ ﷺ نے اس پانی سے منع کیا جسے دھوپ میں گرم کیا ہو۔ابو نعیم نے الطب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کے لیے دھوپ میں پانی گرم کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: حمیراء! اس طرح نہ کیا کرو۔اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔شوریدہ زمین کا پانی پینے سے بلغمی امراض پیدا ہوتی ہیں ایسے شہر وبائی ہوتے ہیں۔

ابو نعیم نے "الطب" میں لکھا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اس جگہ ساری روئے زمین سے زیادہ وبائیں آتی تھیں۔اس کی وادی میں نالے بہتے تھے۔سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہو گیا۔حضور اکرم ﷺ نے یہ دعا مانگی: مولا! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت فرما۔اسے ہمارے لیے صحت افزاء مقام بنا دے۔اس کا بخار جحفہ کی طرف منتقل کر دے۔میٹھا پانی نمکین پانی سے غسل کرنے سے زیادہ نفع بخش ہے کیونکہ یہ بدن کو صاف کرتا ہے۔نمکین پانی سے خارش پیدا ہوتی ہے۔

ابو نعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال اسی طرح ہے جیسے تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے رواں نہر ہو۔وہ

اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے۔ کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گی؟ پانی سے کثرت سے غسل کرنے سے رنگ متغیر ہو جاتا ہے۔

امام حاکم نے (انہوں نے اسے صحیح کہا ہے) حضرت صہیب سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! دنیا اور آخرت میں پانی مشروبات کا سردار ہے۔ زیادہ نفع مند وہ پانی ہوتا ہے جو آہستہ آہستہ پیا جائے اور اسے تین بار میں ختم کیا جائے۔

ابو نعیم نے الطب میں حضرت شہر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ عرضاً مسواک کرتے تھے۔ آہستہ آہستہ پانی نوش فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے یہ زیادہ سکون اور زیادہ نفع بخش اور زیادہ شفاء دینے والا ہے۔ اسی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ پانی نوش فرماتے تو سانس لے کر نوش فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے: یہ زیادہ خوشگوار زیادہ مزے دار اور زیادہ شفاء عطا کرنے والا ہے۔ اسی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: پانی کو سانس لے کر پیا کرو۔ یہ زیادہ خوشگوار زیادہ پرلطف اور زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

امام مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، حاکم اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ پانی پیتے تو تین سانس لیتے تھے۔ فرماتے: اس طرح یہ زیادہ عمدہ، خوشگوار اور لطف آور ہے۔

پینے کے لیے سب سے زیادہ مناسب وہ برتن ہوتا ہے جس میں جو تنکا وغیرہ ہو وہ ظاہر ہو جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ پانی نوش فرماتے تھے تو اسے تین سانسوں میں نوش کرتے تھے۔ ابتداء میں بسم اللہ پڑھتے تھے۔ اختتام پر الحمد للہ پڑھتے تھے۔ کشمش کی نبیذ سرعت کے ساتھ جسم کو عمدہ کرتی ہے۔ آپ ﷺ کے نزدیک مشروبات میں سے شیریں اور ٹھنڈا مشروب پسند تھا۔ ابن السنی اور امام بیہقی نے الشعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مشروب عمدہ ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شیریں اور ٹھنڈا ہو۔ ثعلبی نے اپنی تفسیر میں حضرت انس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی ایک پانی پیے تو اتنا ٹھنڈا پیے جتنی اس میں طاقت ہو، کیونکہ

یہ معدہ کے لیے زیادہ خوشگوار بیماری میں نفع بخش اور شکر ادا کرنے پر ابھارنے والا ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو حلوہ اور شہد پسند تھا۔ انہوں نے فرمایا: یہ میرے دل سے غم دور کرتا ہے میری بصارت کو جلا بخشتا ہے۔ جب کھانے کے بعد پیا جائے تو یہ غذاؤں کی خرابی کو دور کرتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن فیروز دیلمی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہمارے وہاں انگور پیدا ہوتا ہے۔ شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو چکا ہے اب ہم انگور کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے کشمش میں تبدیل کر دیا کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم زبیب (کشمش) کو کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے صبح کے وقت بھگو دیا کرو۔ اسے شام کے وقت پی لیا کرو۔ اسے شام کے وقت بھگو کر صبح کے وقت پی لیا کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مؤخر نہ کرو حتیٰ کہ وہ سخت ہو جائے۔ اسے گڑھوں میں اور دبا (کدوں کے برتنوں) میں نہ ڈالا کرو۔ اسے مشکیزوں میں ڈال لیا کرو۔ اگر یہ کچھ مؤخر بھی ہو گیا تو یہ سرکہ بن جائے گا۔ (ابونعیم فی الطب)

کھجور کی نبیذ نرم اور گاڑھی ہوتی ہے۔ اس سے عمدہ خون پیدا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے کچی اور پکی کھجوریں اور کشمش اور کھجور کو ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں الگ الگ مشکیزوں میں ڈالو جن کے منہ نرم ہوں اگر تمہیں خدشہ ہو کہ یہ سخت ہو جائے گی تو اس کی خشکی کو دور کرنے کے لیے پانی کی زیادتی کر دو۔ زبیب کو عمدہ غذا میں شمار کیا جاتا ہے۔ اسے نہار منہ کھانا بہت سے امراض کا علاج ہے۔ یہ ضروری ہے کہ نہار منہ اتنی مقداریں نہ کھائی جائیں کہ شراب بن جائیں۔ آپ عیدالفطر کے روز اس وقت تک تشریف نہ لے جاتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ سات کھجوریں یا سات کشمش نہ کھا لیتے تھے۔

فائدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رب تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر میں لکھا ہے:

تُؤْتِيٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ (الابراہیم:۲۵)

ترجمہ: وہ دے رہا ہے اپنا پھل ہر وقت حکم سے اپنے رب کے۔

یہ ہند میں اخروٹ کا درخت ہے۔ وہ ہر ماہ ثمر آور ہو جاتا ہے۔ اس کا پھل کبھی بھی ختم نہیں ہوتا۔

کچی کھجور ٹھنڈی ہوتی ہے۔ یہ پیٹ میں گرہ لگا دیتی ہے۔ جب اسے پکی کھجور کے ساتھ کھایا جائے تو اس کا نقصان کم ہوتا ہے۔ بُسر (نیم پختہ کھجور) جو سرخ اور زرد ہو۔ وہ معتدل ہوتی ہے۔ اس میں کچھ حرارت ہوتی ہے۔ اس کی نبیذ کو فضیخ کہا جاتا ہے۔ رطب معدہ کو آلودہ کرتی ہے ابو نعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب میں آپ ﷺ کے پاس رطب لے کر آتا تو آپ ﷺ معذق کو تناول فرمالیتے اور مذنب کو ترک فرما دیتے۔ اسے دوسری چیز کے ساتھ کھایا جا سکتا ہے تاکہ اس کا عیب ختم ہو سکے۔ آپ ﷺ اسے کھیرے اور تربوز کے ساتھ کھا لیتے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم کھیں کو کھجور کے ساتھ کھانے سے زیادہ عمدہ ہو۔

آپ ﷺ کے قریب کچھ تل اور کچھ کھجوریں پیش کی گئیں۔ جب آپ ﷺ نے ان میں سے کچھ کھالیں۔ اٹھنے کا نام لیا تو ان کے لیے دعا کی۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو کسب کے تمر کے ساتھ پیش کیا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا جام لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے نوش فرمایا۔ کھجوروں میں سے سب سے عمدہ البرنی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری کھجوروں میں سے بہترین البرنی ہے۔ یہ مرض ختم کر دیتی ہے لیکن اس میں کوئی مرض نہیں ہے۔ اسے کھیرے کے ساتھ کھانا بدن کو خوشگوار بناتا ہے۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب حضور اکرم ﷺ نے میرے ساتھ نکاح کیا تو میری امی جان نے مجھے ہر چیز کھلائی مگر میں موٹی نہ ہوئی۔ انہوں نے مجھے کھیرا اور رطب (کھجوریں) کھلائیں تو میں خوب موٹی ہوئی۔

حجاز کی کھجوروں میں سے سب سے زیادہ نفع بخش عجوہ ہے۔ کندھے اور بازو کا گوشت، جلد ہضم ہونے میں گردن کے گوشت کی مانند ہوتا ہے۔ اس میں فضلات کے لیے رطوبت اور لیس ہوتی ہے۔ اسی طرح گوشت کا اگلا حصہ پچھلے حصے سے زیادہ عمدہ اور تر ہوتا ہے۔ بازو

اور دستی وغیرہ اطراف کا گوشت طبیعت کو سہولت دیتا ہے اور اس کھانسی میں نفع بخش ہوتا ہے جو حرارت سے پیدا ہوتی ہے۔ پشت کا سرخ گوشت کثیر غذائیت رکھتا ہے۔ خرگوش کا عمدہ گوشت پشت اور ارکان کا گوشت ہوتا ہے خرگوش میں سے عمدہ گوشت بھونا ہوا خشک ہوتا ہے۔

مرغی کا گوشت عمدہ خون پیدا کرتا ہے۔ یہ منی میں اضافہ کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا تھا جیسے ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ پہاڑی پرندوں کا گوشت بہت گرم ہوتا ہے۔ اس سے سوادی خون پیدا ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے سرخاب کا گوشت تناول فرمایا تھا، جبکہ چکور کا گوشت پیٹ کے لیے عمدہ اور قوی غذا ہے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں بھونی ہوئی چکور پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی طرف کھینچا۔ عرض کی: مولا! میرے پاس اپنی مخلوق میں سے افضل شخص کو بھیج دے جو میرے ساتھ کھائے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہو گئے۔ (ابونعیم)

چڑیا کا گوشت گرم ہوتا ہے یہ قوتِ شہوت میں ابھار پیدا کرتا ہے۔ جب کہ گوہ کا گوشت لگاتار کھایا جائے تو جسم گرم ہو جاتا ہے۔ اسے کھا کر موٹاپا کا علاج کیا جاتا ہے جبکہ لگاتار ٹڈیاں کھانے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے اس سے جو پسندیدہ چیز کھائی جاتی ہے وہ ہے جسے بھون لیا جائے اور خشک کر لیا جائے۔

تنبیہات

ا۔ امراض کی دو اقسام ہیں:

(ا) امراض مادیہ۔ یہ مادہ کے جسم میں زیادہ ہونے سے لاحق ہوتی ہیں حتیٰ کہ یہ جسم کے افعال طبیعیہ کو مؤخر کر دیتے ہیں یہ اکثر امراض ہیں اس کا سبب پہلے کھانے کے ہضم سے قبل جسم میں یا کھانا داخل کر دینا ہے اور جسم کی ضرورت سے زائد داخل کر دینا ہے۔ ایسی غذائیں کھانا ہے جن کا نفع کم ہو اور وہ دیر سے ہضم ہوتی ہوں۔ نیز ایسی غذاؤں کی کثرت کرنا ہے جو متنوع اور مختلف تراکیب کی ہوں۔ ان غذاؤں سے جسم انسانی کو بھر لینا۔ ان کا عادی بن جانا۔ ان سے مختلف قسم کی امراض لاحق ہوتی ہیں جب غذا میں توسط اختیار کیا جائے ضرورت کے مطابق کھائی جائے تو وہ کیفیت اور کمیت میں معتدل ہوتی ہے۔ اس کا فائدہ

زیادہ غذا کھانے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔

غذا کے تین مراتب ہیں۔(۱) ضرورت کا مرتبہ (۲) کفایت کا مرتبہ (۳) زائد کا مرتبہ۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: انسان کے لیے وہ چند لقمے کافی ہوتے ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں۔اس کی قوت کو ساقط نہ کریں۔اس کو کمزور نہ کریں۔اگر انسان اس سے متجاوز کرے تو پیٹ کا تیسرا حصہ کھائے۔ایک ثلث پانی کے لیے اور ایک ثلث سانس کے لیے چھوڑ دے۔یہ جسم اور دل کے لیے زیادہ نفع بخش ہے۔جب جسم کو کھانے سے بھر لیا جاتا ہے تو پینے سے تنگ ہو جاتا ہے جب اس میں پانی بھی ڈالا جاتا ہے تو وہ سانس لینے سے تنگ ہو جاتا ہے اس کو اسے اٹھانے سے تکلیف اور تھکاوٹ محسوس ہوتی ہے جیسے کسی نے بہت سا بوجھ اٹھایا ہو۔بہت زیادہ سیرابی قوی اور بدن کو کمزور کر دیتی ہے۔غذا جتنی کم ہو گی۔بدن اتنا ہی قوی ہو گا وہ کثرت غذا سے قوی نہ ہو گا۔جس نے آپ ﷺ کی اس سنت پاک پر غور و فکر کیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ حفظِ صحت کے لیے یہ افضل راہ نمائی ہے۔اس کی حفاظت کا انحصار کھانے، پینے، پہننے، مسکن، ہوا، نیند، بیداری، حرکت، سکون، نکاح، کوشش کرنے اور رک جانے کی حسن تدبیر پر موقوف ہے۔

۲- جب آپ کسی کھانے کو ناپسند فرماتے تو اسے نہ کھاتے نہ ہی اپنے نفس کو اس پر مجبور کرتے۔یہ حفظِ صحت کے لیے بہت بڑی اصل ہے آپ ﷺ کو گوشت پسند تھا گوشت میں سے بازو پسند تھا کیونکہ یہ معدہ پر خفیف ہوتا ہے۔جلد ہضم ہو جاتا ہے اسی طرح گردن اور شانے کا گوشت بھی پسند تھا۔آپ ﷺ کو شہد پسند تھا۔یہ تینوں اشیاء عمدہ اور جسم کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش غذائیں ہیں۔یہ جگر اور اعضاء کے لیے نفع بخش ہیں۔حفظِ صحت کے لیے اور قوت کے لیے ان سے بہت بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ان سے وہی نفرت کر سکتا ہے جسے کسی مرض یا آفت کا سامنا ہو۔آپ ﷺ کے شہر خوباں میں جب نیا پھل آتا تو اسے تناول فرماتے۔اس سے پرہیز نہ کرتے۔یہ بھی حفظِ صحت کے بڑے اسباب میں سے ہے۔رب تعالیٰ نے اپنی حکمت سے ہر شہر میں ایسے پھل رکھ دیے ہیں جس کے باشندے اس کے وقت میں اس سے لطف

اندوز ہوتے ہیں ان کو تناول کرنا ان کی صحت و عافیت کے اسباب میں سے ہے۔ وہ بہت سی دواؤں سے مستغنی ہو جاتے ہیں جبکہ زیادہ نہ کھائے جائیں اور سابقہ کے ہضم سے پہلے نہ کھائے جائیں۔ ان پر پانی پی کر انہیں خراب نہ کیا جائے۔ جب وہ ہضم ہو جائیں تو کھانا کھایا جائے۔ جس نے ان میں سے اس طرح کھایا جیسے کھانے کا حق تھا صحیح وقت اور صحیح وجہ پر کھایا تو یہ اس کے لیے نفع بخش دوا بن جائیں گے۔ جس نے بیماری کے خوف سے اپنے شہر کے پھل کو نہ کھایا وہ سارے لوگوں سے زیادہ بیمار ہو گا۔ صحت وقوت سے زیادہ دور ہوگا۔

آپ ﷺ نے سخت گرم کھانا نہ کھایا۔ نہ ہی وہ کھایا جو رات کا پکا ہوا تھا، اور صبح آپ ﷺ کے لیے گرم کیا گیا۔ دو غذائیں کبھی بھی جمع نہ کیں۔ آپ ﷺ دونوں گھٹنوں پر متورک ہو کر بیٹھتے تھے۔ آپ ﷺ اپنے بائیں قدم مبارک کا اندرونی حصہ دائیں قدم مبارک کے ظاہری حصے پر رکھتے تھے۔ یہ ہیئت کھانے کے لیے سب سے زیادہ نفع رساں اور افضل ہے۔ اس طرح سارے اعضاء اپنی طبعی وضع پر ہوتے ہیں سب سے برا طریقہ پہلو پر ٹیک لگا کر کھانا ہے۔ یہ کھانے کو اس کی ہیئت پر جانے سے روکتا ہے۔ وہ اسے جلدی سے معدہ میں پہنچنے سے تاخیر پیدا کرتا ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔ بخاری، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اوندھا لیٹ کر کھانے سے منع کیا ہے۔ اسے حاکم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۔ ابن القیم نے لکھا ہے کہ پینے میں آپ ﷺ کا طریقہ مبارکہ سارے طریقوں سے افضل ہے۔ اس سے صحت کی حفاظت ہوتی ہے جب پانی جمع ہو۔ حلاوت اور برودت کے ساتھ ساتھ پاکیزہ بھی ہو تو یہ سارے جسم کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ یہ صحت کے بڑے اسباب میں سے ہے۔ ارواح، قوی، جگر اور دل اس سے شدید محبت کرتے ہیں۔ اسی سے مدد لیتے ہیں خوشگوار ٹھنڈا پانی حرارت کو ختم کر دیتا ہے جسم کو اس کی اصلی رطوبت پر رکھتا ہے، جو کچھ اس میں سے تحلیل ہو جاتا ہے وہ اس کو بدل دیتا ہے غذاء کو

نرم کرتا ہے رگوں میں اس کا نفاذ کرتا ہے جب پانی ٹھنڈا ہو یا ایسی چیز اس میں ملائی جائے جو اسے شیریں کر دے جیسے شہد، کشمش، کھجور، یا چینی تو جسم میں داخل ہونے والی نفع بخش چیز بن جاتا ہے۔ صحت کی حفاظت کرتا ہے جب کہ ناخوشگوار پانی پھول جاتا ہے وہ ان امور کی ضد سر انجام دیتا ہے رات کا رکھا ہوا پانی پینے کے لیے زیادہ نفع رساں ہوتا ہے رات کا رکھا ہوا پانی خمیر والے آٹے کی مانند ہوتا ہے، جو پانی اس وقت پیا جاتا ہے وہ غیر خمیر کی طرح ہوتا ہے۔

آپ ﷺ کی سنت پاک یہ ہے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر پیتے تھے کیونکہ کھڑے ہو کر پینے میں بہت زیادہ آفات ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس طرح مکمل سیرابی حاصل نہیں ہوتی۔ وہ معدہ میں قرار پذیر نہیں ہوتا تاکہ جگر اسے سارے اعضاء کو فراہم کر سکے۔ وہ جلدی سے معدہ کی طرف جاتا ہے اندیشہ ہوتا ہے کہ وہ اس کی حرارت کو ٹھنڈا کر دے گا۔ وہ تدریج کے بغیر جسم کے نچلے حصوں میں چلا جائے گا۔ یہ سارے امور پینے والے کے لیے نقصان دہ ہوتے ہیں۔ جہاں تک الٹا لیٹ کر پینا ہے تو شاید اطباء اسے حرام قرار دے دیتے کیونکہ یہ معدہ کو نقصان دیتا ہے۔ آپ ﷺ کا طریقہ مبارکہ یہ تھا کہ آپ ﷺ تین سانسوں میں پیتے تھے۔ اس طرح پینے میں بہت سی حکمتیں اور فوائد ہیں۔ آپ ﷺ نے انہی کلمات میں انہیں جمع فرمایا ہے۔ یہ زیادہ سیراب کرنے والا، زیادہ عمدہ اور زیادہ شفاء بخشنے والا ہے۔ حضور اکرم ﷺ اس پانی کو پسند فرماتے جن میں کھجوریں بھگو دی جاتی تھیں۔ اس سے شاید غذا کی ضرورت کو کم کرتے تھے۔ قوت میں اضافہ اور حفظ صحت میں یہ بہت فائدہ مند ہے۔ کبھی آپ ﷺ خالص دودھ پیتے اور کبھی اس میں پانی ملا کر نوش فرماتے تھے۔ اس کا بھی حفظ صحت کے لیے بہت عمل دخل ہے جسم اس سے تر رہتا ہے جگر سیراب رہتا ہے خصوصاً وہ دودھ جو ان جانوروں کا ہوتا ہے جو مختلف جڑی بوٹیاں (قیصوم اور خزامی وغیرہ) کھاتے ہیں۔ ان کا دودھ غذاؤں میں سے ایک غذا ہے۔ مشروبات میں سے ایک مشروب ہے دواؤں میں سے ایک دوا ہے۔

آپ ﷺ شہد میں ٹھنڈا پانی ملا کر پیتے تھے۔ اس میں صحت کی حفاظت اسی طرح ہے جسے صرف بڑے بڑے اطباء ہی جان سکتے ہیں۔ اسے نہار منہ پینا اور چاٹنا بلغم کو ختم کر دیتا ہے۔

معدہ کے ریشوں کو دھو دیتا ہے اس کی لزوجت کو جلا بخشتا ہے۔

اس سے فضلات کو نکالتا ہے۔ اسے گرم کرتا ہے اس کی درزوں کو کھولتا ہے۔ اس طرح وہ جگر، گردوں اور مثانے کے ساتھ کرتا ہے یہ ہر اس شیریں چیز میں سے بہترین ہے جو معدہ میں داخل ہوتی ہے۔ یہ اس شخص کو نقصان دیتا ہے جسے صفراء ہو کیونکہ اس میں حدت ہوتی ہے۔ سرکہ کے ساتھ اس کے نقصان کو دور کیا جا سکتا ہے۔ پانی معدہ کے لیے شفاء یاب اس لیے ہے کہ وہ اسے پیاس کی شدت سے شفاء عطا کرتا ہے۔ وہ گرم معدہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ دوسری بار پانی پینے سے وہ تسکین نصیب ہوتی ہے جو پہلی بار رہ جاتی ہے اور تیسری بار دوسری بار اس تسکین کو مکمل جو پہلے رہ جاتی ہے۔ معدہ کی حرارت کے لیے بھی زیادہ سلامتی اسی میں ہے یہ اس سے بھی تحفظ ہے کہ ٹھنڈا پانی اس پر ایک ہی بار حملہ کر دے اور حرارت غریزیہ کو ختم کر دے وہ جگر اور معدہ کے مزاج کو خراب کر دے اور مہلک امراض میں مبتلا کر دے۔

ایک ہی دفعہ پانی پینے سے پانی گلے میں اٹک جاتا ہے، کیونکہ جب پینے والا پانی پیتا ہے تو دخانی گرم بخارات جو دل اور جگر پر ہوتے ہیں وہ اوپر اٹھتے ہیں کیونکہ ان پر گرم پانی گرتا ہے جب ہمیشہ اسی طرح پانی پیا جائے تو پانی کا گرنا اور بخارات کا اوپر چڑھنا مل جاتا ہے۔ وہ ایک دوسرے سے ٹکرا جاتے ہیں۔ اس سے پانی گلے میں اٹک جاتا ہے۔ پینے والے کو سکون نصیب نہیں ہو سکتا۔ نہ ہی اسے سیرابی نصیب ہوتی ہے۔ یہ بات تجربات سے ثابت ہے کہ جب پانی جگر پر گرتا ہے تو اسے تنگ کرتا ہے۔ اس کی حرارت کو کمزور کر دیتا ہے۔ اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا: جگروں کی اصل سیرابی ہے۔

۴- آپ ﷺ کے امراض کی کثرت:

ابن السنی اور ابونعیم نے حضرت عروہ سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: ام المومنین (یا خالہ!) میں آپ کے معاملہ میں غور و فکر کرتا ہوں تو متعجب ہوتا ہوں۔ میں آپ کو پاتا ہوں کہ آپ طب کی بھی عالمہ ہیں۔ آپ نے یہ علم کہاں سے حاصل کیا؟ انہوں نے فرمایا:

جب حضور اکرم ﷺ کی عمر مبارک زیادہ ہوگئی تو آپ کی بیماریاں بھی زیادہ ہوگئیں۔ عرب و عجم کے وفود آپ ﷺ کی خدمت میں آتے۔ وہ آپ ﷺ (کے لیے دواؤں کی) تجویز کرتے تو ہم آپ ﷺ کا علاج کرتے تھے۔ ابن سعد نے ان سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ کو بہت زیادہ امراض لاحق ہوئی تھیں۔ اہل عرب آپ ﷺ کے لیے دوا تجویز کرتے تھے۔ اسی سے آپ ﷺ کا علاج کیا جاتا تھا۔

امام بیہقی اور ابوداؤد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ مریض بن جاتے تھے تو آپ ﷺ معوذات پڑھ کر اپنے آپ کو دم کرتے تھے اور اپنے دست اقدس کو اپنے جسم پر پھیر لیتے تھے۔

امام مسلم نے ان سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: جب حضور اکرم ﷺ بیمار ہو جاتے تھے تو حضرت جبرائیل امین آپ ﷺ کو یہ دم کرتے تھے: بسم الله يبريك و من كل داء يشفيك من سر حاسد اذا حسد و شر كل عين۔

خطیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب سرور عالم ﷺ بیمار ہو جاتے تو شونیز (کالادانہ، کلونجی) مٹھی بھر لیتے۔ اس پر پانی اور شہد پی لیتے۔ امام مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ ﷺ معوذات پڑھ کر اسے دم کرتے۔ امام ترمذی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی صبح کے وقت عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ شام کے وقت عیادت کرے تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

ابوداؤد اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مریض کی عیادت کی جس پر نزع کا عالم نہ ہو تو وہ اس کے پاس سات بار یوں کہے: میں عرش عظیم کے پروردگار سے التجا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا دے۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مریض

کے پاس جاؤ تو اس کے لیے موت کو وسعت دو۔ اس سے کوئی چیز دور تو نہ ہوگی، لیکن اس سے مریض کا دل خوش ہو جائے گا۔ حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک کسی مریض کی عیادت کرے تو وہ یہ دعا مانگے: مولا! اپنے بندے کو شفاء دے۔ یہ تیرے دشمن کو مار دے گا، اور تیرے لیے نماز کی طرف چل کر جائے گا۔ ابو یعلی نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے مریضوں کی عیادت کرتے تھے اور ہمارے جنازوں میں شرکت کرتے تھے۔

حمیدی نے ثقہ راویوں سے حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حنین کے روز حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے۔ حضور اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ میں بچہ تھا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: مجھے حضرت خالد کے کجاوے تک کون لے کر جائے گا؟ میں باہر نکلا۔ میں آپ ﷺ کے سامنے دوڑ رہا تھا۔ میں کہہ رہا تھا: حضرت خالد کے کجاوے تک راہ نمائی کون کرے گا؟ حتیٰ کہ آپ ﷺ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے آئے۔ وہ کجاوے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے انہیں زخم آیا تھا۔ حضور اکرم ﷺ ان کے پاس بیٹھ گئے۔ ان کے لیے دعا کی یا انہیں دم کیا۔

امام بخاری نے ادب میں اور ابن حبان نے صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے تو سات بار یوں فرماتے:

اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک۔

اگر اس کی موت میں تاخیر ہوتی تو اسے اسی وقت شفاء مل جاتی۔

۵۔ تعوذ کی فضیلت اور پناہ طلب کرنے والا کیا کرے

ابن حبان، طبرانی نے الکبیر میں اور ابن السنی نے عمل الیوم واللیلۃ میں اور امام حاکم نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنا ہاتھ اس جگہ رکھو جہاں درد ہے۔ سات بار اس جگہ کو چھو کر یوں کہو:

اعوذ بعزۃ اللہ و قدرتہ من شر کل ما اجد۔

ہر بار اسی طرح کرو۔

ابن عساکر نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میری گردن پر پھوڑا نکل آیا۔ مجھے اس سے خوف آنے لگا۔ میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس جگہ پر اپنا ہاتھ رکھو اور تین بار اس طرح کہو:

بسم اللہ اللھم اذھب عنی شرّ ما اجد بدعوۃ نبیک الطیب المبارک المکین عندک بسم اللہ۔

طبرانی نے الکبیر میں، ابن السنی نے عمل الیوم و اللیلۃ میں حضرت میمونہ بنت ابی عسیب سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنا دایاں ہاتھ اپنے دل پر رکھو اسے چھوؤ، پھر یہ پڑھو:

بسم اللہ داونی بدوائک و اشفنی شفائک و اغننی بفضلک عمن سواک و احدد عنی اذاک۔

امام بیہقی نے الشعب میں حضرت واثلہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ اس کے حلق میں درد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قرآن پاک کی تلاوت کیا کرو۔ ابوداؤد نے حضرت ابودرداء سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی شکایت (درد) ہو یا کسی کے بھائی کو شکایت (درد) ہو تو وہ یوں کہے:

ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء و الارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفرلنا حوبنا و خطایانا انت رب الطیبین۔ انزل رحمۃ من رحمتک و شفاء من شفائک علی ھذا الوجع

وہ شفایاب ہوگا۔

امام ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کی موت کے متعلق اسے تسلی دو۔ یہ کسی چیز کو

ردتو نہ کر سکے گا البتہ مریض کا دل خوش ہو جائے گا۔

حاکم نے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی مریض کی عیادت کرے تو وہ یوں کہے: مولا! اپنے بندے کو شفاء دے دے۔ یہ تیرے لیے تیرے دشمن کو مارے گا اور تیرے لیے نماز کی طرف چل کر جائے گا۔

طبرانی نے الاوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مریضوں کی عیادت کیا کرو۔ انہیں حکم دو کہ تمہارے لیے دعا کریں۔ مریض کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

امام بغوی نے اپنی مسند میں لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مریضوں کی عیادت کیا کرو۔ جنازے پڑھا کرو۔ عیادت کبھی کبھی یا چوتھے روز کیا کرو۔ اگر مریض مغلوب ہو (اس پر نزع کا عالم ہو) تو اس کی عیادت نہ کرو۔ تعزیت ایک دفعہ ہی ہے۔ امام احمد، ابن حبان اور بیہقی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مریضوں کی عیادت کیا کرو۔ نماز جنازہ پڑھا کرو۔ اس سے تمہیں آخرت کی یاد آئے گی۔

طبرانی نے "الکبیر" میں حضرت ابورافع کی زوجہ محترمہ حضرت سلمٰی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ جب اپنے اہل بیت میں سے کسی شخص کی عیادت کرتے تو اسے معوذات پڑھ کر دم کرتے۔ امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے: پاکیزگی۔ ان شاء اللہ۔ امام مسلم نے حضرت ثوبان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کے چنے ہوئے میوہ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ واپس آجائے۔ امام احمد، ابوداؤد، ابن السنی، طبرانی نے الکبیر میں اور حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مریض کی عیادت کرے تو وہ اس کے پاس یہ دعا مانگے: مولا! اپنے فلاں بندے کو شفاء دے دے۔ وہ تیرے لیے تیرے دشمن کو مارے گا، اور تیرے لیے چل کر نماز کی طرف جائے گا۔ ابن ماجہ نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے یہ دعا مانگی:

اکشف الباس رب الناس الہ الناس۔

خرائطی نے مکارم الاخلاق میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے یہ دعا مانگی: اکشف الباس رب الناس لا یکشف الکرب غیرك۔ ابوداؤد اور نسائی نے حضرت ثابت سے روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی: اکشف الباس رب الناس۔ امام ترمذی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کی وقتِ صبح عیادت کرتا ہے تو تا شام ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اگر وہ شام کے وقت عیادت کرے تو تادم صبح ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں۔ اس کے لیے جنت میں چنا ہوا میوہ ہوگا۔

ابوداؤد اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اس مریض کی عیادت کرے جس پر نزع کی کیفیت نہ ہو تو وہ اس کے پاس یہ کلمات سات بار پڑھے: اسئل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیك۔ رب تعالیٰ اس مریض کو شفاء دے دے گا۔ امام ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مریض کی عیادت کی، یا رب تعالیٰ کے لیے اپنے بھائی کی زیارت کی تو ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے: تم نے مبارک کام کیا۔ تمہارا چلنا مبارک ہو۔ تم نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا۔

بزار نے صحیح کے راویوں سے حضرت اعمش سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے حیان بن جد بن ابجر الاکبر کو فرماتے ہوئے سنا: انہوں نے فرمایا: جب تک تمہارا جسم مرض کو برداشت کر سکے دوا چھوڑ دو۔ امام احمد اور ترمذی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: عیادتِ مریض کی تکمیل یہ ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنا ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھے۔ اس سے پوچھے کہ وہ کیسا ہے تمہارے مابین مکمل سلام مصافحہ ہے۔ ابن ماجہ اور ابن السنی نے فی عمل یوم و لیلۃ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم مریض کے پاس جاؤ تو اسے حکم دو کہ وہ

تمہارے لیے دعا کرے۔ اس کی دعا ملائکہ کی دعا کی طرح ہے۔

۶۔ بعض منافقین کی عیادت

امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں آپ ﷺ کے ساتھ ابن ابی کے پاس گیا۔ آپ ﷺ اس کی عیادت اس مرض میں کرنے گئے تھے۔ جس میں وہ مرا تھا۔ جب حضور اکرم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس پر موت کے اثرات دیکھے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تجھے یہود کے ساتھ محبت کرنے سے منع کرتا تھا۔ اس نے جواب دیا: اسعد بن زرارہ نے ان کے ساتھ بغض رکھا وہ بھی تو مر گئے۔

۷۔ بعض اہل کتاب کی عیادت

امام بخاری اور ابوداؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک یہودی بچہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔ وہ مریض ہو گیا۔ آپ ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے آپ ﷺ نے اسے فرمایا: اسلام قبول کر لے۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا۔ وہ بھی وہیں تھا اس نے کہا: حضرت ابوالقاسم ﷺ کی اطاعت کرو۔ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ ﷺ باہر تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے اسے آگ سے بچا لیا ہے۔ امام مسلم نے حضرت ثوبان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے باغ میں ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ لوٹ آئے۔ امام احمد اور طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مریض کی عیادت کرنے والا رحمت الٰہیہ میں ہوتا ہے۔ جب تک وہ مریض کے پاس ہوتا ہے۔ اسے رحمت ڈھانپے رکھتی ہے۔ مریض کی عیادت کی تکمیل میں سے یہ ہے کہ تم میں سے کوئی ایک اپنا ہاتھ اس کے چہرے پر رکھے یا اس کے ہاتھ پر رکھے۔ اس سے پوچھے کہ اس کا کیا حال ہے؟ تمہارے مابین سلام کی تکمیل مصافحہ ہے۔ امام بیہقی نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی غیر مسلم کی عیادت فرماتے تو اس کے پاس بیٹھ جاتے۔ پوچھتے: یہودی! تو کیسا ہے؟ عیسائی! تو کیسا ہے؟ اس دین کا نام لیتے جس پر وہ ہوتا۔ لوگوں کی کثرت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتماد کرنے لگی۔

تنبیہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مریض کی عیادت کے لیے کوئی دن مختص نہ کر رکھا تھا نہ ہی کوئی مخصوص وقت تھا۔ ہفتہ کے روز عیادت کو اس طریقہ کی مخالفت کرتے ہوئے چھوڑ دیا تھا جس کی ابتداء یہود نے کی تھی جو کسی بادشاہ کا طبیب تھا۔ وہ مریض بن گیا۔ وہ اس کے ہاں ہی رہنے لگا۔ اس نے روز جمعہ کو ارادہ کیا وہ اس کے ہفتہ کے لیے گزار دے۔ اس نے اسے منع کیا اسے ہفتہ کے حلال ہونے کے متعلق خدشہ کیا۔ خون ریزی کا خدشہ لاحق ہوا۔ اس نے کہا: مریض کے پاس ہفتہ کے روز نہ جایا جائے۔ بادشاہ نے اسے چھوڑ دیا، پھر اس کا رواج ہو گیا۔

لیکن ابن ابی داؤد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے مریض کی عیادت کی تو وہ رحمتِ الٰہی میں ہوتا ہے۔ جب تک وہ مریض کے پاس ہوتا ہے اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی: یہ تو تندرست کے لیے ہے۔ مریض کے لیے کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔ ابن ماجہ اور بیہقی نے الشعب میں روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اس کی اسناد غیر قوی ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین دن کے بعد مریض کی عیادت کرتے تھے۔

۸۔ مریض کو دوا یا کھانے پر مجبور نہ کرو اسے وہ کچھ دو جس کی وہ تمنا کرے

بزار، حاکم، طبرانی نے ثقہ راویوں سے، سوائے ولید بن عبدالرحمان کے، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے، ترمذی (انہوں نے اسے حسن غریب کہا ہے) ابن ماجہ، حاکم، طبرانی نے الکبیر، بیہقی نے حضرت عقبہ بن عامر سے، شیرازی نے الالقاب میں، ابونعیم نے الحلیہ میں اور ابن عساکر نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اپنے مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کیا کرو۔ رب تعالیٰ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔ ابونعیم نے اسے الطب میں حضرات ابن عمر اور عقبہ سے روایت کیا ہے۔ ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک انصاری شخص کی عیادت کی۔ آپ ﷺ نے اسے پوچھا: کیا تمہیں کچھ پسند ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں! روٹی۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں سے پوچھا: کیا تم میں سے کسی کے پاس گندم کی روٹی ہے؟ وہ اسے لے کر آئے۔ ایک شخص روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے اسے وہ کھلایا، پھر فرمایا: جب تم میں سے کسی کا مریض کچھ کھانے کے لیے طلب کرے تو وہ اسے کھلا دے۔

ابونعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے ایک مریض کی عیادت کی اس سے پوچھا: کیا تمہیں کیک پسند ہے؟ اس نے عرض کی: ہاں! آپ ﷺ نے اسے منگوا کر دیا۔ اسی کتاب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے تو انہیں آشوبِ چشم تھا۔ آپ ﷺ کے سامنے کھجوریں تھیں۔ آپ ﷺ انہیں تناول فرمانے لگے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: علی! کیا انہیں کھاؤ گے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں! آپ ﷺ نے ایک کھجور ان کی طرف پھینک دی، پھر دوسری، حتیٰ کہ سات کھجوریں ان کی طرف پھینک دیں، پھر فرمایا: علی! یہ تمہارے لیے کافی ہیں۔ اس میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کو کھجوروں کا ایک صاع بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ اس وقت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بخار تھا آپ ﷺ نے انہیں ایک، دو، حتیٰ کہ سات کھجوریں عطا فرما دیں، پھر فرمایا: یہی تمہارے لیے کافی ہیں۔

اسی کتاب میں ابن اسحاق سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ انصار میں سے اپنے ننھیال کے ہاں تشریف لے گئے آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ انہوں نے تر کھجوروں کا ایک صاع آپ ﷺ کو پیش کیا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ انہیں کھانے کے لیے جھکے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نہ کھاؤ۔ تم ابھی ابھی بخار سے صحت مند ہوئے ہو۔

9۔ صحابہ کرام کی بعض بیویوں کی عیادت

ابوداؤد نے حضرت ام علاء سے روایت کیا ہے یہ حضرت حزام بن حکیم انصاری کی پھوپھی

تھیں۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں مریضہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ام علاء! تمہیں بشارت ہو۔ جب مسلمان مریض ہوتا ہے تو رب تعالیٰ اس کی خطائیں اس طرح دور کرتا ہے جیسے آگ سونے اور چاندی کی میل کو دور کر دیتی ہے۔

۱۰- جس کی آنکھوں میں تکلیف تھی اس کی عیادت کی

امام احمد نے حضرت انس سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گیا۔ انہوں نے فرمایا: مجھے آشوبِ چشم تھا حضور اکرم ﷺ نے میری عیادت کی۔ امام احمد، ابوداؤد، بخاری نے الادب میں حاکم نے اس کی تصحیح کے ساتھ۔ حضرت زید بن ارقم سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھے آشوبِ چشم نے آلیا۔ آپ ﷺ نے میری عیادت کی۔

۱۱- مریض اور اس کی حالت کے متعلق سوال

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ حضرت ابوسلمہ کے ہاں تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کی: بہتر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ تمہارا حال بہتر کرے۔ امام احمد، اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ اس پر نزع کا عالم تھا۔ آپ ﷺ نے اسے سلام کیا فرمایا: تم کیسے ہو؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں خیر سے ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں اپنے گناہوں کا خوف بھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی عالم میں جس پر یہ دو چیزیں جمع ہو جاتی ہیں رب تعالیٰ اس کی امید کو پورا کر دیتا ہے۔ اسے خوف سے امن عطا کرتا ہے۔

۱۲- مریض کو بشارت

امام احمد اور امام بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کی عیادت کی۔ اسے بخار تھا۔ میں آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: تمہیں بشارت ہو۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ میری آگ ہے جسے میں

اپنے مؤمن بندے پر دنیا میں مسلط کرتا ہوں تاکہ یہ آخرت میں اس کی آگ کا حصہ بن جائے۔ طبرانی نے الکبیر میں اور ضیاء نے اسعد بن کرز سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مریض کی خطائیں اس طرح مٹادی جاتی ہیں جیسے درخت کے پتے گرتے ہیں۔

خلیلی نے حضرت جریر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مرض دنیا میں رب تعالیٰ کا کوڑا ہے جس کے ساتھ وہ اپنے بندوں کو تادیب سکھاتا ہے۔ امام احمد، حاکم، طبرانی نے الکبیر میں، ابونعیم نے حلیہ میں حضرت شداد بن اوس سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے مؤمن بندوں میں سے کسی بندے کو آزماتا ہوں وہ میری تعریف کرتا ہے اس ابتلاء پر صبر کرتا ہے وہ اپنے بستر سے اس طرح اٹھتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جس روز اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ رب تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: میں نے اپنے بندے کو اس طرح مقید کیا ہے۔ اس کی آزمائش کی ہے۔ اس کے لیے وہی اجر لکھ دو جو اس وقت لکھتے تھے جب یہ صحیح ہوتا تھا۔

حکیم نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندوں میں سے کسی بندے پر اس کے مال، جسم یا اولاد میں مصیبت بھیجوں وہ صبر جمیل کے ساتھ اس کا سامنا کرے تو مجھے روز حشر حیاء آتی ہے کہ میں اس کے لیے میزان نصب کروں یا اس کے لیے اس کا رجسٹر کھولوں۔

حاکم اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میں اپنے کسی مؤمن بندے کو آزماتا ہوں وہ اپنے عیادت کرنے والوں کے ساتھ شکوہ نہیں کرتا تو میں اسے قیدیوں سے آزاد کر دیتا ہوں۔ اسے وہ گوشت دیتا ہوں جو اس سے سابقہ گوشت سے بہتر، وہ خون دیتا ہوں جو پہلے خون سے بہتر ہوتا ہے۔ وہ ازسرنو عمل کا آغاز کرتا ہے حکیم ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو ایک رات مریض بنا اس نے صبر کیا۔ اس سے رب تعالیٰ پر راضی رہا وہ اس طرح نکلا جیسے اس روز تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

رب تعالیٰ نے ہر مرض کا علاج پیدا کیا ہے سوائے بڑھاپے اور موت کے

ابوداؤد اور طیالسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہی روایت حضرات اسامہ بن شریک، ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے زمین میں کوئی مرض نہیں اتارا مگر اس کے لیے شفاء اتاری۔ سوائے موت اور بڑھاپے کے۔ دوسرے الفاظ میں ہے: جس نے مرض اتارا اس نے دوا بھی اتار دی۔ طبرانی نے صحیح کے راویوں سے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے مرض اور اس کی دوا کو تخلیق کیا ہے۔ ہر مرض کی دوا بھی تخلیق کی۔ حرام کے ساتھ علاج نہ کیا کرو۔

ابوداؤد، طبرانی نے الکبیر میں، ابن السنی، ابونعیم نے الطب میں اور امام بیہقی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے مرض اور علاج کو اتارا۔ ہر مرض کی دوا بنائی۔ اللہ تعالیٰ کے بندو! دوا استعمال کیا کرو لیکن حرام کو بطور دوا استعمال نہ کرو۔ امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر مرض کا علاج ہے جب مرض کی دوا پہنچتی ہے تو رب تعالیٰ کے اذن سے وہ شفاء یاب ہو جاتا ہے۔

ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت اسامہ بن شریک سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ارد گرد سے وفود آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ وہ آپ ﷺ سے مختلف سوالات کرنے لگے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم دوا استعمال کر لیا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اے اللہ تعالیٰ کے بندو! دوا لیا کرو۔ رب تعالیٰ نے جو مرض بھی اتارا اس کے لیے دوا بھی اتاری سوائے ایک کے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بڑھاپا۔ امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے جو بھی مرض اتارا۔ اس کے لیے دوا بھی نازل کی۔

امام احمد، طبرانی، مسدد اور حمیدی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے جو مرض اتارا اس کے لیے دوا بھی اتاری، جس نے اسے جان لیا اس نے جان لیا جو جاہل رہا وہ جاہل رہا۔ امام احمد نے صحیح کے راویوں سے ایک انصاری شخص سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کی عیادت کی۔ اسے زخم آیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے بنو فلاں کا طبیب بلاؤ۔ انہوں نے بلایا تو وہ آگیا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کیا دوا کوئی فائدہ دے سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! رب تعالیٰ نے جو مرض زمین پر اتارا اس کے لیے شفاء بھی اتاری۔ طبرانی نے جید سند کے ساتھ حارث بن سعید سے اور وہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ دیکھتے ہیں کہ ہم دم کراتے ہیں دواؤں سے علاج کراتے ہیں کیا یہ تقدیر الٰہیہ میں سے کچھ رد کر سکتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی تقدیر الٰہیہ میں سے ہیں۔ امام احمد، ابن ابی شیبہ، ابو یعلی نے حسن سند سے، ابن السنی اور ابو نعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ الضیاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب رب تعالیٰ نے مرض بنایا تو اس نے اس کی دوا بھی تخلیق کی۔ تم علاج کیا کرو۔

حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے جو مرض بھی اتارا اس کی شفاء بھی اتاری۔ سوائے بڑھاپے کے۔ تم گائے کا دودھ پیا کرو۔ یہ ہر درخت کو کھاتی ہیں۔ یہ ہر مرض سے شفاء ہے۔

امام احمد نے طارق بن شہاب سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے جو مرض پیدا کیا اس کے لیے دوا بھی پیدا کی۔ تم گائے کا دودھ پیا کرو۔ وہ ہر ہر درخت کو کھاتی ہے۔ حاکم نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے جو مرض بھی اتارا اس کے لیے دوا بھی اتاری۔ جس نے جان لیا اس نے جان لیا جو جاہل رہا وہ جاہل رہا۔ سوائے موت کے۔

ابو صالح ذکوان نے ایک انصاری شخص سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے

ایک شخص کی عیادت کی۔ اسے پھوڑا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنوفلاں کے طبیب کو بلاؤ۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا دوا کچھ فائدہ دے سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! رب تعالیٰ نے مرض بھی اتارا۔ اس کے لیے دوا بھی اتاری۔

ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مرض اتارا اس نے اس کے لیے دوا بھی اتاری۔ جس میں چاہا شفاء رکھ دی۔

امام احمد، ائمہ اربعہ، ابن حبان اور حاکم نے حضرت اسامہ بن شریک سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ تعالیٰ کے بندو! دوا لیا کرو۔ رب تعالیٰ نے جو مرض اتارا اس کی دوا بھی اتاری سوائے ایک یعنی بڑھاپے کے۔ طبرانی نے الکبیر میں حسن سند سے اور ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دوا بھی تقدیر الٰہی میں سے ہے۔ یہ اذنِ الٰہی سے نفع دیتی ہے۔ ابن السنی نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دوا تقدیر الٰہی میں سے ہے وہ جس کو چاہتا ہے جس سے چاہتا ہے نفع دیتا ہے۔

شراب وغیرہ سے علاج کرنے سے ممانعت

امام احمد، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے حضرت وائل بن حجر سے روایت کیا ہے کہ حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے شراب کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے انہیں منع کر دیا۔ انہیں استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کی: میں بطور دوا استعمال کرلیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دوا نہیں ہے بلکہ یہ مرض ہے۔

ابو یعلی، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میری ایک بیٹی بیمار ہوگئی۔ میں نے طشت میں اس کے لیے نبیذ بنائی۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو وہ جوش مار رہی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: میری نورِ نظر کو مرض لاحق ہوگیا ہے۔ میں نے اس کے لیے نبیذ تیار کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے تمہاری شفاء حرام میں نہیں رکھی۔ امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ہر خبیث دوا سے منع فرمایا۔

ہے جیسے زہر وغیرہ۔ اس روایت کو ابوداؤد، امام احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے ان الفاظ میں روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے خبیث دوا سے منع فرمایا یعنی زہر سے۔

ابوداؤد اور نسائی نے حضرت عبدالرحمان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے مینڈک کے متعلق عرض کی کہ وہ اسے دوا میں ڈال لے۔ آپ ﷺ نے اسے مارنے سے منع کر دیا۔

امام احمد اور ابن ماجہ نے حضرت طارق بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ہماری زمین پر انگور ہوتے ہیں کیا ہم انہیں نچوڑ کر ان سے پی لیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: ہم اس سے مریضوں کی شفاء چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں شفاء نہیں ہے۔ یہ مرض ہے۔

ابن عساکر نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مٹی کھائی اس کا جو رنگ کم ہوا اس پر اس کا حساب ہوگا۔ طبرانی نے الکبیر میں حضرت سلمان سے، ابن عدی اور بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابن عساکر اور امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مٹی کھائی۔ دوسری روایت میں ہے: جس نے شوق سے مٹی کھائی اس نے خود کو قتل کرنے پر اعانت کی۔

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے اس چیز میں تمہاری شفاء نہیں رکھی جسے اس نے تم پر حرام کیا ہے۔ طبرانی نے الکبیر میں حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے مرض اور دوا کو پیدا کیا۔ دوا لو لیکن حرام چیز کو بطور دوا استعمال نہ کرو۔ ترمذی نے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: شراب دوا نہیں ہے بلکہ یہ مرض ہے۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور طبیب روح و قلب ﷺ نے فرمایا: جس نے شراب

بطور دوا استعمال کی تو رب تعالیٰ نے اس میں شفاء نہیں رکھی۔

ابونعیم نے الطب میں روایت کیا ہے کہ حضرت سوید بن طارق رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں شراب کے متعلق عرض کی کہ کیا اسے دوا میں استعمال کیا جا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دوا نہیں۔ یہ تو مرض ہے۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے ان امراض میں سے کچھ لاحق ہو جائے تو وہ ان اشیاء کی طرف پناہ نہ لے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا ہے۔ رب تعالیٰ نے حرام اشیاء میں شفاء نہیں رکھی۔

ابن السنی اور ابونعیم نے حضرت صالح بن خوات سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس چیز کو کھانے سے منع کیا جسے چیونٹیوں نے اپنے منہ یا پاؤں سے اٹھایا ہو۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کمرہ سے بچو جسے حمام کہا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس سے میل دور ہو جاتی ہے۔ مریض کو اس سے نفع ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اس میں جائے اسے پردہ کرنا چاہیے۔ دوسری روایت میں ہے: برا کمرہ حمام ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ اس سے مریض کو شفاء ملتی ہے۔ اس سے میل ختم ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے ایسے کرنا ہی ہے تو پردہ کیا کرو۔

حضرت ثعلبہ بن سہیل سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: حمام سے بدہضمی پیدا ہوتی ہے۔ اسی میں ہے: حمام ایک عمدہ کمرہ ہے جو میل کو دور کرتا ہے اور آگ کی یاد دلاتا ہے۔ یہ اشعار اس ضمن میں کتنے عمدہ ہیں۔

و ما اشبه الحمام بالموت لامرئ
يذكر لكن اين من يتذكر
يجرد من اهل و مال و ملبس
و يتبعه من كل ذالك مستر

ترجمہ: یہ حمام موت کے ساتھ کتنی مشابہت رکھتا ہے۔ اس شخص کے لیے جو موت کو یاد

کرے لیکن نصیحت حاصل کرنے والا کہاں ہے؟ انسان اپنے اہل، مال اور لباس سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔ ان تمام کے بعد ایک پردہ پوش ہوتا ہے۔

ابن عدی نے کامل میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضور اکرم ﷺ نے دل کی تجویفوں سے منع فرمایا۔ طبرانی نے الاوسط میں حضرت عبداللہ بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ بکرے کی سات اشیاء مکروہ سمجھتے تھے: (۱) پتا۔ (۲) مثانہ۔ (۳) آنتیں۔ (۴) آلہ تناسل (۵) خصیتین (۶) غدود (۷) خون۔ ابن السنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ گردوں کو مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ پیشاب کی جگہ ہوتا ہے۔

امام بیہقی نے حضرت صہیب سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے گرم کھانے سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے۔

امام مسلم، ترمذی، ابن ماجہ، بیہقی نے الشعب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا۔ میں نے عرض کی: اور کھڑے ہو کر کھانا؟ انہوں نے فرمایا: یہ اس سے برا عمل ہے۔ امام بیہقی نے لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا کیونکہ اس میں مرض ہے جیسے کہ اہل طب گمان کرتے ہیں۔ خصوصاً جس کے نچلے حصے میں مرض ہو، جو سردی کی وجہ سے ہو۔ سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حضرت ابراہیم نخعی سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: پرنالے اور نالی، رکے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کو اس لیے مکروہ کہا گیا ہے اور کھڑے ہو کر پانی پینے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کیونکہ اگر وہ شخص مریض ہو گا تو اس کی مرض شدید ہو جائے گی۔

ابن السنی اور بیہقی نے الشعب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم شفیع مکرم ﷺ نے فرمایا: پانی آہستہ آہستہ پیو۔ اسے یکبار نہ پیو۔ دردِ جگر یکبار پینے سے ہوتا ہے۔ امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پانی آہستہ آہستہ پیو۔ اسے یکبار نہ پیو۔ امام بیہقی نے معمر سے اور انہوں نے ابن ابی حسین سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک پانی پیے تو اسے آہستہ

آہستہ پینا چاہیے۔ اسے یکبارگی نہیں پینا چاہیے۔ دردِ جگر یکبار پینے سے ہوتا ہے۔ ابوداؤد اور امام بیہقی نے الشعب میں روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے کنارے سے پینے سے منع کیا نیز یہ کہ پیالے میں پھونک نہ ماری جائے۔

حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی پانی پیے تو وہ برتن میں سانس نہ لے بلکہ اسے پیچھے کرلے اور سانس لے۔ شیخین نے حضرت ابوقتادہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ برتن میں سانس لیا جائے۔ امام بیہقی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے منع کیا کہ برتن میں سانس لیا جائے یا اس میں پھونک ماری جائے۔ حلیمی نے لکھا ہے: وہ بخارات جو معدہ سے اٹھتے ہیں یا سر سے اترتے ہیں وہ پانی میں مل جاتے ہیں اور نقصان دیتے ہیں۔

طبیب کے متعلق اسوہ حسنہ

اس میں کئی انواع ہیں۔

۱۔طبیب کو بلانے کا حکم

امام احمد نے ایک انصاری شخص سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے ایک زخمی شخص کی عیادت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنوفلاں کے طبیب کو بلاؤ۔ وہ حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا دوا کچھ فائدہ دے سکتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ! رب تعالیٰ نے جو مرض بھی نازل کیا اس کے لیے شفاء بھی اتاری۔

۲۔طبیب کب ضامن ہوگا؟

ابونعیم نے الطب میں حضرت عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو معالج بنا۔ وہ طب میں مصروف نہ تھا اس نے کسی نفس کو مار ڈالا یا اس سے کم نقصان کیا تو وہ ضامن ہوگا۔

۳۔کسی کو طبیب نہ کہا جائے

ابونعیم نے الطب میں حضرت ابورمثہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں اپنے

والد گرامی کے ہمراہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ میرے والد گرامی نے وہ کچھ دیکھا جو آپ ﷺ کی کمر پر تھا۔ عرض کی: آئیں۔ میں اس چیز کا علاج کرتا ہوں جو آپ ﷺ کی کمر پر ہے۔ میں طبیب ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم رفیق ہو اللہ تعالیٰ طبیب ہے۔

۴-طب میں فراست اور استدلال کا استعمال

ابو نعیم نے الطب میں حضرات ابوسعید اور ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی فراست سے بچو۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اسی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جو لوگوں کو عقل و فراست سے جان لیتے ہیں۔ اسی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم اس شخص کو دیکھو جو مرض اور عبادت کے بغیر زرد ہے تو یہ اس وجہ سے ہے کہ اس کے دل میں اسلام کے بارے میں کینہ ہے۔

شیخ الشیوخ حافظ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے منہج السوی میں لکھا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے جو اپنے صحابہ کرام کے لیے تشریع فرمائی ہے۔ اس میں ساری امت شامل ہوگی مگر جبکہ کوئی دلیل کسی کو خاص کردے۔ جو طب ذکر فرمائی ہے وہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام اور اہلِ زمین کے ساتھ خاص ہے مگر جبکہ اس کی عمومیت پر کوئی دلیل مل جائے۔

پہلا فائدہ

حضور اکرم ﷺ کی طب تجربات کی طب ہے۔ اگر اس ضمن میں جو کچھ فرمایا وہ اہل عرب کے مسلک کے مطابق فرمایا مگر وہ جس کو رب تعالیٰ نے وحی کے ذریعے علم نبوی میں سے آپ ﷺ کے ساتھ مخصوص کی ہو۔ یہ اس امر کو چاک کر دیتا ہے جسے اطباء نے پایا ہو یا حکماء جانتے ہوں۔ آپ ﷺ نے جو کچھ بھی کیا یا فرمایا: وہ درستگی کے بلند ترین درجات پر ہے۔ رب تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی ہے۔ آپ ﷺ حق اور سچ ہی فرماتے ہیں۔ ابن قیم نے لکھا ہے: مریض کے لیے آپ ﷺ کے علاج کی تین انواع ہیں۔ (۱) طبعی ادویہ سے (۲) الٰہیہ ادویہ سے (۳) دونوں کے مرکب سے۔

دوسرا فائدہ

ابونعیم نے الحلیہ میں حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کے لیے اس کی آنکھوں میں کھاری پن رکھا، کیونکہ یہ آنکھ کے ڈھیلے تھے۔ اگر یہ کھاری پن نہ ہوتا تو یہ دونوں پگھل جاتے۔ اس نے دونوں کانوں میں تلخی رکھی یہ کیڑوں سے حجاب ہے۔ اگر دماغ میں کیڑا داخل ہو جائے وہ دماغ تک جانا چاہے جب وہ تلخی چکھتا ہے تو وہ باہر نکلنا چاہتا ہے۔ اس نے دونوں منخر (نتھنوں) میں حرارت کو رکھا۔ جن سے بو سونگھی جاتی ہے اگر اس طرح نہ ہوتا تو دماغ متعفن ہو جاتا۔ اس نے دونوں ہونٹوں میں مٹھاس کو رکھا جس سے وہ ہر چیز کا ذائقہ پالیتا ہے۔ انہی کے ذریعے لوگ اس کی گفتگو کی حلاوت کو سنتے ہیں۔

تیسرا فائدہ

ابن السنی حضرت عبداللہ بن بسر المازنی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ناک کے بال اکھیڑا نہ کرو اس سے اکلہ (عضو کو ختم کرنے والا مرض) پیدا ہوتا ہے بلکہ انہیں کاٹ دیا کرو۔

روزہ، سفر، غم سے نفی، معتدل غذا اور خوشبو سے حفظِ صحت

رب تعالیٰ نے حفظِ صحت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ (البقرہ:۱۸۴)

ترجمہ: پھر جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھ لے۔

کیونکہ سفر میں تھکاوٹ ہوتی ہے۔ اس سے صحت میں تغیر آجاتا ہے اگر روزہ اس میں رکھا جائے تو یہ تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے لہٰذا افطار کو مباح قرار دیا گیا۔ اسی طرح مرض کے متعلق بھی فرمایا۔ ابن السنی اور ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: روزہ رکھا کرو صحت مند ہو جاؤ گے۔ امام بخاری نے الادب میں،

ترمذی اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس طرح رات بسر کی کہ اس کے ہاتھ میں زعفران کی بو یا گوشت کی بو یا چربی تھی اسے کچھ پہنچ گیا تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔

طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے اس طرح رات گزاری کہ اس کے ہاتھ پر زعفران کی بو یا گوشت کی بو یا چربی تھی اسے برص ہو گیا تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔ ابو داؤد، ترمذی ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: شیطان منحوس اور حریص ہے۔ اس سے اپنا بچاؤ کیا کرو۔ جس نے اس حالت میں رات بسر کی کہ اس کے ہاتھ میں زعفران کی بو یا گوشت کی بو یا چربی تھی اسے کچھ ہو گیا تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اسے دیوانگی، یا عقل کی خرابی یا برص ہو گیا تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔

امام احمد اور امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: برتن ڈھانپا کرو۔ مشکیزوں کے منہ بند کیا کرو۔ سال بھر میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وباء نازل ہوتی ہے، جو اس برتن کے پاس سے گزرے جسے ڈھانپا گیا نہ ہو یا اس مشکیزہ کے پاس سے گزارے جو بند نہ ہو تو وہ ان میں گر پڑتی ہے۔ ابو نعیم نے الطب میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم رات کا قیام کیا کرو۔ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ ہے رات کا قیام قرب الٰہی کا سبب ہے یہ گناہوں کو ڈھانپتا ہے۔ یہ گناہوں سے رکاوٹ ہے اور اس سے جسم سے بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سفر کیا کرو۔ صحت مند ہو جاؤ گے اور سلامتی پا جاؤ گے۔ اسی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے اخلاق برے ہو گئے اس نے خود کو عذاب میں مبتلا کر دیا۔ جس کے غم زیادہ ہو گئے اس کا جسم بیمار ہو گیا۔

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کے بھرے ہوئے پیٹ کے علاوہ اور کوئی بھرا ہوا برتن اتنا برا نہیں۔ ابن آدم کے لیے وہ چند

لقمے ہی کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا رکھ سکیں۔ اگر زیادہ کھانا ہی ہے تو ایک ثلث کھانے کے لیے، ایک ثلث پینے کے لیے اور ایک ثلث سانس کے لیے رکھے۔ اسی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: گرمی اور سردی سے بچاؤ کیا کرو۔ طبرانی نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نہار منہ پانی پیا اس کی قوت کم ہوگئی۔

پرہیز

رب تعالیٰ نے اپنے اس فرمان سے اسی طرف اشارہ کیا ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ (النساء:۲۹)

ترجمہ: اور نہ ہلاک کرو اپنے آپ کو۔

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ (الاعراف:۳۱)

ترجمہ: کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

ابن ماجہ نے حضرت ام منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ ہمارے گھر جلوہ افروز ہوئے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ ابھی ابھی صحت مند ہوئے تھے۔ ہمارے انگور لٹکے ہوئے تھے۔ حضور اکرم ﷺ کھڑے ہو کر ان سے کھانے لگے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ان سے کھانے لگے۔ آپ ﷺ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمانے لگے: تم ابھی ابھی صحت مند ہوئے ہو۔ وہ رک گئے۔ میں نے آپ کے لیے جو اور سلع (چکندر) تیار کیے۔ اسے آپ ﷺ کی خدمت میں لے آئی۔ آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس سے کھائیں۔ یہ آپ کے لیے نفع بخش ہے۔

ابن ماجہ نے حضرت صہیب سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے سامنے روٹی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب آؤ اور کھاؤ۔ میں نے اسے پکڑا اور کھانے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھجوریں کھا رہے ہو اور تمہیں

آشوبِ چشم ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں دوسری طرف سے کھا رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ سن کر مسکرانے لگے۔ اس روایت کو امام ترمذی نے نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن غریب کہا ہے۔ امام احمد اور امام حاکم نے حضرت حسن سے روایت کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس نے حقنہ کیا ہو وہ جماع نہ کرے۔ اس سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: برتن ڈھانپا کرو۔ مشکیزے کا منہ بند کیا کرو سال بھر میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وباء اترتی ہے وہ کسی ایسے برتن کے پاس سے گزرے جس پر ڈھکنا نہ ہو یا ایسے مشکیزے کے پاس سے گزرے جس کا منہ بند نہ ہو تو وہ اس میں گر جاتی ہے۔

ابوداؤد نے مراسیل میں صحیح سند سے زیاد سہمی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: احمق عورتوں سے دودھ نہ پلایا کرو۔ دودھ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے، یا یہ متعدی ہوتا ہے۔ قضاعی نے حسن سند کے ساتھ حضرت ابن عباس سے مرفوع روایت کیا ہے کہ رضاعت سے طبیعت متغیر ہو جاتی ہے۔ ابن حبیب نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ فاجرہ سے دودھ نہ پلایا جائے۔ طبرانی نے الاوسط میں حضرت ابوسعید سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس سند میں محمد بن مخلد رعینی ہے وہ ضعیف ہے جس نے نہار منہ پانی پیا اس کی قوت کمزور ہوگئی۔

دارقطنی اور شافعی نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: دھوپ سے گرم پانی سے غسل نہ کیا کرو۔ اس سے برص پیدا ہوتا ہے۔ اسے دارقطنی نے عامر سے روایت کیا ہے۔ وہ ضعیف ہے۔ عقیلی نے حضرات انس اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اسے ڈبو دے پھر اسے پھینک دے۔ اس کے ایک پر میں شفاء اور دوسرے میں مرض ہے۔ حضرت ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ وہ اپنے اس پر سے بچتی ہے جس میں مرض ہوتا ہے۔ اسے سارا ڈبو دو۔ امام بخاری کی روایت میں ہے: وہ زہر کو مقدم کرتی ہے۔ شفاء کو موخر کرتی ہے۔ امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور طبیب روح و

دل ﷺ نے فرمایا: برتن ڈھانپا کرو۔ مشکیزوں کو باندھا کرو۔ سال بھر میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وباء اترتی ہے وہ جب کسی ایسے برتن کے پاس سے گزرتی ہے جس پر ڈھکنا نہ ہو یا ایسے مشکیزہ کے پاس سے گزرتی ہے جس پر رسی نہ ہو تو وہ اس میں گر جاتی ہے۔ ایک قول کے مطابق وہ رات رومی سال کے مہینوں کے آخر میں ہوتی ہے۔

ابو نعیم نے الطب میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کی دنیا سے اس طرح حفاظت کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی ایک اپنے مریض کو پانی سے بچاتا ہے۔ اسی روایت میں ہے: رب تعالیٰ بندۂ مومن پر نظر و شفقت کرتے ہوئے اسی طرح حفاظت کرتا ہے جیسے مریض کے گھر والے اس کو کھانے سے پرہیز کراتے ہیں۔

تنبیہات

۱- پرہیز کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اس چیز سے پرہیز جو مرض کو لے کر آتی ہے۔ یہ صحت مندوں کی پرہیز ہے۔ (۲) اس چیز سے پرہیز جو مرض میں اضافہ کر دے۔ یہ مریض کی پرہیز ہے جب وہ پرہیز کرتا ہے تو اس کا مرض بڑھنے سے رک جاتا ہے۔ اعضاء اس کے دفاع میں لگ جاتے ہیں۔ اس کی مثال رب تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا (النساء: ۴۳)

ترجمہ: اگر ہو تم بیمار یا سفر میں یا آئے کوئی تم میں سے قضائے حاجت سے یا ہاتھ لگایا ہو تم نے اپنی عورتوں کو پھر نہ پاؤ تم پانی تو تیمم کرلو۔

مریض نے پانی کے استعمال سے پرہیز کیا، بعض فاضل اطباء نے فرمایا ہے: طب کی بنیاد پرہیز ہے۔ مرض سے ابھی ابھی صحت مند ہونے والے کے لیے پرہیز بہت زیادہ نفع مند ہوتا ہے کیونکہ تخلیط مرض کے لوٹنے کا سبب بنتی ہے یہ لوٹ کر آنا مرض کی ابتداء سے زیادہ مشکل ہوتا ہے۔ اس شخص کو پھل اس لیے نقصان دیتا ہے جو ابھی ابھی

صحت یاب ہوا ہو کیونکہ یہ سرعت سے تبدیل ہو جاتا ہے طبیعت کمزور ہونے کی وجہ سے اس کے دفاع کرنے سے کمزور ہوتی ہے۔

۲۔ آپ ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پھل کھانے سے روک دیا، کیونکہ یہ معدہ پر ثقیل تھا لیکن آپ نے انہیں سلق (چکندر) اور جَو کی روٹی کھانے سے منع نہ کیا، کیونکہ یہ اس شخص کے لیے بہت نفع بخش غذا ہے جو ابھی ابھی صحت مند ہوا ہو۔ جَو کے پانی میں غذا، نرمی، لطافت اور طبیعت کے لیے تقویت ہوتی ہے لیکن انگور وغیرہ کی زیادتی نقصان دہ ہوتی ہے لہٰذا اس سے پرہیز ضروری ہے۔

۳۔ ابن القیم نے لکھا ہے: یہ ان امور میں سے ہے جن کے متعلق مشہور ہے کہ مریض اور ابھی ابھی صحت مند ہونے والے کو پرہیز کرنا چاہیے۔ صحیح بات یہ ہے کہ جب مریض یا اس شخص کی اس چیز کی طرف شدید تمنا ہو اس کی طبیعت اس کی طرف میلان رکھتی ہو اور اس نے اس سے اتنا کچھ کھا لیا جو اس کے لیے ہضم کرنا مشکل نہ ہو تو اسے کھانے سے اسے کچھ نقصان نہ ہوگا بلکہ اکثر اس سے فائدہ ہوگا۔ معدہ اور طبیعت اسے قبول اور محبت سے لیں گے اور اس نقصان کی اصلاح کر دیں گے جس کا اندیشہ ہوگا، بعض اوقات یہ اس چیز سے زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے جسے طبیعت ناپسند کرتی ہے۔ دوا میں سے اس چیز کو دور کرتی ہے۔ اسی لیے حضور اکرم ﷺ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو تھوڑی سی کھجوریں کھانے دیں حالانکہ انہیں آشوبِ چشم تھا۔ آپ ﷺ کو علم تھا کہ یہ انہیں نقصان نہ دیں گی۔ جب مریض ایسی چیز کھائے صحیح بھوک کی وجہ سے جس کی اسے اشتہاء ہو تو اس میں نفع زیادہ ہوتا ہے اور اس چیز سے کم نقصان ہوتا ہے جس کی اس کو اشتہا نہ ہو اگرچہ وہ اپنی ذات کے اعتبار سے فائدہ مند ہو۔ اگر اس کی محبت اور طبیعت سچی ہو تو وہ اس کے نقصان کو دور کر دے گی۔ اسی طرح اس کے برعکس کا معاملہ ہے۔

۴۔ امام مالک نے دھوپ میں کیے گئے گرم پانی کو مطلق مکروہ نہیں سمجھا۔ امام نووی نے الروضہ میں اسی کی تصحیح کی ہے۔ الرویانی نے البحر میں اس کی تصریح ہے لیکن امام شافعی نے شہروں اور گرم اوقات میں اس کے استعمال کو مکروہ کہا ہے۔ انہوں

نے منقش برتنوں میں اسے مکروہ کہا ہے لیکن پتھر یا لکڑی کے برتنوں میں مکروہ نہیں کہا۔ انہوں نے ان دونوں اشیاء کی صفائی کی وجہ سے انہیں مستثنیٰ قرار دیا ہے لیکن یہ پانی حوضوں اور تالابوں میں قطعاً مکروہ نہیں ہے یہ کراہت کپڑے کے ساتھ مخصوص ہے جسم کے ساتھ مخصوص نہیں۔ یہ گرمی کے وقت ہے۔ سردی کے وقت نہیں ہے جیسے کہ الروضہ میں ہے الشرح میں اس کی بقاء کو صحیح کہا گیا ہے صاحب التہذیب نے اسے اس برتن کے ساتھ خاص کیا ہے جس کا سر بند ہو کیونکہ اس میں حرارت رک جاتی ہے شرح المہذب میں ہے: یہ شرعی کراہت ہے جس کے تارک کو ثواب ملے گا۔ شرح التنبیہ میں ہے جب ہم قصد کا اعتبار کریں تو یہ شرعیہ ہے ورنہ یہ ارشادیہ ہے۔ یہ تنزیہ کے لیے ہے لیکن یہ طہارت کی صحت کے مانع نہیں ہے۔ طبری نے لکھا ہے: اگر اذیت کا خدشہ ہو تو رک جانا یقینی ہے۔ ابن عبدالسلام نے لکھا ہے: اگر اس کے علاوہ اور پانی نہ ہو تو اسے استعمال کرنا ضروری ہے۔

۵- آپ ﷺ نے فرمایا: اس مکھی کو سارا ڈبو دو، بعض میں جو تو ہم پیدا ہوتا تھا اسے دور کر دیا۔ روایات میں اس پر کا ذکر نہیں ہے جس میں شفاء ہے لیکن بعض علماء کرام نے لکھا ہے کہ انہوں نے غور و فکر کیا تو علم ہوا کہ مکھی اپنے بائیں پر سے بچاؤ کرتی ہے لہٰذا شفاء والا پر دایاں ہے۔

۶- ابو یعلی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کیا ہے کہ مکھی کی زیادہ سے زیادہ عمر چالیس راتیں ہوتی ہے مکھیاں ساری کی ساری آگ میں ہوں گی۔ سوائے شہد کی مکھی کے۔ اس کی سند میں کوئی حرج نہیں۔ جاحظ نے لکھا ہے کہ اسے آگ میں عذاب دینے کے لیے نہیں پھینکا جائے گا بلکہ اس لیے تاکہ اس کے ذریعے اہل آتش کو عذاب دیا جائے۔

افلاطون نے لکھا ہے: مکھی تمام اشیاء سے زیادہ حریص ہے۔ یہ خود کو ہر چیز میں ڈال لیتی ہے خواہ اس میں ہلاکت ہو۔ یہ عفونت سے پیدا ہوتی ہے اس کی آنکھوں پر پلکیں نہیں ہوتیں کیونکہ اس کے ڈھیلے چھوٹے ہوتے ہیں۔ پلکیں ڈھیلوں کو صاف کرتی

ہیں لیکن یہ اپنے ہاتھوں سے آنکھیں صاف کرتی ہے۔ اپنی آنکھوں کو چھوتی رہتی ہے۔ اس کا عجیب امر یہ ہے کہ اس کا گند سیاہ کپڑے پر سفید اور سفید پر اس کے برعکس ہوتا ہے۔ عفونت کی جگہ پر اس کا اظہار ہوتا ہے۔ اسی سے اس کی تخلیق ہوتی ہے۔ یہ سارے پرندوں سے زیادہ جفتی کرتی ہے۔ بعض اوقات سارا دن مؤنث پر رہتی ہے۔

روایت ہے کہ ایک خلیفہ نے حضرت امام شافعی سے پوچھا: کس مرض کے لیے مکھی کو پیدا کیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: بادشاہوں کو ذلیل کرنے کے لیے۔ ایک مکھی بار بار اسے تنگ کر رہی تھی۔ امام شافعی نے فرمایا: خلیفہ نے مجھ سے پوچھا: لیکن میرے پاس اس کا جواب نہ تھا میں نے اس کی اس حالت سے استنباط کر لیا۔

کھانے اور پینے کی تدبیر

اس کی کئی انواع ہیں:

ا۔ آپ کے ارشاد فرمودہ آداب۔ ابوداؤد نے حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کھانے کو اپنے منہ کے قریب لے جایا کرو یہ زیادہ عمدہ اور لطف آور ہوتا ہے۔

۲۔ جن امور سے منع فرمایا۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ (الاعراف: ۳۱)

ترجمہ: کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

امام احمد نے مسند میں، ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان اور ابن السنی نے حضرت عبدالرحمان بن المرفع سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے کوئی ایسا برتن پیدا نہیں کیا جو بھرا ہوا ہو اور بھرے ہوئے پیٹ سے زیادہ شریر ہو۔ اگر تم نے زیادہ کھانا ہی ہے تو ایک ثلث کھانے کے لیے، ایک ثلث پینے کے لیے اور ایک ثلث سانس لینے کے لیے رکھو۔ ابوداؤد، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس دسترخوان پر جانے سے منع کیا جس پر

شراب پی جارہی ہو۔ آپ ﷺ نے منع کیا کہ آدمی لیٹ کر کھائے۔

امام نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر کھانے اور کھڑے ہو کر پینے سے منع کیا، امام بیہقی نے "الشعب" میں عبدالواحد بن معاویہ سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے گرم کھانا کھانے سے منع کیا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو جائے۔ انہوں نے ابن شہاب سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک سانس میں پانی پینے سے منع فرمایا۔ فرمایا: یہ شیطان کا پینا ہے۔ ابوداؤد اور دارقطنی نے العلل میں حضرت انس سے، ابونعیم نے الطب میں حضرت علی المرتضیٰ سے، حضرت ابوسعید خدری سے اور امام زہری سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: برودت ہر مرض کی اصل ہے۔

بدنی حرکت وسکون میں تدبیر

ابن السنی اور ابونعیم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کے قیام کو لازم پکڑو۔ یہ تم سے قبل صالحین کا طریقہ ہے۔ یہ جسم کی بیماریوں کو دور کرنے والا ہے۔ طبرانی نے اوسط میں، ابن السنی نے "عمل الیوم واللیلة" میں اور ابونعیم نے الطب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ذکر الٰہی اور نماز کے ساتھ کھانا ہضم کیا کرو۔ کھانا کھاتے ہی نہ سو جایا کرو۔ ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔

ابن ماجہ، ابن السنی اور ابونعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ میرے پاس مسجد میں تشریف لائے۔ میں مسجد میں سویا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شکنبوذ! کیا پیٹ میں درد ہے؟ میں نے عرض کی: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھو اور نماز ادا کرو۔ نماز میں مصروفیت ہے۔

سونے اور جاگنے کی تدبیر

ابویعلیٰ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو عصر کے بعد سویا۔ اس کی عقل اگر اچک لی جائے تو وہ صرف اپنے کو ملامت کرے۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور

اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ ایک آدمی اس طرح سوئے کہ اس کا آدھا حصہ دھوپ میں اور آدھا چھاؤں میں ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیلولہ کیا کرو۔ شیطان قیلولہ نہیں کرتا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو سو گیا اور اس پر چربی یا زعفران کی بوتھی اسے کچھ ہو گیا تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔

نکاح کی تدبیر

ابویعلیٰ نے اپنی مسند میں، عبدالرزاق نے الجامع میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرے تو اس کے ساتھ سچ بولے۔ اس سے سبقت لے جائے تو اس سے جلدی نہ کرائے۔ دوسرے الفاظ میں ہے: اگر مرد کی حاجت عورت کی حاجت سے پہلے پوری ہو جائے تو اس سے جلدی نہ کرائے حتیٰ کہ وہ اپنی حاجت پوری کرلے۔ ابن عدی نے حضرت طلق سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک اپنی زوجہ سے حق زوجیت ادا کرے تو اس سے دور نہ ہو جائے حتیٰ کہ اس کی حاجت بھی پوری ہو جائے جیسے وہ پسند کرتا ہے کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے۔

بقی بن مخلد اور ابن عدی نے جید سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی اہلیہ یا لونڈی سے مباشرت کرے تو اس کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے۔ اس سے اندھاپن پیدا ہوتا ہے۔ ابن عسا کر نے حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے ساتھ حق زوجیت ادا کرتے وقت زیادہ باتیں نہ کیا کرو۔ اس سے گونگاپن اور توتلاپن پیدا ہوتا ہے۔

مسکن کے معاملات کے بارے میں تدبیر

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عکل یا عرینہ کا قبیلہ مدینہ طیبہ آیا۔ انہوں نے مدینہ طیبہ میں قیام پسند نہ کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں شیر دار

اونٹنیوں کے پاس جانے کا حکم دیا۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ باہر نکلیں اور ان کے دودھ اور پیشاب پئیں۔

آپ ﷺ نے صحیح آب و ہوا والے شہر اختیار کرنے کا حکم دیا وباء زدہ شہروں سے اجتناب کرنے کا حکم دیا

محمد بن یحیٰ نے ابو عمرو سے ضعیف سند سے، ابو نعیم نے الطب میں اور ابن السنی نے فروہ بن مسیک سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: میں نے آل بحیر بن ریسان میں سے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہماری زمین کو ابین کہا جاتا ہے۔ یہ ہماری وراثت اور شاداب زمین ہے۔ یہ وباء زدہ زمین ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ یہ وباء زدہ اور تلف کرنے والی زمین ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ صحیح مؤقف یہ ہے یہ حضرت عبداللہ بن شداد کی مراسیل میں سے ہے کہ ایک قوم بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئی۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم مالدار تھے ہم فقیر ہو گئے۔ ہماری کثیر تعداد تھی جو قلیل ہو گئی۔ صلح تھی۔ باہم لڑائیاں ہونے لگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ یہ مذموم ہے۔ انہوں نے عرض کی: ہم اسے کیسے چھوڑیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے فروخت کر دو یا ہبہ کر دو۔ طبرانی نے الکبیر میں ایسی سند سے روایت کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت سہل بن حارثہ انصاری سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: ایک قوم نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کی: وہ ایک گھر میں رہنے لگے ان کی تعداد کثیر تھی وہ قلیل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: تم اسے چھوڑ کیوں نہیں دیتے۔ یہ مذموم ہے۔

ابو نعیم نے الطب میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں طاعون کے بارے عرض کی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ناپاکی ہے۔ یہ عذاب ہے جس میں سابقہ امت کو مبتلا کیا گیا۔ اس سے کچھ باقی رہا۔ جب تم کسی زمین کے متعلق سنو کہ وہاں طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ۔ اگر اس زمین میں طاعون پھیل جائے جہاں تم ہو تو راہ فرار اختیار نہ کرو۔ اسی میں رباح سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے

فرمایا: عنقریب میرے بعد مصر فتح ہو جائے گا۔ اس کی بھلائی کو تلاش کرو۔ وہاں اپنا مسکن نہ بناؤ، کیونکہ وہاں کے لوگوں کی عمریں کم ہوتی ہیں۔ اسی کتاب میں اور ابن السنی نے حضرت فروہ بن مسیک سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے بارگاہ رسالت مآب میں عرض کی: ہماری ایک زمین ہے جسے ابین کہا جاتا ہے۔ یہ ہماری شاداب زمین ہے۔ یہ ہمارے گھروں کی زمین ہے لیکن یہاں شدید وباء ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ یہ وباء زدہ اور تلف کرنے والی زمین ہے۔ شیخین، ترمذی، ابن السنی اور ابونعیم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: طاعون عذاب تھا جسے اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کے ایک گروہ پر اتارا۔ جب تم سنو کہ کسی زمین پر یہ وبا ہے تو تم وہاں نہ جاؤ۔ اگر یہ اس زمین میں آجائے جہاں تم ہوں تو وہ وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔

امام احمد، ابن السنی، طبرانی نے الصغیر میں اور ابونعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب نجم طلوع ہوتا ہے تو ہر شہر سے آفت اٹھالی جاتی ہے۔ امام احمد نے انہی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وقتِ صبح نجم طلوع ہوتا ہے تو لوگوں سے آفت اٹھالی جاتی ہے یا اس میں کمی کر دی جاتی ہے۔

تنبیہات

۱۔ خطابی نے لکھا ہے کہ اس روایت میں متعدی ہونے کا اثبات نہیں۔ اس کا تعلق دوا کے ساتھ ہے۔ آب و ہوا کا عمدہ ہونا جسموں کے عمدہ ہونے کے لیے سب سے زیادہ نفع بخش ہے جب کہ آب و ہوا کا خراب ہونا جسموں کے لیے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اور اطباء کے نزدیک اس سے جسموں کو بہت جلد امراض لگ جاتے ہیں۔

۲۔ ابن قیم نے "الہدیٰ" میں لکھا ہے: حضور اکرم ﷺ نے امت کو منع فرمادیا کہ وہ اس جگہ جائے جہاں طاعون ہو اور اس جگہ طاعون پھیل جائے جہاں وہ ہوں تو وہاں سے نہ نکلیں کیونکہ وہاں جانا مصیبت کے ساتھ تعرض کرنے کی طرح ہے۔ اس کے اترے کی جگہ جانا ہے۔ اپنے نفس کے خلاف مدد ہے۔ یہ شرع اور عقل کے مخالف ہے بلکہ

ایسی سرزمین میں نہ جانا اس پرہیز کے زمرہ میں آتا ہے جس کی طرف شریعت مطہرہ نے راہ نمائی کی ہے۔ یہ نقصان دہ جگہوں پر جانے سے پرہیز سے تعلق رکھتا ہے۔ جہاں تک اس زمین سے نہ نکلنے کا حکم ہے تو اس کے دو مفہوم ہیں۔

(۱) نفس کو رب تعالیٰ پر بھروسہ اس پر توکل، مصیبت پر صبر اور رضا پر ابھارنا ہے۔ (۲) ائمہ طب نے کہا ہے: طاعون کے وقوع کے وقت امن وسکون ضروری ہے۔ اخلاط کے جوش کو پرسکون کرنا ضروری ہے۔ وبائی سرزمین سے نکلنا اور وہاں سے سفر کرنا شدید حرکت کے ساتھ ہوتا ہے۔ یہ بہت زیادہ نقصان دہ ہے۔ المنہج السوی میں ہے: یہ متاخرین اطباء کے کلام میں سے افضل ہے۔ حدیث نبوی سے طبی معنیٰ ظاہر ہو گیا۔ اس میں جسم اور دل کا علاج ہے ان کی اصلاح ہے ایسی زمین میں جانے سے روکنے میں کئی حکمتیں ہیں جس میں یہ وباء ہو:

۱۔ تکلیف دہ اسباب سے اجتناب اور ان سے بعد۔

۲۔ وہ اس ہواء میں سانس نہ لیں جو متعفن ہو چکی ہے۔ وہ خراب ہے وہ بھی مریض بن جائیں گے۔

۳۔ منہج السوی میں ہے کہ جہاں تک ثریا کا تعلق ہے تو فجر کے ساتھ اس کے طلوع اور سقوط ہوتے وقت امراض کثرت سے ہوتے ہیں۔ تمیمی نے مادۃ البقاء میں لکھا ہے: سال کے اوقات میں سے اجسام پر فساد اور آزمائش کے اعتبار سے دو وقت بہت شدید ہوتے ہیں۔

(۱) جب ثریا طلوع فجر کے وقت غیب ہونے کے لیے گرے۔ (۲) جب یہ مشرق سے طلوع آفتاب سے قبل طلوع ہو جائے۔ یہ چاند کی منازل میں سے کسی منزل پر ہو۔ یہ موسم بہار کے ختم ہونے کا وقت ہوتا ہے لیکن اس کے طلوع ہوتے وقت نقصان اس کے غروب ہوتے وقت سے زیادہ ہوتا ہے۔

ابن قتیبہ نے لکھا ہے: جب بھی ثریا طلوع ہو یا غروب ہو تو لوگوں کو اور اونٹوں کو آفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ غروب کے وقت کی آفت طلوع کے وقت کی آفت سے بڑی

ہوتی ہے۔حدیث پاک میں تیسرا قول بھی ہے جو سارے اقوال سے بہتر ہے۔وہ یہ کہ نجم سے مراد ثریا ہے اور آفت سے مراد وہ مصیبت ہے جو پھلوں اور کھیتوں کو موسم سرما میں لاحق ہوتی ہے۔یہ موسم بہار سے وقوع پذیر ہوتی ہے۔مذکورہ وقت میں حاصل ہوتی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ نجم سے مراد موسم بہار میں نباتات کا اگنا ہے۔اسی سے رب تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ۞ (الرحمان:٦)

ترجمہ: اور آسمان کے ستارے اور درخت اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔

اس کے پھوٹنے کا کمال اور تمام موسم بہار میں ہوتا ہے۔اسی موسم میں آفات اٹھالی جاتی ہیں۔

دھوپ میں بیٹھنا

ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوبردہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی سایہ اور دھوپ میں بیٹھے۔مدرک بن عجرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو دھوپ میں سویا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھو یہ رنگت تبدیل کر دیتی ہے۔کپڑے بوسیدہ کر دیتی ہے۔حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دھوپ میں بیٹھنے سے بچو۔یہ کپڑے کو بوسیدہ کر دیتی ہے۔

ابوداؤد نے حضرت قیس سے روایت کیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے۔آپ ﷺ دھوپ میں کھڑے تھے۔آپ ﷺ کو حکم دیا گیا تو آپ سایہ کی طرف تشریف لے گئے۔

ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک دھوپ میں ہو۔سایہ ہٹ جائے۔اس کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ سایہ میں ہو تو وہ اٹھ جائے۔

ابن السنی اور ابونعیم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ

نے فرمایا: تم میں سے کوئی اس طرح نہ سوئے کہ اس کا کچھ حصہ دھوپ میں اور کچھ سایہ میں ہو۔

حرکت کر کے کھانے اور پینے کا ضرر دور کرنے کے بارے میں

ابونعیم نے الطب میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: اپنا کھانا ذکر الٰہی اور نماز سے ہضم کرو۔ کھانا کھاتے ہی سو نہ جایا کرو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔ اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ میں مسجد نبوی میں اپنے پیٹ کو مروڑ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا پیٹ میں درد ہے؟ میں نے عرض کی: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھو، نماز پڑھو، نماز میں شفاء ہے۔

اسی میں حضرت قیس بن طلق سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ وفدِ عبد قیس آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا ہے تمہارے رنگ زرد ہیں۔ تمہارے پیٹ بڑھے ہوئے ہیں۔ تمہاری رگیں نمایاں ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ہمارے سردار آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ ﷺ سے شراب کے متعلق پوچھا۔ یہ ہمارے موافق تھی۔ آپ ﷺ نے انہیں منع کر دیا۔ ہماری زمین وباء زدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مشروب تمہیں خوشگوار لگے وہ پی لو۔ حضرت صحار سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: یارسول اللہ! ﷺ میں بیمار شخص ہوں۔ مجھے اجازت دیں کہ میں گھڑے میں تھوڑی نبیذ بنالیا کروں۔ آپ ﷺ نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ ﷺ نے ہمیں برتنوں سے منع فرمادیا ہے۔ وہ ہمارے برتن تھے جن سے آپ ﷺ نے منع فرمادیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صحار! اپنا مشروب عمدہ کرو اور اپنے پڑوسی کو پلاؤ۔

اسی میں ہے کہ حضرت عبداللہ دیلمی نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ!

ہمارے ہاں انگور ہوتے ہیں ہم ان کے ساتھ کیا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی کشمش بنالیا کرو۔ ہم نے عرض کی: ہم کشمش کو کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے صبح بھگو لینا۔ شام کو پی لینا اور شام کو بھگو لینا اور صبح پی لینا۔ مشکیزوں میں نبیذ بنانا گھڑوں میں نبیذ نہ بنانا کیونکہ اگر اس میں زیادہ مدت ہو جائے تو یہ سرکہ بن جاتا ہے۔ اسی کتاب میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نمازِ عشاء کے بعد چہل قدمی کرتے تھے۔

معجون اور جوارش کے استعمال کے بارے

ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روم کے بادشاہ نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں زنجبیل (ادرک) کا گھڑا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے ہر ہر شخص کو ایک ایک ٹکڑا عطا کیا۔ مجھے بھی ایک ٹکڑا عطا کیا۔

معمول کی عادات کی نگرانی کرنے اور غیر عادی خوراک کھانے سے ممانعت

ابو نعیم نے الطب میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: عادت بھلائی ہے۔ حاجت کے لیے شر ہے۔ اسی کتاب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: رات کو کھانا کھایا کرو اگرچہ سوکھی روٹی (یا کھجور) ہی ہو۔ رات کا کھانا ترک کرنے سے بڑھاپا آجاتا ہے۔ اسی کتاب میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ہمراہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کو بھونی ہوئی گوہ پیش کی گئی۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ کسی خاتون محترمہ نے کہا جو کاشانہ اقدس میں موجود تھیں کہ آپ ﷺ کو بتادو کہ آپ ﷺ کیا کھانے لگے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ گوہ ہے۔ آپ ﷺ نے دستِ اقدس اٹھالیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں ہوتی۔

مجھے اس سے گھن آتی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اسے اپنی طرف کھینچا۔ اسے کھانے لگا۔ حضور اکرم ﷺ دیکھ رہے تھے۔

اسے حضرت ابن عباس سے بھی روایت کیا گیا ہے اس میں ہے: میں نے بھونا ہوا ہرن کھجوروں کے ساتھ پیش کیا۔ خاتون محترمہ نے کہا: حضور اکرم ﷺ کو بتاؤ کہ آپ ﷺ کیا کھانا چاہتے ہیں؟ اسی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے کبھی بھی کسی کھانے کا عیب نہ نکالا تھا۔ اگر ضرورت ہوتی تو کھا لیتے ورنہ ترک فرما دیتے۔

دردِ سر، دردِ شقیقہ

امام احمد نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: کبھی کبھی آپ ﷺ کو دردِ شقیقہ ہو جاتا تھا۔ آپ ﷺ ایک یا دو دن کاشانہ اقدس میں ہی ٹھہرتے تھے باہر تشریف نہ لاتے تھے۔ امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے اپنے سر اقدس کے وسط میں پچھنے لگوائے۔ آپ ﷺ حالتِ احرام میں تھے۔ یہ دردِ شقیقہ کی وجہ سے تھا جو آپ ﷺ کو تھا۔ ابن ماجہ نے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے کہ جب آپ ﷺ کو دردِ سر ہوتا آپ ﷺ سر اقدس پر مہندی لگا لیتے تھے۔ فرماتے: یہ باذن الٰہی دردِ سر سے نفع بخش ہے۔ ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا تو دردِ سر شروع ہو جاتا۔ آپ سر اقدس پر مہندی لگا لیتے۔

امام ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے سر میں تکلیف کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کو دردِ شقیقہ تھا۔ امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مرضِ وصال میں فرمایا: میرے سر! آپ ﷺ نے اپنے سر اقدس پر پٹی باندھی ہوئی تھی۔

ابن السنی، ابو نعیم نے الطب میں، ابن عساکر نے قتادہ سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو اپنی ابروؤں سے شروع کرے یہ

دردِ سر کو ختم کر دیتا ہے۔ طبرانی نے الکبیر میں، ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سر میں پچھنے لگوانا سات امراض سے شفاء ہے۔ جب کہ لگوانے والا اس کی نیت کر لے۔ (۱) جنون۔ (۲) دردِ سر۔ (۳) جذام۔ (۴) برص۔ (۵) اونگھ۔ (۶) داڑھ کا درد۔ (۷) آنکھوں کے سامنے چھا جانے والا اندھیرا۔ ابن عساکر نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار کی سوزش اور دردِ سر مؤمن کے مشتاق ہیں۔ اگر اس پر کوہ احد جتنے گناہ بھی ہوں یہ اس پر رائی کے دانے کے برابر بھی گناہ نہیں رہنے دیتے۔

شیخین نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے۔ یہ اس درد کی وجہ سے تھا جو آپ ﷺ کو تھا۔ امام بخاری کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے دردِ شقیقہ کی وجہ سے یہ پچھنے اس چشمے پر لگوائے جسے لحی جمل کہا جاتا تھا۔ شیخین نے حضرت عبداللہ بن بحینہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے راہ مکہ مکرمہ میں لحی جمل کے مقام پر پچھنے لگوائے حالانکہ آپ ﷺ حالتِ احرام میں تھے۔ آپ ﷺ نے سر اقدس کے وسط میں پچھنے لگوائے۔

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سر میں پچھنے لگوانا جنون، جذام، دھندلا نظر آنا، برص اور دردِ سر کا علاج ہے۔ حکیم ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو وہ اپنی ابروؤں سے شروع کرے۔ یہ دردِ سر کو ختم کر دیتا ہے۔ یہ ابن آدم کے جسم پر سب سے پہلے اگنے والے بال ہیں۔

ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ایک اعرابی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کو اس کی صحت اور جلد نے تعجب میں ڈال دیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تجھے کبھی دردِ سر بھی ہوا ہے؟ اس نے کہا: یہ دردِ سر کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ درد کی قسم ہے جو سر میں ہوتی ہے۔ اس نے کہا: مجھے تو یہ کبھی نہیں ہوا۔ جب اعرابی چلا گیا تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے یہ بات

خوش کرتی ہو کہ اہل آتش میں سے کسی شخص کو دیکھے تو وہ اس اعرابی کو دیکھ لے۔ دوسرے الفاظ میں ہے، آپ ﷺ نے اسے پوچھا: کیا تیرے سر میں کبھی درد ہوا ہے؟ اس نے کہا: یہ دردِ سر کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ رگ ہے جو انسان کے سر میں درد کرتی ہے۔ اس نے کہا: یہ تو مجھے کبھی نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اہلِ نار میں سے کسی کو دیکھنا چاہتا ہو تو وہ اسے دیکھ لے۔ اسی کتاب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا تو آپ ﷺ کو دردِ سر شروع ہو جاتا تو سر اقدس پر مہندی لگا لیتے۔

حضرت سلمٰی سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب بھی کوئی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں دردِ سر کی شکایت لے کر آتا تو آپ ﷺ اسے پچھنے لگوانے کا حکم دیتے۔ اسی کتاب میں حضرت انس سے روایت ہے آپ ﷺ نے حالت احرام میں دردِ سر کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔ اسی کتاب میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: راہِ خدا میں جس کے سر میں درد ہوا اس نے حصول ثواب کے لیے صبر کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔

امام بخاری نے تاریخ میں اور سنن ابی داؤد میں ہے کہ جب بھی آپ ﷺ کے پاس کوئی دردِ سر کی شکایت لے کر آیا تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: پچھنے لگواؤ۔ جب بھی ٹانگ میں درد کی شکایت لے کر آیا تو فرمایا: مہندی لگاؤ۔

تنبیہ

جب گرمی کی وجہ سے دردِ سر ہو تو سر پر مہندی لگانا خاص ہے جبکہ یہ اس مادہ کی وجہ سے نہ ہو جس سے قے آجاتی ہے جب دردِ سر کی گرمی کی وجہ سے ہو تو مہندی اس میں فائدہ دیتی ہے۔ اطباء نے کہا ہے کہ جب مہندی کو پیس لیا جائے۔ اس میں تیل ملایا جائے اسے سرکہ کے ساتھ پیشانی پر مل لیا جائے تو دردِ سر کا فوراً آرام آجاتا ہے یہ دردِ سر کے ساتھ خاص نہیں بلکہ تمام اعضاء کے ساتھ خاص ہے۔

منہ اور ناک کی دوا

امام ترمذی، ابن السنی اور ابونعیم نے الطب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا

ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بہترین اشیاء جنہیں تم بطور دوا استعمال کرتے ہو وہ ناک میں ڈالنے کی دوا، گوشہ منہ سے ڈالنے کی دوا، پچھنے اور پیٹ کی دوا ہے۔ امام ترمذی اور حاکم نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو تم ادویہ استعمال کرتے ہو۔ ان میں سے بہترین ناک میں ڈالنے کی دوا، منہ میں ڈالنے کی دوا، پچھنے اور پیٹ میں ڈالنے کی دوا ہے۔ جسے تم آنکھوں کے لیے استعمال کرتے ہو ان میں سے سرمہ ہے جسے تم استعمال کرتے ہو۔ یہ بصارت کو جلا بخشتا ہے اور بال اگاتا ہے۔*

امام احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: داغ لگانے کی جگہ گرم کپڑا رکھنا ہے علاق کی جگہ سعوط (ناک میں ڈالنے کی دوا) نفخ کی جگہ الدود (منہ میں ڈالی جانے والی دوا) ہے۔

ابونعیم نے الطب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے۔ حجام کو اجرت دی اور اجرت کم کر دی۔

پچھنے، فصد اور قسط بحری

اس باب کی کئی انواع ہیں۔

۱۔ پچھنے لگوانے کی فضیلت اور حکم

طبرانی نے صحیح کے راویوں سے حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں شب معراج فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرا اس نے مجھے پچھنے لگوانے کے لیے کہا۔ بزار نے ثقہ راویوں سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں آسمانوں میں سے جس آسمان کے پاس سے گزرا مجھے فرشتوں نے کہا: محمد عربی! ﷺ اپنے اہل کو پچھنے لگوانے کا حکم دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بہترین اشیاء جنہیں تم بطور دوا استعمال کرتے ہو وہ پچھنے لگوانا، قسط اور شونیز (کالادانہ، کلونجی) ہے۔ ابن ماجہ اور ترمذی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں شب معراج ملائکہ کے جس گروہ کے پاس سے گزرا اس

نے مجھے کہا: محمد عربی! ﷺ اپنی امت کو پچھنے لگوانے کا حکم دیں۔ طبرانی نے ایسی سند سے جس میں کوئی حرج نہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہمیں حضرت ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل امین نے آپ ﷺ کو بتایا ہے کہ پچھنے ان تمام ادویہ سے بہترین ہیں جنہیں لوگ استعمال کرتے ہیں۔

طبرانی نے الکبیر میں اسی سند سے روایت کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابوطیبہ نے آپ ﷺ کے پچھنے لگوائے۔ حضرات عیینہ بن حصین اور اقرع بن حابس آپ کی خدمت میں آئے۔ انہوں نے پوچھا: یہ کیسے پچھنے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پچھنے ان دواؤں میں سے بہترین ہے جنہیں تم استعمال کرتے ہو۔ طبرانی نے الکبیر میں ثقہ راویوں سے حضرت سمرہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حجام کو بلایا۔ اس نے سینگ کے ساتھ آپ ﷺ کو پچھنے لگائے اور چھری کے ساتھ اسے نشتر لگایا۔ بنو فزارہ میں سے ایک شخص دیکھ رہا تھا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اسے کیوں بلایا ہے؟ حالانکہ یہ آپ ﷺ کا گوشت کاٹ رہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ یہ پچھنے ہیں۔ یہ اس ہر چیز سے بہتر ہیں جسے تم بطور دوا استعمال کرتے ہو۔ ابن سعد نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر تھا۔ آپ ﷺ نے حجام کو بلایا۔ اس نے سینگ کے بنائے گئے آلہ کے ساتھ آپ ﷺ کو پچھنے لگوائے۔ چھری کی نوک سے نشتر لگایا۔ ایک اعرابی داخل ہوا۔ اس نے یہ سب کچھ دیکھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ پچھنے کیا ہوتے ہیں؟ وہ گھبرا گیا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے اسے کیا کرنے دیا ہے کہ یہ آپ ﷺ کی جلد کاٹ رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پچھنے ہیں۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ یہ پچھنے کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ان دواؤں میں سے بہترین ہیں جنہیں تم استعمال کرتے ہو۔

طبرانی نے الکبیر میں، امام احمد، حاکم، ابوداؤد، طیالسی، ابویعلی اور ضیاء نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پچھنے ان دواؤں میں سے بہترین ہیں جنہیں تم استعمال کرتے ہو۔ امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور

اکرم ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگوانے میں شفاء ہے۔ بزار، طبرانی نے الکبیر میں صحیح کے راویوں سے روایت کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر لازم ہے کہ تم پچھنے لگواؤ اور قسط بحری استعمال کرو۔ طبرانی نے الکبیر میں حضرت سلمی ابورافع کی زوجہ محترمہ سے انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ کے پاس کوئی دردِ سر کی شکایت لے کر آتا تو آپ ﷺ فرماتے: جاؤ پچھنے لگواؤ۔ جب ٹانگ کے درد کی شکایت لے کر آتا تو فرماتے: جاؤ اس پر مہندی لگاؤ۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بہترین دوا جسے تم استعمال کرتے ہو وہ پچھنے اور فصد ہیں۔

امام بخاری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: شفاء تین اشیاء میں ہے۔ شہد پینے میں، پچھنے لگانے میں اور آگ سے داغ لگانے میں۔ میں اپنی امت کو آگ کے ساتھ داغ لگانے سے منع کرتا ہوں۔ امام احمد، طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی چیز میں شفاء ہے تو پچھنے لگوانے میں، شہد پینے میں اور آگ کے ساتھ داغ لگانے میں جس سے درد ہو۔ لیکن میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔ میں اسے ناپسند کرتا ہوں۔ امام احمد، طبرانی نے حضرت معاویہ بن خدیج سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی چیز میں شفاء ہے تو پچھنے لگانے میں، شہد پینے میں اور آگ کے ساتھ ایسے داغ لگوانے میں ہے جن سے درد ہو، لیکن میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔

ابن ابی شیبہ نے جید سند کے ساتھ بنو سلمہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس ادویہ سے تم علاج کرتے ہو اگر ان میں سے کسی چیز میں شفاء ہے تو وہ شہد پینے میں ہے۔ دوسرے الفاظ میں: پچھنے لگوانے میں ہے۔

حارث، ابویعلی اور احمد نے حضرت عقبہ بن عامر سے، شیخین، امام احمد، بیہقی، نسائی، بخاری اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر کسی چیز میں شفاء ہے تو وہ تین اشیاء میں شہد پینا، پچھنے لگوانا یا آگ سے داغ لگوانا جس سے درد ہو۔ میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔ میں اس سے محبت نہیں کرتا۔

ابونعیم نے الحلیہ میں اور الضیاء نے حضرت عبداللہ بن سرجس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگوانے میں شفاء ہے۔ ائمہ میں سے مالک، شافعی، احمد، شیخین ترمذی، نسائی، دارمی اور ابوعوانہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جن چیزوں کو تم بطور دوا استعمال کرتے ہو ان میں پچھنے اور قسط بحری بہترین ہیں۔

حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پچھنے ان دواؤں میں سے بہترین ہیں جنہیں لوگ استعمال کرتے ہیں۔ ابویعلی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری شخص کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسے ورم تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسے اس سے نکالا نہیں۔ اس نے اسے چیر دیا۔ حضور اکرم ﷺ دیکھ رہے تھے۔ بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک صحابی کو زخم آ گیا۔ آپ ﷺ نے اس کے ساتھ قرابت کی وجہ سے فرمایا۔ ایسا شخص طلب کرو جو اس کا علاج کرے۔ دو شخص حاضر خدمت ہوئے جو باہم بھائی تھے۔ وہ مدینہ طیبہ آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تم لوہے کے ساتھ علاج کرتے ہو۔ انہوں نے عرض کی: ہم زمانہ جاہلیت میں اس کے ساتھ علاج کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی کے ساتھ اس کا علاج کرو۔ انہوں نے اسی کے ساتھ اس کا علاج کیا۔ اسے چیرا تو وہ شفاء یاب ہو گا۔

امام مسلم اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ اس شخص کے پاس تشریف لائے جو زخمی تھا۔ اس سے آپ ﷺ نے چیرنے کا اذن طلب کیا تو آپ ﷺ نے اسے اذن دے دیا۔

امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگوانے میں شفاء ہے۔ حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں داخل ہوئے۔ آپ پچھنے لگوا رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ یہ کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پچھنے ہیں۔ میں نے عرض کی: یہ پچھنے کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بہترین چیز ہے جس سے عرب دوا لیتے ہیں۔

حاکم نے حضرت سمرہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اعرابی بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اشیاء جن سے تم دوائیں استعمال کرتے ہو ان میں سے بہترین پچھنے اور فصد ہیں۔ اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسی کتاب میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جن اشیاء کو تم بطور دوا استعمال کرتے ہو ان میں پچھنے بہترین ہیں۔ اس میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب خون جوش مارتا ہے تو وہ اپنے صاحب کو قتل کر دیتا ہے۔

اسی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پچھنے لگوایا کرو۔ تمہارا خون جوش نہ مارنے لگے یہ تمہیں مار ڈالے گا۔ اسی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت ابی بن کعب کی طرف طبیب بھیجا۔ اس نے ان کے داغ لگائے اور رگ کھولی۔

۲۔ جسم میں پچھنے لگوانے کی جگہ

خطیب، طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے سر اقدس پر پچھنے لگوائے تھے، یا "سر اقدس کے اگلے حصے پر لگائے تھے۔ اسے ام مغیث فرماتے تھے۔"

ترمذی اور حاکم نے حضرت انس سے، طبرانی نے الکبیر میں اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ گردن کی رگوں پر اور شانہ اقدس پر پچھنے لگواتے تھے۔ آپ ﷺ سترہ، انیس اور اکیس (تاریخ) کو پچھنے لگواتے تھے۔ طبرانی نے الکبیر میں، ابن السنی اور ابونعیم نے الطب میں اور طبرانی نے الکبیر میں ثقہ راویوں سے حضرت صہیب سے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم گدی کی ہڈی میں پچھنے لگوایا کرو یہ بہتر (۷۲) امراض کی دوا ہے۔ ان میں سے پانچ جنون، جذام، برص اور داڑھ کا درد ہے۔ ابوداؤد، بیہقی اور ابن ماجہ نے ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ اپنے سر اقدس پر

اور شانوں کے مابین پچھنے لگواتے تھے۔ فرمایا: جس نے اس طرح خون بہایا اسے کوئی نقصان نہیں کہ وہ کسی چیز کے لیئے کسی چیز کے ساتھ دوا نہ لے۔

طبرانی نے ضعیف سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سر کے وسط میں پچھنے لگوانا امان ہے۔ یہ جنون، جذام، برص، اونگھ اور داڑھ کے درد کی دوا ہے۔ آپ ﷺ اسے ام مغیث فرماتے تھے۔ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اسے ضعیف سند سے اور حضرت ابن عباس سے ضعیف سند سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے "دردِ سر" کا اضافہ کیا ہے۔ طیالسی نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے سر کے وسط میں پچھنے لگوائے۔ آپ ﷺ نے اسے المنقذ کا نام دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے گردن کی دو رگوں اور کندھوں کے مابین پچھنے لگوائے۔ طبرانی نے الکبیر میں، ابن السنی نے الطب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سر میں پچھنے لگوانا جنون، جذام، برص، داڑھ کے درد اور اونگھ کا علاج ہے۔ ابن ابی شیبہ نے ضعیف سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے گردن مبارک کی رگوں پر دو بار اور شانہ اقدس پر ایک بار پچھنے لگوائے۔ اس روایت کو حاکم نے روایت کیا ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ سترہ، انیس اور اکیس (تاریخ) کو پچھنے لگواتے تھے۔

ابن ابی شیبہ نے ثقہ راویوں سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے۔ اس درد کی وجہ سے پچھنے لگوائے جو سر اقدس میں تھا۔ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حالتِ احرام میں قدم کے ظاہری حصے پر پچھنے لگوائے۔ آپ ﷺ نے درد کی وجہ سے پچھنے لگوائے تھے۔

ائمہ اربعہ اور ابن سعد نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے سر کے اوپر ابھری ہوئی جگہ پر ہاتھ رکھا اور فرمایا: حضور اکرم ﷺ اس جگہ پچھنے لگواتے تھے۔

ابن سعد نے حضرت عبدالرحمان بن خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے سر اقدس پر اور شانوں کے مابین پچھنے لگوائے تھے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ اپنے سر اقدس کے وسط میں پچھنے لگواتے تھے۔

آپ ﷺ انہیں منقذ فرماتے تھے۔ حضرت جبیر بن نفیر سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

۳۔مخصوص ایام میں پچھنے لگوانا مستحب ہے

امام احمد اور ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بہترین ایام جن میں تم پچھنے لگواتے ہو وہ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ ہے۔ امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں شب معراج فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی گزرا۔ اس نے مجھے کہا: محمد عربی! ﷺ پچھنے لگوایا کریں۔

ابن ماجہ، بیہقی اور ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو پچھنے لگوانا چاہے وہ سترہ، انیس اور اکیس تاریخ کو تلاش کرے۔ کسی ایک کا خون اتنا جوش نہ مارے کہ اسے ہلاک کردے۔

ابوداؤد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: منگل کا دن خون کا دن ہے اس میں ایک ساعت ایسی بھی ہے جس میں خون منقطع نہیں ہوتا۔ ابوداؤد نے ابوبکرہ کی سند سے بکار بن عبدالعزیز سے روایت کیا ہے۔ بکار کا شاہد امام بخاری نے صحیح میں لکھا ہے۔ انہوں نے الادب میں روایت کیا ہے۔ ابن معین نے انہیں "صالح" کہا ہے۔ ابن عدی نے کہا ہے: مجھے ان میں کوئی حرج نظر نہیں آتی۔ یہ حضرت کیسہ بنت ابی بکرہ سے احادیث لکھ لیتے تھے۔ انہوں نے روایت کیا ہے کہ ان کے والد گرامی اپنے اہل خانہ کو منگل کے روز پچھنے لگوانے سے منع کرتے تھے۔ ان کا گمان تھا کہ آپ نے فرمایا: منگل کا دن خون کا دن ہے۔ اس میں ایک ساعت ایسی بھی ہے جس میں خون منقطع نہیں ہوتا۔ امام بیہقی اور ابن ماجہ نے حضرت نافع سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں فرمایا: نافع! میرا خون جوش مارنے لگا ہے۔ میرے لیے حجام تلاش کرو۔ اگر تم میں استطاعت ہے تو اسے رفیق بنالو۔ اسے بہت بوڑھا اور چھوٹا بچہ نہ بنانا۔ میں نے سرور کائنات ﷺ سے سنا ہے کہ نہار منہ پچھنے لگوانا بہت بہتر ہے۔ اس میں شفاء اور برکت ہے۔ یہ عقل اور یادداشت میں اضافہ کرتی ہے۔ خدائے برتر کا نام لے کر جمعرات کے روز پچھنے لگوالیا

کرو۔ لیکن بدھ، جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روز پچھنے نہ لگوایا کرو۔ سوموار اور منگل کو پچھنے لگوایا کرو۔ اسی روز اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو مصیبت سے نجات دی تھی۔ بدھ کے روز انہیں آزمائش میں مبتلا کیا تھا۔ جزام اور برص بدھ کے روز یا بدھ کی رات کو ہی شروع ہوتے ہیں۔

ابو داؤد، حاکم اور بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مہینے کی سترہ، انیس یا اکیس تاریخ کو پچھنے لگوائے۔ اسے ہر مرض سے شفاء نصیب ہو جائے گی۔ ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: جس نے جمعرات کے روز پچھنے لگوائے وہ اس میں مریض بنا اور اسی میں مر گیا۔ ابو یعلی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جمعۃ المبارک میں ایک ساعت ایسی بھی ہوتی ہے جس نے اس میں پچھنے لگوائے وہ مر گیا۔ اس کی سند میں یحییٰ بن علاء ہے۔ وہ کذاب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: جس نے بدھ کے روز یا ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے اسے برص ہو گیا وہ صرف خود کو ہی ملامت کرے۔ اسے بزار نے سلیمان بن ارقم سے روایت کیا ہے۔ یہ کذاب تھا۔ اسے شیرازی نے القاب میں حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے منگل کے روز پچھنے لگوانے سے منع کیا۔ اسے طبرانی نے الکبیر میں مسلمہ بن علی الخشنی سے روایت کیا ہے۔

طبرانی نے الکبیر میں، ابن عدی اور ابن سعد نے معقل بن یسار سے، ابن حبان نے ضعفاء میں اور بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بروز منگل پچھنے لگوانا جبکہ مہینے کے سترہ روز گزر چکے ہوں سال بھر کی مرضوں کا علاج ہے۔ دوسری روایت میں ہے: رب تعالیٰ نے اس میں سے ایک سال کی بیماریاں نکال دیں۔

ابن حبیب نے الطب النبوی میں عبدالکریم حضرمی سے معضل روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دن کی ابتداء میں پچھنے لگوانے مکروہ ہیں۔ اس کے فائدہ کی امید نہیں ہو سکتی حتی کہ چاند چھوٹا ہونے لگے۔

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ منگل کے روز پچھنے لگوا رہے تھے۔

میں نے عرض کی: آپ اس روز پچھنے لگوا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم میں سے جو منگل کو سترہ تاریخ کو پالے تو وہ گزرنے نہ پائے حتیٰ کہ وہ پچھنے لگوالے۔ تم پچھنے لگوایا کرو۔

طبرانی نے الکبیر میں صحیح کے راویوں سے حضرت معقل بن یسار سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مہینے کی سترہ تاریخ بروز منگل کو پچھنے لگوانا سال کی امراض کا علاج ہے۔

طبرانی نے الکبیر میں ثقہ راویوں سے۔ اس کی سند میں انقطاع ہے۔ حضرت ابن سیرین سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: فائدہ مند پچھنے وہ ہوتے ہیں جو اس وقت لگائے جائیں جب مہینہ کم ہو رہا ہو۔ بزار، ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مہینے کی پندرہ، سترہ یا انیس یا اکیس تاریخ کو پچھنے لگوایا کرو۔ تمہارا خون تم پر جوش نہ مارنے لگے حتیٰ کہ وہ تم کو مار ڈالے۔

عقیلی نے "الضعفاء" میں حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جمعرات کو پچھنے لگوایا کرو اس سے عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔

۴۔ مخصوص ایام میں پچھنے لگوانے کی ممانعت

الشیرازی نے القاب میں اور ابن نجار نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جمعرات کو پچھنے نہ لگوایا کرو۔ جس نے جمعرات کے روز پچھنے لگوائے اسے کسی ناپسندیدہ امر کا سامنا کرنا پڑا تو صرف خود کو ہی ملامت کرے۔

۵۔ نہار منہ پچھنے لگوانا

ابن ماجہ، ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نہار منہ پچھنے لگوانا بہت بہتر ہے۔ اس میں شفاء اور برکت ہے یہ حفظ اور عقل میں اضافہ کرتا ہے۔ رب تعالیٰ کی برکت پر جمعرات کے روز کو پچھنے لگوایا کرو لیکن روز جمعہ، ہفتہ اور اتوار کے روز پچھنے نہ لگوایا کرو۔ پیر اور منگل کے روز پچھنے لگوالیا کرو۔ اسی روز رب تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو عافیت بخشی تھی۔ جذام یا برص کا آغاز بدھ کے روز کو یا بدھ کی شام کو ہوتا ہے۔

۶- خون کو دفن کر دینے کا حکم

طبرانی نے ضعیف سند سے حضرت ام سعد، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو سنا آپ ﷺ پچھنے لگوا کر خون کو دفن کرنے کا حکم دے رہے تھے۔ ابن سعد نے ہارون بن رباب سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے پھر ایک شخص سے فرمایا: اسے دفن کر دو۔ کتا اس کی چھان بین نہ کرتا رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے روزہ اور احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ ابن سعد نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے پچھنے لگوائے۔ ابوطیبہ نے آپ ﷺ کو پچھنے لگائے۔ آپ ﷺ نے انہیں طعام کے دو صاع دینے کا حکم دیا، پھر پوچھا: تمہارا اخراج کتنا ہے؟ اس نے عرض کی: تین صاع۔ آپ ﷺ نے اس کا ایک صاع کم کر دیا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے اہل خانہ سے بات کی کہ اس کے خراج سے ایک صاع کم کر دو۔ ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے پچھنے لگوائے۔ آپ ﷺ روزہ کی حالت میں تھے۔ اسے اس کا اجر دیا۔ اگر یہ خبیث ہوتا تو اسے اجر نہ دیتے۔

ابن سعد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ابوطیبہ نے اٹھارہ رمضان المبارک کو دن کے وقت ہمارے لیے پچھنے لگانے کے آلات نکالے۔ میں نے کہا: تم کہاں تھے؟ آپ نے فرمایا: میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر تھا۔ اس نے آپ ﷺ کو پچھنے لگائے۔ ابن سعد نے ابوعباس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے روزہ کی حالت میں پچھنے لگائے۔ آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی لہٰذا میں روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانے کو مکروہ سمجھتا ہوں۔

ابن سعد میں بشر بن سعید کی سند سے، بزار نے ضعیف سند سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے مسجد میں پچھنے لگوائے۔ ابن عدی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ ہر رات سرمہ ڈالتے

تھے۔ ہر مہینے پچھنے لگواتے تھے۔ ہر سال دوا پیتے تھے۔ امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حجام بہت عمدہ شخص ہوتا ہے۔ وہ خون لے جاتا ہے پشت کو ہلکا کرتا ہے اور بصارت کو جلا بخشتا ہے۔ امام احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان اور حاکم نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: یہ متواتر روایت ہے کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ کھول دیا۔ امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب گرمی سخت ہو جائے تو پچھنوں سے مدد حاصل کیا کرو تمہارا خون تم میں سے کسی ایک پر جوش مار کر اسے ہلاک نہ کر دے۔ ابوداؤد اور دارقطنی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے سر اقدس پر ابو ہند سے پچھنے لگائے۔

تنبیہات

۱- اطباء نے لکھا ہے کہ سر کے وسط میں پچھنے لگوانا خون کے لیے بہت مفید ہوتا ہے۔ گردن کی دونوں رگوں پر پچھنے لگوانا سر کے امراض، چہرے کے امراض مثلاً کانوں کے درد، آنکھوں، دانتوں، ناک، سر کے درد اور ثقیقہ وغیرہ میں مفید ہوتا ہے۔ اگر درد سر گرمی کی وجہ سے ہو تو مہندی لگانا اسی دردِ سر کا خاص علاج ہے۔ یہ اس مادہ کی وجہ سے نہ ہو جس سے نجات پانا لازم ہو۔ اگر اسی کی وجہ دردِ سر ہو تو مہندی کا فائدہ بہت عیاں ہے۔ جب اسے پیسا جائے اور اسے سرکہ میں ملا کر پیشانی پر لگایا جائے تو دردِ سر کا آرام آجاتا ہے۔ یہ دردِ سر کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ سارے اعضاء کے ساتھ خاص ہے۔

۲- الشیخ نے ابن ماجہ کی شرح میں لکھا ہے: ائمہ میں سے ایک گروہ جیسے امام احمد اور ابن اسحاق نے روزہ افطار ہو جانے کی روایت کو اس کے ظاہری معنی پر محمول کیا ہے۔ دوسرے علماء کرام نے لکھا ہے کہ روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانا مکروہ ہیں۔ انہوں نے اس روایت کو شدت پر محمول کیا ہے۔ معنی یہ ہے کہ اس نے روزہ کو افطار کے لیے پیش کر دیا۔

پیچس اور قئے کے بارے

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئی۔ آپ نے مجھے فرمایا: میں تمہیں شکستہ حال کیوں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کی: میں نے جلاب لیے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون سی دوا لی ہے؟ میں نے عرض کی: سرم۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اور سرم کا کیا تعلق؟ یہ گرم آگ ہے۔ تم سناء اور سنوت استعمال کیا کرو۔ ان میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج موجود ہے۔

امام بخاری نے تاریخ میں، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم کس سے جلاب لیتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: شبرم کے ذریعے۔ فرمایا: یہ گرم ہے گرم، پھر میں نے سناء کے ساتھ جلاب لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی ایسی چیز ہوتی جس میں موت سے شفاء ہوتی تو وہ سناء میں ہوتی۔

ابن ماجہ، حاکم اور ابن مندہ نے (انہوں نے اسے غریب کہا ہے) طبرانی نے الکبیر میں، ابن السنی، ابونعیم الطب میں بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت عبداللہ بن ام حرام سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سنا اور سنوت کو لازم پکڑو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر چیز کی دوا ہے۔ ابونعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سنا کو لازم پکڑو۔ اس میں ہر مرض کا علاج ہے۔

داغ لگوانے کے بارے میں

اس میں کئی انواع ہیں۔

۱۔ یہ موقف کہ آپ ﷺ نے داغ لگوائے:

حافظ نے لکھا ہے: میں نے ایک بھی صحیح روایت نہیں دیکھی کہ آپ ﷺ نے داغ لگوائے ہوں، مگر امام قرطبی نے ادب النفوس از طبری سے نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے داغ

لگوائے تھے۔حلیمی نے ذکر کیا ہے کہ روایت ہے کہ آپ نے اس زخم کی وجہ سے داغ لگوائے تھے جو آپ ﷺ کو غزوۂ احد میں لگے تھے۔حافظ نے لکھا ہے کہ صحیح روایت میں ہے کہ غزوۂ احد میں سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا نے چٹائی کو جلایا۔اسے زخم میں بھر دیا۔یہ مشہور داغ لگوانا نہیں ہے۔

۲-ضرورت کے بغیر اس کی ممانعت:

امام احمد، ابوداؤد، ترمذی اور امام نسائی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں داغ لگوانے سے منع کیا۔ہم نے داغ لگوائے تو ہم اس مقصد میں کامران و کامیاب نہ ہوئے۔

امام احمد نے جید سند کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے داغ لگوانے سے منع کیا۔آپ ﷺ گرم پانی پینے کو ناپسند کرتے تھے۔طبرانی نے الکبیر نے صحیح کے راویوں سے، ابن قانع نے سعد الظفری سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے داغ لگوانے سے منع کیا ہے۔آپ ﷺ گرم پانی پینے کو ناپسند کرتے تھے۔طبرانی نے الکبیر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔اس کے ساتھ اس کا بھائی بھی تھا۔اسے استسقاء کا مرض لاحق تھا۔ہم اسے اطباء کے پاس لے کر آئے۔انہوں نے مجھے داغ لگانے کا حکم دیا۔کیا میں اسے داغ لگاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے داغ نہ لگاؤ۔اسے اہلِ خانہ کے پاس لے جاؤ۔اس کے پاس سے اونٹ گزرا اس نے اس کے پیٹ پر مارا۔پیٹ کا ورم ختم ہوگیا۔وہ اسے لے کر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں آیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسے طبیبوں کے پاس لے کر جاتے تو کہتا کہ آگ نے اسے شفا دی ہے۔امام احمد نے صحیح کے راویوں سے، مسدد اور ابونعیم نے الطب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: داغ کی جگہ تکمید، زخم پر گرم کپڑا رکھنا علاق (خالی پیٹ دوا) کی جگہ سعود اور نفع کی جگہ لدود (منہ کے گوشے سے ڈالی جانے والی دوا) ہے۔

ابونعیم نے الحلیہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا: حضور

اکرم شفیع مکرم ﷺ داغنے اور گرم کھانے کو ناپسند کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: تم ٹھنڈا کھانا کھایا کرو۔ یہ برکت والا ہوتا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! گرم کھانے میں کوئی برکت نہیں ہوتی۔

امام احمد، امام ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے داغ لگوائے، یا دم کروایا وہ توکل سے بری ہو گیا۔

طیالسی، ابن حبان، مسدد، طبرانی نے الکبیر میں ثقہ راویوں سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ کچھ انصار بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں آئے۔ انہوں نے عرض کی: ہمارے ساتھی کو سخت مرض لاحق ہو گیا ہے۔ اس کے لیے داغنے کا عمل تجویز کیا گیا ہے۔ کیا ہم اسے داغ لگوالیں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ ہم نے دوبارہ عرض کی تو آپ ﷺ خاموش رہے۔ ہم نے سہ بارہ عرض کی تو فرمایا: اسے گرم پتھر سے جلا دو۔ آپ ﷺ نے اسے ناپسند فرمایا۔ ابو یعلی کے الفاظ ہیں: اگر پسند کرو تو اسے داغ دو، اور پسند کرو تو گرم پتھر سے اسے ختم کر دو۔ مسدد اور ابن ابی شیبہ نے ضعیف سند سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم میں سے ایک شخص شدید بیمار ہو گیا۔ طبیبوں نے کہا: یہ داغے بغیر صحت مند نہیں ہو سکتا۔ اس کے اہل خانہ نے اسے داغنے کا ارادہ کیا۔ بعض نے کہا: نہیں! جب تک ہم حضور اکرم ﷺ سے مشورہ نہ کر لیں۔ انہوں نے آپ ﷺ سے مشورہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! وہ شخص شفاء یاب ہو گیا۔ جب آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: یہ بنو فلاں کا صاحب ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی: ہاں! حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ داغ لگوالیتا تو لوگ کہتے یہ داغنے سے صحیح ہوا ہے۔

حارث نے مرسلاً حضرت علاء بن زیاد سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت اپنا بچہ لے کر بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئی۔ اسے مرض استقاء تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ میرا بچہ مصیبت زدہ ہے جیسے کہ آپ ﷺ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ کیا میں اسے داغ لگا لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! اسے داغ نہ لگواؤ۔ اس نے اتفاق کر لیا کہ وہ اسے داغ نہ لگوائے گی۔ اسے اونٹ نے مارا۔ اس کا پیٹ اس کے ساتھ لگا تو اس کے اندر کا مواد نکل گیا۔ وہ صحت مند ہو گیا۔ وہ عورت بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئی۔ اس نے

عرض کی: میرے والدین آپ ﷺ پر فدا! یارسول اللہ ﷺ! میں نے آپ ﷺ سے اجازت لی تھی کہ میں اپنے بچے کو داغ لگوالوں، مگر آپ ﷺ نے مجھے منع کر دیا تھا اونٹ اس کے پاس سے گزرا۔ اس نے اسے مارا۔ اس کے پیٹ کا مواد اندر سے نکلا تو وہ شفاء یاب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں تمہیں اذن دے دیتا تو تم کہتی: اسے آگ نے شفاء دی ہے۔

۳۔ بعض صحابہ کرام کو اپنے دستِ اقدس سے داغنا

امام احمد، مسلم، ابو داؤد اور بیہقی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی اکحل (رگ) میں تیر لگا۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے نیزے کے پھل کے ساتھ اسے داغ دیا۔ اسے ورم آگیا تو اسے دوبارہ داغ دیا۔

طبرانی نے صحیح کے راویوں سے محمد بن عبدالرحمان بن اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو امامہ کو درد لاحق ہو گیا جسے اہل مدینہ طیبہ "الذبح" کہتے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے اسے داغا۔ ابو یعلی نے صحیح کے راویوں سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں داغا۔

۴۔ بعض صحابہ کرام کے لیے داغنے کی توصیف کرنا

امام احمد، شیخین، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ غزوہ خندق کے روز حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اکحل (رگ) میں تیر لگا۔ حضور اکرم ﷺ نے ان کی طرف طبیب بھیجا۔ انہوں نے وہ رگ کاٹ دی۔ پھر اسے داغا۔ طبرانی نے الکبیر میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ کی عیادت کی۔ انہیں "ذبح" کا درد تھا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے آگ سے پھاڑ دیا جائے حتیٰ کہ وہ شفاء یاب ہو جائیں۔

تنبیہہ

اطباء نے لکھا ہے کہ داغ اس سرکش پھوڑنے کے لیے استعمال ہوتا تھا جس کا مادہ

صرف داغنے سے ہی ختم ہو۔اس لیے آپ ﷺ نے اس کی توصیف فرمائی۔پھر اس سے ممانعت فرمادی۔آپ ﷺ نے اسے اس لیے ناپسند فرمایا کیونکہ اس میں شدید درد اور بہت بڑا خطرہ ہوتا ہے۔اسی لیے اہل عرب اپنی ضرب الامثال میں کہتے تھے کہ آخری دوا داغنا ہے۔نہی کو کراہت پر محمول کیا جائے گا، یا خلاف اولیٰ پر محمول کیا جائے گا۔احادیث کا مجموعہ اسی کا تقاضا کرتا ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ یہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے۔کیونکہ انہیں بواسیر تھی۔یہ جگہ خطرناک تھی۔لہٰذا آپ ﷺ نے انہیں داغ لگوانے سے منع کر دیا۔جب مرض شدت اختیار کر گیا تو انہوں نے داغ لگوائے لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے۔ابن قتیبہ نے لکھا ہے: داغ لگانے کی دو اقسام ہیں: (۱) صحیح کا داغ لگوانا تاکہ وہ مریض نہ بنے۔اس کے متعلق فرمایا ہے کہ داغ لگانے والے نے توکل نہ کیا، کیونکہ اس نے ارادہ کیا تھا کہ تقدیر اس سے ٹل جائے مگر تقدیر نہیں ٹلتی۔(۲) زخم کو داغ لگوانا جبکہ وہ خراب ہو جائے۔عضو کو داغنا جب اسے کاٹا جائے۔اس کے لیے شریعت مطہرہ نے دوا مقرر کی ہے۔اگر یہ داغنا کسی محتمل امر کے لیے ہو تو وہ خلاف اولیٰ ہے کیونکہ اس میں عذاب کے ساتھ غیر محقق امر کے لیے عذاب دینا ہے۔حافظ نے لکھا ہے: ان روایات کو جمع کرنے سے لب لباب یہ نکلتا ہے کہ فعل جواز پر دلالت کرتا ہے۔عدم فعل منع پر دلالت نہیں کرتا، بلکہ یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس کو ترک کرنا، اس کے کرنے سے ارجح ہے۔اسی لیے اس کے ترک پر تعریف کی گئی ہے۔نہی یا تو از سبیل اختیار و تنزیہ ہے یا اس لیے کہ آدمی شفاء کے اس طریقہ کو متعین نہ کر لے۔

بخار کے متعلق فرامین

امام احمد نے ثقہ راویوں سے (ایک راوی کا نام نہیں لیا گیا) ابو بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بخار کے متعلق فرمایا: اسے پانی سے ٹھنڈا کرو یہ جہنم کی شدت سے ہے۔طبرانی اور بزار نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔اسے خود سے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔جب آپ کو بخار ہو

جاتا تو آپ ﷺ پانی کا مشکیزہ منگواتے ۔اسے سراقدس پر انڈیلتے ۔اس سے غسل فرماتے ۔

طبرانی نے الکبیر میں ثقہ راویوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۔انہوں نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کو بخار ہو جائے تو تین رات اس پر ٹھنڈا پانی ڈالا جائے ۔طبرانی نے عبدالرحمان بن مرقع سے روایت کیا ہے کہ غزوۂ خیبر میں مسلمانوں نے پھل کھائے ۔انہیں بخار ہو گیا ۔انہوں نے اس کا شکوہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کیا ۔آپ ﷺ نے فرمایا: بخار موت کا پیش رو ہے ۔یہ زمین میں اللہ تعالیٰ کی بیڑی ہے ۔مشکیزے میں پانی ڈال کر اسے ٹھنڈا کیا کرو ۔اذان مغرب اور اذان عشاء کے مابین اسے خود پر انڈیلا کرو ۔انہوں نے اسی طرح کیا تو ان کا بخار اتر گیا ۔وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں آئے اور عرض کی: آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی بھرا ہوا برتن بھرے ہوئے پیٹ سے زیادہ برا نہیں ۔اگر تم پیٹ بھر کر کھانا ہی چاہتے ہو تو ایک ثلث کھانے کے لیے، ایک ثلث پینے کے لیے اور ایک ثلث سانس کے لیے رکھو۔

ابویعلی اور حاکم نے (انہوں نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے) نسائی اور ضیاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۔انہوں نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کو بخار ہو جائے تو تین راتیں وقت سحر اس پر ٹھنڈا پانی ڈالو۔

امام احمد، شیخین نے حضرت ابن عباس سے، امام احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کی گرمی سے ہے اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کیا کرو۔

بیہقی، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے، امام احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت رافع بن خدیج سے، بیہقی، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کی تپش سے ہے ۔اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو ۔امام احمد نے حضرت ابوامامہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کی بھٹی میں سے ہے ۔یہ جس مومن کو ہو جائے ۔یہ آگ میں سے اس کا حصہ بن جائے گا ۔ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کی بھٹی میں سے ہے اسے خود سے ٹھنڈے پانی سے دور کیا کرو۔

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابوریحانہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار جہنم کی بھٹی میں سے ہے یہ مؤمن کا آگ میں سے حصہ ہے۔ طبرانی نے اوسط میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار میری امت کا آگ میں سے حصہ ہے۔ حضرت ابن قانع نے اسد بن کرز سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار اس طرح لغزشیں گرا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے۔

ابن السنی اور ابونعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار موت کا پیش رو ہوتا ہے۔ یہ زمین میں رب تعالیٰ کی بیڑی ہے۔ امام بیہقی نے الشعب میں حضرت حسن سے مرسلاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار موت کا قاصد ہوتا ہے۔ یہ رب تعالیٰ کی زمین میں بیڑی ہے۔ اس کے ذریعے وہ اپنے بندوں کو محبوس کرتا ہے۔ جب چاہتا ہے انہیں چھوڑ دیتا ہے۔ تم اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

بزار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور رحمت عالمیاں ﷺ نے فرمایا: بخار ہر مؤمن کا آگ میں سے حصہ ہے۔ ابن ابی الدنیا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بخار روز حشر مؤمن کا آگ میں سے حصہ ہوگا۔ قضاعی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار ہر مؤمن کے لیے آگ میں سے حصہ ہوتا ہے۔ ایک رات کا بخار پورے سال کی خطاؤں کا کفارہ ہے۔

طبرانی نے الکبیر میں اور حاکم نے سمرہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: جب حضور اکرم ﷺ کو بخار ہو جاتا تو آپ ﷺ پانی کا مشکیزہ منگواتے۔ اسے اپنے سر اقدس پر انڈیلتے اور غسل فرماتے۔ طبرانی نے الکبیر میں عبدالبر بن سعید سے اور اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار ابن آدم کی خطاؤں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل نکال دیتی ہے۔ ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخار کو گالیاں نہ دیا کرو۔ یہ گناہوں سے اس طرح

پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل نکال دیتی ہے۔

امام احمد، ترمذی (انہوں نے اسے حسن غریب کہا ہے) اور ابن السنی نے عمل الیوم و اللیلۃ میں، ابونعیم نے الطب میں اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو بخار ہو جائے تو بخار آگ کے ٹکڑے میں سے ہے۔ طبرانی میں ہے: یہ آتش جہنم میں سے ہے۔ وہ اسے پانی کے ساتھ بجھائے۔ طبرانی نے یہ اضافہ کیا ہے۔ اسے رواں نہر سے فائدہ لینا چاہیے۔ وہ ادھر منہ کر لے جدھر سے پانی آرہا ہو۔ وہ یوں کہے: بسم اللہ، اللھم اشف عبدك و صدّق رسولك۔ اسے یہ عمل نماز صبح کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے کرنا چاہیے۔ اسے تین روز تک تین تین غوطے لگانے چاہیے۔ اگر وہ تین دنوں میں شفاء یاب نہ ہو تو پانچ دنوں تک، اگر شفاء یاب نہ ہو تو سات دنوں تک، اگر شفاء یاب نہ ہو تو نو دنوں تک اسی طرح کرنا چاہیے باذن الٰہی وہ نو دنوں میں ختم ہو جائے گا۔

امام نسائی، ابویعلی، حاکم، ابونعیم اور ضیاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جسے بخار ہو جائے وہ تین راتیں وقتِ سحر اپنے سر پر ٹھنڈا پانی گرائے۔

تنبیہات

۱۔ آپ ﷺ کا فرمان: اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ ایک روایت میں ٹھنڈے پانی کا ذکر ہے۔ اس سے مراد پانی سے دھونا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ٹھنڈا کرنا اور بجھانا اور درجہ حرارت کو اندر سے روکنا بخار میں اضافہ کرتا ہے، بعض اوقات یہ انسان کو ہلاک بھی کر دیتا ہے؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس سے مراد صفراوی بخار ہے مصنوعی طب والے یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ایسے مریض کو ٹھنڈا کرنا اسی طرح ہے کہ اسے ٹھنڈا پانی پلایا جائے اور اس کی اطراف کو اس کے ساتھ دھویا جائے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد کپڑے اور جسم کے مابین چھڑکاؤ کرنا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد

مریض کی طرف سے پانی صدقہ کرنا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ اسے شفاء دے دے۔ جیسے امام احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ اولیٰ وہ ہے جسے بخار کی تبرید کی کیفیت پر محمول کیا گیا ہے جیسے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کرتی تھیں کہ وہ بخار والے شخص کے ہاتھوں اور کپڑے کے مابین پانی کا چھڑکاؤ کرتی تھیں۔ اس کا تعلق ان تعویذات کے ساتھ ہے جس کی اجازت دی گئی ہے صحابیِ رسول ﷺ و رضی اللہ عنہ خصوصاً حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جیسی ذاتِ والا جنہوں نے ہمیشہ آپ کے درِ اقدس کو لازم پکڑا آپ کی مراد کو دوسروں سے کہیں بہتر جانتی تھیں۔

۲۔ بخار کی جہنم کی طرف نسبت کیسے ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ حقیقت میں اسی طرح ہے۔ وہ تپش جو بخار والے کے جسم سے نکلتی ہے وہ جہنم کے ٹکڑے کی ہوتی ہے۔ رب تعالیٰ نے ان اسباب کے ظہور کے ساتھ اس کے ظہور کو مقدر فرما دیا جو اس کا تقاضا کرتے تھے تاکہ بندے اس سے عبرت حاصل کریں۔ جیسے فرحت ولذت کی انواع جنت کی نعمتوں سے ہیں۔ اس نے ان کا اظہار عبرت اور راہ نمائی کے لیے کر دیا۔ دوسرے قول کے مطابق یہ خبر ہے جو از روئے تشبیہ وارد ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ بخار کی حرارت جہنم کی گرمی کی حرارت کے مشابہ ہے تاکہ نفوس کو آگ کی حرارت کی شدت پر تنبیہ ہو سکے۔ یہ شدید حرارت اسی کی گرمی کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔

۳۔ ابن القیم نے لکھا ہے کہ آپ ﷺ کے فرمان پانی (الماء) میں دو اقوال ہیں۔ (۱) اس سے مراد ہر قسم کا پانی ہے یہی صحیح قول ہے۔ (۲) اس سے مراد آبِ زمزم ہے۔ اس شخص کے متعلق اختلاف ہے کہ یہ اپنے عموم پر ہے کہ کیا اس سے مراد پانی صدقہ کرنا ہے یا اسے استعمال کرنا ہے۔ صحیح نظریہ یہی ہے کہ اس سے مراد اسے استعمال کرنا ہے۔ امام مازری نے تحریر کیا ہے۔

اس میں ذرہ بھر شبہ نہیں کہ علم طب سارے علوم سے زیادہ تفصیل کا محتاج ہوتا ہے، حتیٰ کہ ایک مریض کے لیے ایک ساعت میں ایک چیز اس کے لیے دوا بنتی ہے دوسری

ساعت میں وہ اسی کے لیے مرض بن جاتی ہے جب کسی ایک چیز کو ایک حالت میں ایک شخص کے لیے شفاء کا سبب فرض کر لیا جائے تو وہ چیز اس کے لیے یا کسی اور کے لیے سارے احوال میں باعث شفاء نہیں ہو سکتی۔ اطباء اس بات پر متفق ہیں کہ ایک مرض کا علاج عمر، زمانہ، عادت، تاثیر اور طبیعت کی قوت کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے۔ احتمال یہ ہے کہ یہ مخصوص وقت میں ہو اور ان خواص میں سے ہو جس کے متعلق آپ ﷺ کو بذریعہ وحی بتایا گیا ہو اس وقت اہل طب کا سارا کلام کمزور ہو جاتا ہے۔

۴۔ ابن قیم نے آپ ﷺ کے خطاب کو اہل حجاز کے ساتھ خاص کیا ہے یا ان کے آس پاس جو رہتے تھے کیونکہ ان کے اکثر بخار جو انہیں حادثاتی طور پر کچھ ایام کے لیے لاحق ہوتے تھے وہ سورج کی حرارت کی وجہ سے ہوتے تھے۔ انہوں نے لکھا ہے: اسی بخار میں پانی پینے اور غسل کرنے کے اعتبار سے فائدہ مند ہوتا ہے، کیونکہ بخار وہ حرارت ہے جو دل میں اشتعال ہوتی ہے۔ یہ روح اور خون کے ذریعے شریانوں اور رگوں کے ذریعے سارے بدن میں پھیل جاتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) عرضیہ۔ یہ ورم، حرکت یا سورج کی تپش سے پیدا ہوتی ہے۔ (۲) مرضیہ: اس کی تین اقسام ہیں۔ (الف) وہ کسی مادہ سے ہو۔ ان میں کچھ سارے بدن کو گرم کر دیتے ہیں۔ اگرچہ اس کے تعلق کا مبداء روح ہو۔ اسے حمّی یوم کہا جاتا ہے کیونکہ یہ غالباً ایک دن میں اتر جاتا ہے۔ اس کی زیادہ سے زیادہ مدت تین ایام ہے۔ اگر اس کے تعلق کا مبداء اخلاط کے ساتھ ہو تو اسے عفنیہ کہا جاتا ہے۔ اس کی چار اصناف ہیں۔ (الف) صفراویہ (ب) سوداویہ (ج) بلغمیہ (د) دمویہ۔ ان مذکورہ انواع کے ماتحت بہت سی اصناف افراد اور ترکیب کے اعتبار سے ہیں۔

جسے نظر لگی ہو اس کے متعلق اسوۂ حسنہ

اس کی کئی اقسام ہیں:

۱۔ نظر حق ہے اور اس سے مرنے والے کثیر ہوں گے

ابو یعلی، طیالسی، بخاری نے التاریخ میں، حکیم، ضیاء اور بزار نے ثقہ راویوں سے سوائے

طالب بن عسیب کے۔ وہ بھی ثقہ ہیں حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے اکثر لوگ قضائے الٰہی، اس کی کتاب اور تقدیر کے بعد نظر سے مرنے والے ہوں گے۔ ابوداؤد طیالسی، امام احمد، ابن حبان، حاکم، طبرانی نے الکبیر اور ضیاء نے ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے۔ نظر حق ہے۔

دوسرے الفاظ میں ہے: جب تمہیں کوئی چیز پسند لگے تو اس کے لیے غسل کرو اور اس کی برکت کے لیے دعا کرو۔ امام نسائی، ابن ماجہ، طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابو امامہ سہل بن حنیف سے اور انہوں نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے؟ جب وہ اپنے بھائی میں سے کسی ایسی چیز کو دیکھے تو اسے دم کرے تو وہ اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ ابن قانع نے اپنے والد گرامی قدر سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے حالانکہ وہ اس کے قتل سے مستغنی ہوتا ہے؟ نظر حق ہے جب تم میں سے کوئی ایک ایسی چیز دیکھے جو اسے پسند آئے یا اس کے مال میں سے کچھ پسند آجائے تو وہ اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ امام احمد و بزار نے ثقہ راویوں سے اور امام بیہقی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: نظر اذنِ الٰہی سے کسی شخص کی دلدادہ ہو جاتی ہے حتیٰ کہ وہ بلند جگہ پر چڑھتا ہے اور اس کی وجہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔ طبرانی نے الکبیر میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضورِ اکرم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: میری امت کی قبور میں سے نصف قبریں نظر کی وجہ سے کھودی جائیں گی۔

امام احمد، طبرانی نے الکبیر میں اور حاکم نے اس سند سے جس میں کوئی حرج نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: نظر حق ہے حتیٰ کہ بلند ہونے والا نیچے آجاتا ہے۔ مسلم نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے: نظر حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جاسکتی تو نظر ہوتی۔ امام احمد نے صحیح کے راویوں سے اور الکجی نے اپنی

سنن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نظر حق ہے۔ اس کے ساتھ شیطان اور بنو آدم کا حسد مختص ہے۔ ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نظر سے رب تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرو۔ نظر حق ہے۔ ابن عدی و ابو نعیم نے الحلیہ میں حضرت جابر سے اور ابن عدی نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نظر حق ہے۔ یہ اونٹ کو ہنڈیا میں اور آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے۔ امام احمد اور امام مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نظر حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جا سکتی تو نظر اس سے سبقت لے جاتی۔ جب تمہیں کوئی غسل کرنے کے لیے کہے تو غسل کیا کرو۔ ابن ماجہ نے عامر بن ربیعہ سے، امام احمد، بیہقی، ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نظر حق ہے۔

۲۔ نظر سے دم کروانے کا حکم

ابو یعلی، طبرانی نے صحیح کے راویوں سے سوائے سہل بن موودود کے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہمارے ہاں ایک مریض بچہ تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اسے کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اسے نظر لگی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے نظر کا دم کیوں نہ کرایا۔

امام بیہقی نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: انہیں دم کراؤ۔ انہیں نظر لگی ہے۔ حکیم نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے انہیں دم کیوں نہ کرایا۔ میری امت کی اموات میں سے ثلث نظر سے ہوں گی۔ امام بیہقی نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: انہیں دم کراؤ۔ انہیں نظر لگی ہوئی ہے۔ بزار نے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی چیز دیکھی جو اسے پسند آ گئی اس نے یوں کہا: ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ تو وہ اسے نقصان نہ دے گا۔

بزار نے ثقہ راویوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے

فرمایا: دم نہیں مگر بخار سے یا نظر سے ۔طبرانی نے حسن سند سے حضرت عبادہ بن صامت سے روایت کیا ہے ۔انہوں نے فرمایا: میں جاہلیت میں نظر کی وجہ بخار کا دم کرتا تھا۔جب میں نے اسلام قبول کیا تو میں نے اس کا ذکر آپ ﷺ کی خدمت میں کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مجھ پر پیش کرو۔میں نے پیش کیا تو فرمایا: اس سے دم کیا کرو کوئی حرج نہیں ۔اگر اس طرح نہ ہوتا تو میں اس سے کسی انسان کو دم نہ کرتا۔ بزار نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی چیز کو دیکھا جو اسے پسند آگئی تو اس نے پڑھا۔ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ تو اسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔

امام مسلم نے حضرتِ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ حکم فرماتے تھے کہ نظر سے دم کروایا جائے۔

۳۔جس کی نظر لگے اسے وضو کرنے کا حکم اور وہ پانی اس پر چھڑکنے کا حکم جسے نظر لگی ہو

امام مالک، احمد اور ابن معین نے ثقہ راویوں سے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ جس کی نظر لگ جاتی حضور اکرم ﷺ اسے وضو کرنے کا حکم دیتے، پھر اس پانی سے وہ غسل کرتا جسے نظر لگی ہوتی۔

امام مالک، امام احمد نے صحیح راویوں سے حضرت محمد بن ابی امامہ سے، ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے صحیح کے راویوں سے حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف سے، ابن ابی شیبہ، طبرانی اور نسائی نے صحیح کے راویوں سے عامر بن ربیعہ سے، امام احمد اور طبرانی نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ۔انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ سفر پر روانہ ہوئے ۔آپ ﷺ مکہ مکرمہ کی طرف چلے ۔جب آپ ﷺ جحفہ میں ضرار کی گھاٹی میں تھے تو حضرت عامر نے کہا: میں اور حضرت سہل نکلے ۔ہم کسی اوٹ کی تلاش میں تھے ہم نے اوٹ اور تالاب پالیا۔ہم میں سے کوئی ایک حیاء کرتا تھا کہ وہ اس طرح غسل کرے کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہو۔وہ مجھ سے چھپ گئے ۔جب انہوں نے دیکھا کہ انہوں نے یہ عمل کرلیا ہے تو انہوں نے اپنا جبہ اتارا اور پانی میں داخل ہوگئے ۔میں نے انہیں ایک نظر دیکھا مجھے ان کی تخلیق بہت پسند

آئی۔ وہ بہت زیادہ سفید اور عمدہ تخلیق کے شاہکار تھے۔ حضرت عامر نے کہا: بخدا! میں نے اتنا حسین شخص نہ دیکھا نہ ہی کسی دوشیزہ کی جلد اس طرح دیکھی۔ اسی سے وہ نیچے گر پڑے۔ شدتِ درد سے وہ کچھ سمجھ بھی نہ سکتے تھے۔ حضرت عامر نے فرمایا: میں نے انہیں نظر لگا دی۔ میں نے انہیں جا لیا۔ ان پر بخار کا لرزہ طاری تھا۔ وہ پانی میں تھے۔ میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا اور ساری صورتِ حال بیان کی۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: حضرت سہل کو اسی جگہ بخار ہو گیا۔ شدید بخار میں مبتلا ہو گئے۔ میں نے آپ ﷺ سے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ حضرت سہل کی خبر نہیں لیں گے؟ وہ تو اپنا سر بھی نہیں اٹھا سکتے۔ ان کا نام لشکر میں متعین کیا گیا ہے لیکن یارسول اللہ! ﷺ انہیں افاقہ نہ ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اٹھو آپ نے ان کی پنڈلی سے کپڑا اٹھایا۔ پانی داخل کیا سینے تک پہنچے تو وہاں مارا۔ یہ دعا مانگی: مولا! اس کی گرمی، سردی اور درد لے جا، پھر فرمایا: اٹھو۔ وہ اٹھے۔ حضرات محمد اور زہری کی روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے انہیں نظر لگا دی ہے؟ آپ ﷺ سے عرض کی گئی: حضرت عامر نے، آپ ﷺ نے انہیں بلایا۔ ان سے ناراضگی کا اظہار کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی کو کیوں قتل کرتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بھائی میں سے وہ چیز دیکھے جو اسے عمدہ لگے تو وہ اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ دوسری روایت میں ہے: آپ نے انہیں فرمایا: تم نے ان کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی؟ پھر آپ ﷺ نے پیالے میں پانی منگوایا۔ حضرت عامر کو حکم دیا کہ وہ اس کے ساتھ وضو کریں۔ انہوں نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، قدموں کے اطراف اور ازار کا اندرونی حصہ پیالے میں دھویا۔ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے حلق سے لے کر اپنے سر پر پھر کمر پر پانی چھڑک لیں، پھر اپنے پیچھے پانی چھڑک لیں۔ انہوں نے اسی طرح کیا۔ حضرت سہل لوگوں کے ساتھ عازمِ سفر ہو گئے گویا کہ انہیں کوئی تکلیف نہیں تھی۔

طبرانی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت ابن شہاب نے فرمایا: وہ غسل جس پر میں نے اپنے علماء کو پایا ہے وہ یہ ہے کہ وہ شخص جس نے اپنے ساتھی کو نظر لگائی ہے وہ پیالے میں پانی لے کر آئے۔ اسے زمین سے اوپر اٹھا کر پکڑے۔ وہ شخص جس نے اپنے دوست کو نظر

لگائی ہے وہ اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالے وہ کلی کرے پانی اس پیالے میں ڈال دے، پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں داخل کرے اپنے چہرے پر پانی ڈالے۔ اسے پیالے میں ڈال لے۔ پھر پیالے میں دایاں ہاتھ ڈالے۔ بائیں ہاتھ کو پیالے میں کہنیوں تک دھوئے، پھر دونوں ہاتھ پیالے میں ڈالے۔ سینے کو ایک بار دھوئے، پھر بایاں ہاتھ پیالے میں داخل کرے۔ اس سے اپنے دائیں ہاتھ پر پیالے میں ایک دفعہ انڈیل لے، پھر دایاں ہاتھ داخل کرے۔ اس سے اپنا بایاں ہاتھ کہنیوں تک پیالے میں دھولے، پھر اپنا بایاں ہاتھ داخل کرے۔ اپنی کہنی میں ایک پانی پیالے میں پانی انڈیلے۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ کی کہنی کے ساتھ اسی طرح کرے، پھر اپنے دائیں پاؤں کی انگلیوں کی جڑوں پر اسی طرح کرے پھر بائیں پاؤں کی انگلیوں سے اسی طرح کرے، پھر اپنے ازار بند کے دائیں طرف کو دھولے، پھر وہ شخص اٹھے جس کے ہاتھ میں پیالہ ہے۔ وہ پیچھے سے اس کے اوپر انڈیل دے جسے نظر لگی ہے پھر پیچھے سے سطحِ زمین پر وہ پیالہ اوندھا کر دیا جائے۔

۴- آپ ﷺ نے حکم دیا کہ کھیت میں لکڑیاں نصب کر دی جائیں تاکہ اسے نظر نہ لگے

(بشرطیکہ یہ روایت ہو)

بزار نے ضعیف سند سے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے حکم دیا کہ لکڑیوں کو کھیتوں میں نصب کر دیا جائے۔ میں نے عرض کی: کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تاکہ انہیں نظر نہ لگے۔

تنبیہات

۱- نظر لگنے سے مراد وہ نظر ہے جو استحسان کے ساتھ ہو لیکن اس میں ملاوٹ ہو۔ یہ خبیث طبع سے آتی ہے۔ اس سے اسے نقصان ہوتا ہے جسے نظر لگی ہو، بعض علماء کرام نے لکھا ہے یہ نظر اس زہر سے حاصل ہوتی ہے جو نظر لگانے والے کی نظر سے ہوا میں سے ہوتی ہوئی اس کے جسم تک پہنچتی ہے جسے نظر لگی ہو۔ اس کی مثال وہ حائضہ ہے جو دودھ والے برتن میں ہاتھ ڈالتی ہے اور دودھ خراب ہو جاتا ہے۔ اگر وہی ہاتھ پاکیزگی

حاصل کرنے کے بعد ڈالے تو دودھ خراب نہیں ہوتا۔ اگر صحیح شخص اس کو دیکھے جسے آشوبِ چشم ہو تو اسے بھی آشوبِ چشم ہو جاتا ہے۔

۲- آپ ﷺ نے فرمایا: نظر لگنا حق ہے، یعنی اس سے کسی چیز کا پہنچنا ثابت اور موجود ہے۔ امام مازری نے لکھا ہے: جمہور نے حدیث پاک کا ظاہری معنی مراد لیا ہے، لیکن بدعتیوں کے ایک گروہ نے اس کا ایک اور معنی بھی مراد لیا ہے کیونکہ حضرت شارع علیہ السلام نے اس کے وقوع کی خبر دی ہے۔

۳- بعض افراد نے اس اصابہ (پہنچنے) کو مشکل گمان کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے: آنکھ دور سے کیسے عمل کر سکتی ہے حتیٰ کہ دوسرے شخص (معیون) کو اسی سے نقصان پہنچے، اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔ بعض اوقات ان میں ایسا زہر ہوتا ہے جو نظر لگانے والے کی آنکھ سے معیون کے بدن تک پہنچ جاتا ہے۔ ایک شخص کی نظر لگ جاتی تھی۔ اسی سے منقول ہے۔ جب میں کسی پسندیدہ چیز کو دیکھتا ہوں تو میں اپنی آنکھوں سے حرارت نکلتی ہوئی دیکھتا ہوں۔ اسی لیے اگر حائضہ دودھ والے برتن میں ہاتھ ڈالے تو اسے خراب کر دیتی ہے۔ اگر وہ اس میں پاک ہونے کے بعد ہاتھ ڈالے تو اسے خراب نہیں کرتی۔

۴- امام مازری نے لکھا ہے: جو امر اہل السنۃ کے طریقہ کے موافق ہے وہ یہ ہے کہ نظر، نظر لگانے والے کی آنکھ سے اس عادت کے مطابق نکلتی ہے جسے رب تعالیٰ نے رواں فرمایا ہے کہ وہ دوسرے سامنے والے شخص میں نقصان پیدا کر دے۔ بعض اطباء کا اس میں اختلاف ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نظر لگانے والا اپنی آنکھ سے زہر آلود قوت بھیجتا ہے جو معیون تک پہنچتی ہے تو اسے ہلاک کر دیتی ہے، یا اسے کسی مصیبت میں گرفتار کر دیتی ہے یا یہ زہر پہنچنے کی طرح ہے۔ رب تعالیٰ نے عادت رواں فرمادی ہے کہ اس سے نقصان ہوتا ہے لیکن فلاسفہ کا اس میں اختلاف ہے۔ رب تعالیٰ نے اجسام اور ارواح میں بہت سے خواص اور قوتیں رکھ دی ہیں۔ جیسے اس شخص کے لیے بیان کیا جاتا ہے جو شرمندہ ہوتا ہے تو اس کے چہرے پر سرخی نظر آتی ہے حالانکہ پہلے وہاں

سرخی نہیں ہوتی۔ اس طرح اس کا رنگ اسے دیکھ کر زرد ہوتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔ بہت سے لوگ صرف دیکھنے سے بیمار ہو جاتے ہیں۔ ان کے قوی کمزور ہو جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس واسطے کی وجہ سے ہیں جو رب تعالیٰ نے ارواح میں تاثیرات رکھ دیں ہیں۔ جن کا آنکھ کے ساتھ شدید ربط ہوتا ہے یہ موثرہ نہیں ہوتی۔ تاثیر ارواح کی ہوتی ہے۔ ارواح اپنی طبائع خبیث کیفیات اور خواص میں مختلف ہوتی ہیں۔ ان میں کچھ دیکھ کر ہی بدن میں تاثیر پیدا کر دیتی ہیں۔ یہ اس روح کے دیکھنے اور اس کی خبیث کیفیت کی وجہ ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ یہ تاثیر رب تعالیٰ کے ارادہ سے ہوتی ہے۔ اس کی تخلیق سے ہوتی ہے۔ اس کا انحصار اتصال جسمانی کے ساتھ نہیں ہوتا۔ بلکہ کبھی اس سے، کبھی معاینہ سے، کبھی دیکھنے سے اور روح کی کسی اور توجیہ سے ہوتا ہے۔

۵- ابن القیم نے لکھا ہے: علاج نبوی کا مقصود اس مرض سے شفاء ہے۔ یہ کبھی تعوذات سے، کبھی دم کرنے سے، سورۃ الفلق، سورۃ الناس، الفاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھنے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ آپ کا تعوذ مثلاً اعوذ بکلمات الله التامة من کل شیطان وھامّة و من کل عین لامّة اسی طرح یہ تعوذ اعوذ بکلمات الله التامّات التی لا یجاوزھن برّولا فاجر من شر ما ینزل من السماء و من شر ما خلق وزرأ و برأ و من شر ما یعرج فیھا و من شرّ ما ذرأ فی الارض و من شر ما یخرج منھا و من شر فتن اللیل و النھار و من شر طوارق اللیل و النھار الا طارقا یطرق بخیر، یا رحمان!

جسے آنکھ لگنے کا اندیشہ ہو، اسے خدشہ ہو کہ دوسرے کو اس کی نظر لگے گی تو اسے حضور اکرم ﷺ کے اس فرمان سے اس کا دفاع کرنا چاہیے۔ اللھم بارك علیه جیسے کہ آپ ﷺ نے حضرت عامر سے فرمایا: تم نے ان کے لیے برکت کی دعا کیوں نہ کی۔

۶- نظر کا دفاع آپ ﷺ کے اس فرمان سے ہوسکتا ہے۔ ما شاء الله لا قوۃ الا بالله۔ امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ حضرت جبرائیل امین نے آپ ﷺ کو دم کرتے ہوئے کہا تھا: بسم الله ارقیك، من کل شر یوذیك، من شر کل

ذی نفس او عین حاسد، الله یشفیك، بسم الله ارقیك۔ حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت اس طرح ہے۔ بسم الله یبرئك من کل داء یوذیك و من شر حاسد اذا حسد و من شر کل ذی عین۔

۷- امام مازری نے لکھا ہے: ازار بند کے اندرونی حصے سے مراد وہ حصہ ہے جو لٹکا ہوتا ہے جو اس کی کمر کے دائیں سمت سے ملا ہوتا ہے، بعض نے لکھا ہے کہ یہ اس کی شرم گاہ سے کنایہ ہے۔ قاضی عیاض نے لکھا ہے: اس سے مراد وہ جسم ہے جو ازار کے ساتھ متصل ہوتا ہے، یا جسم پر ازار باندھنے کی جگہ مراد ہے، یا اس سے مراد ران کا اوپر کا حصہ ہے۔ یہ اس معنی کے اعتبار سے ہے جس کی تعلیل ممکن ہے اور عقل کی جہت سے اس کی وجہ کی پہچان ممکن ہے۔ یہ اسے رد نہیں کرتی کہ اس کا معنی نہیں سمجھا جا سکتا۔ ابن عربی نے لکھا ہے: اگر بدعتی نے توقف کیا تو ہم اسے کہیں گے۔ تجربہ اس کی تائید کرتا ہے۔ معاینہ اس کی تصدیق کرتا ہے۔ یا کسی نے فلسفیانہ رنگ اختیار کیا تو اسے رد کرنا ظاہر ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک دوائیں ان کے قوی کے ساتھ سلوک کرتی ہیں۔ کبھی یہ سلوک اس معنی کے اعتبار سے ہوتا ہے جس کا ادراک ہو سکتا ہے وہ اس راہ کو خواص کا نام دیتے ہیں۔

مجذوموں کے بارے میں اسوۂ حسنہ

ابو یعلی، عبداللہ بن امام احمد نے زوائد المسند میں اس سند سے جس میں کوئی حرج نہیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، ابو یعلی اور طبرانی نے اس سند سے جس میں کوئی حرج نہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے، طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت معاذ بن جبل سے طبرانی اور طیالسی نے حضرت ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مجذوموں کو لگاتار نہ دیکھا کرو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور ان کے نور نظر سے روایت میں یہ اضافہ کیا ہے۔ جب تم ان کے ساتھ گفتگو کرو تو تمہارے اور ان کے مابین ایک نیزے کا فاصلہ ہونا چاہیے۔

ابن السنی اور ابو نعیم نے الطب میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کیا ہے کہ

حضور نبیٔ رحمت ﷺ سے روایت کیا ہے کہ مجذوم سے اس طرح گفتگو کرو کہ تمہارے اور اس کے مابین ایک یا دو نیزوں کا فاصلہ ہو۔

حارث نے ضعیف سند سے اور ابن عدی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ عسفان کی وادی سے گزرے تو آپ ﷺ نے رفتار مبارک بڑھا دی۔ وہ مجذوموں کی وادی تھی۔ فرمایا: جذام کی ہر چیز بیماری لگاتی ہے۔ ابو نعیم نے الطب میں حضرت محمد بن ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ کا غبار جذام سے شفاء بخشتا ہے۔ بخاری نے تاریخ میں اور ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مجذوم سے اس طرح بچاؤ کرو جیسے شیر سے بچاؤ کیا جاتا ہے۔

ابن السنی اور ابو نعیم نے الطب میں حضرت سالم سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: خاک مدینہ طیبہ جذام سے شفاء عطا کرتی ہے۔ ابن سعد نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جذام والے سے یوں ڈرو جیسے درندوں سے ڈرا جاتا ہے جب وہ کسی وادی میں آئے تو تم دوسری وادی میں چلے جاؤ۔ ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: حمام سے نکلنے کے بعد قدموں کو ٹھنڈے پانی سے دھونا جذام سے امان ہے۔ ابن نجار نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ناک میں بال اگنا جذام سے امان ہے۔

ائمہ اربعہ اور حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اس پر توکل کرتے ہوئے کھاؤ۔ طحاوی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ کے ساتھ کھاؤ۔ اپنے رب تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتے ہوئے اور اس پر ایمان لاتے ہوئے۔ حارث نے ضمرہ بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ریحان اور انار کی لکڑی سے خلل کرنے سے منع فرمایا۔ فرمایا: یہ جذام کی رگ کو حرکت دیتے ہیں۔ امام بیہقی

نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلے کو کس نے بیمار کیا۔ امام احمد، بیہقی اور ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، امام مسلم اور امام احمد نے حضرت سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی متعدی نہیں، کوئی صفر نہیں، کوئی ہامہ نہیں۔

امام احمد اور مسلم نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی عدوی، طیرہ، ہامہ، صفر اور غول نہیں ہے۔ امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی عدوی، ہامہ اور طیرہ نہیں۔ میں عمدہ فال کو پسند کرتا ہوں۔ امام احمد اور امام بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: عدوی نہیں، طیرہ نہیں۔ نحوست تین اشیاء میں ہوتی ہے۔ (۱) گھوڑے میں۔ (۲) عورت میں۔ (۳) گھر میں۔ امام احمد اور ابوداؤد نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی ہامہ نہیں کوئی عدوی نہیں کوئی بدشگونی نہیں۔ اگر نحوست کسی چیز میں ہو سکتی ہے تو گھوڑے، عورت اور گھر میں ہو سکتی ہے۔ امام احمد، امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بدشگونی نہیں، اس میں عمدہ نیک فال ہے یہ وہ پاکیزہ کلمہ ہے جسے تم میں سے کوئی ایک سنتا ہے۔

امام احمد، بیہقی، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا۔ کوئی بدفالی نہیں۔ مجھے عمدہ فال پسند ہے۔ عمدہ فال عمدہ بات ہے۔ ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی عدوی نہیں، کوئی بدشگونی نہیں۔ کوئی نوء رنجوم کی تاثیر نہیں۔ نہ ہی کوئی صفر ہے۔ امام احمد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی عدوی، طیرہ اور ہامہ نہیں۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! ﷺ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ایک اونٹ خارش زدہ ہو تو سارے اونٹوں کو خارش لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تقدیر میں سے ہے۔ پہلے اونٹ کو خارش کس نے لگائی؟ امام احمد اور امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی

عدوی، طیرہ، ہامہ اور صفر نہیں مجذوم سے اس طرح بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔

ابن السنی نے حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: شگون میں سے عمدہ ترین اچھی فال ہے۔ یہ کسی مسلمان کو لوٹاتی نہیں ہے۔ جب تم شگون میں سے ایسا امر دیکھو جو تمہیں ناپسند ہو تو یوں کہو۔

اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت و لا یذھب بالسیّات الا انت و لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔

ابو داؤد نے حضرت قبیصہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: عیافہ (پرندہ کو اڑانا) بدشگونی اور الطرق (کنکریاں پھینکنا) شیطانی اعمال ہیں۔ امام احمد، امام بخاری نے الادب میں، ائمہ اربعہ اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بدشگونی شرک ہے۔

امام احمد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نحوست گھر، عورت اور گھوڑے میں ہو سکتی ہے۔ امام احمد نے اس سند سے جس میں کوئی حرج نہیں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی عدوی نہیں۔ کوئی بدشگونی نہیں، کوئی حسد نہیں۔ نظر لگنا حق ہے۔

بزار نے ثقہ راویوں سے حضرت انس سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی عدوی نہیں کوئی ہامہ نہیں۔ پہلے کو کس نے بیمار کیا تھا؟ ابو یعلی نے اس سند سے روایت کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی ہامہ نہیں، کوئی صفر نہیں، کوئی مریض تندرست کو بیمار نہیں کرتا۔ ابو یعلی، طبرانی نے الکبیر میں حضرت عمیر بن سعد سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی عدوی نہیں، کوئی طیرہ نہیں، کوئی ہامہ نہیں، کیا تم ایسا اونٹ نہیں دیکھتے جو صحراء میں ہوتا ہے؟ وہ وقت صبح وہ اپنے گڑھے میں یا مراح میں ہوتا ہے حالانکہ وہ پہلے اس طرح نہیں ہوتا۔ پہلے کو بیمار کس نے کیا؟ طبرانی نے الکبیر میں صحیح کے راویوں سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا۔ ایک اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم ایک خارش زدہ بکری لیتے ہیں اسے دوسری بکریوں میں پھینک دیتے ہیں۔ انہیں بھی خارش لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اعرابی! پہلی بکری کو خارش کس نے لگائی؟

امام احمد اور طبرانی نے الکبیر میں حسن سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جسے بدشگونی نے کسی حاجت سے واپس کر دیا اس نے شرک کیا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس کا کفارہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یوں کہے: اللهم لا خير الا خيرك. ولا طير الا طيرك. ولا اله الا انت۔

بزار نے اسی طرح کی روایت حضرت بریدہ سے نقل کی ہے۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: زیتون کھاؤ۔ اس کو بطور تیل استعمال کرو۔ اس میں ستر امراض سے شفاء ہے۔ ان میں سے ایک جذام بھی ہے۔ حکیم اور بغوی نے حضرت بریدہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ بدفالی نہ لیتے تھے مگر آپ ﷺ عمدہ فال لیتے تھے۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت ضمرہ بن حبیب سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ریحان اور انار کی لکڑی سے خلال فرمانے سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جذام کی رگوں میں تحریک پیدا کرتے ہیں۔

اسی میں حضرت قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے کہ حضور داعیٔ اعظم ﷺ نے فرمایا: آس اور ریحان کی لکڑی سے خلال نہ کیا کرو۔ مجھے ناپسند ہے کیونکہ یہ جذام کی رگوں میں تحریک پیدا کرتے ہیں۔ اسی میں امام اوزاعی نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے آس کی لکڑی سے خلال کرنے سے منع کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جذام کی رگ کو سیراب کرتی ہے۔ اسی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جو عمر رسیدہ شخص بھی اسلام میں چالیس سال بسر کرتا ہے رب تعالیٰ اس سے مصائب کی تین انواع کو پھیر لیتا ہے۔ جنون، جذام اور برص۔ اسی میں انہی سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب بندہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اسے جنون، جذام اور برص سے عافیت لکھ دی جاتی ہے۔ اسی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ناک

میں بال جذام سے امان ہیں۔ اسی میں روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ناک اور کانوں میں بال ہونا جذام سے امان ہیں۔ اسی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم نبی محتشم ﷺ نے فرمایا: چار امراض کو ناپسند نہ کیا کرو۔ آشوب چشم کو مکروہ نہ سمجھا کرو۔ یہ اندھے پن کی رگوں کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ زکام کو ناپسند نہ کیا کرو۔ یہ جذام کی رگوں کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ کھانسی کو ناپسند نہ کیا کرو۔ یہ فالج کی رگوں کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے پھوڑوں سے نفرت نہ کیا کرو۔ یہ برص کی رگوں کو کاٹ کر دکھ دیتے ہیں۔

تنبیہات

۱- لاعدوی: یعنی مرض ایک مریض سے کسی دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا کہ ایسا عقیدہ رکھا جائے یا کوئی مرض بالطبع متعدی نہیں ہوتا، بلکہ قضاء الٰہی سے متعدی ہوتا ہے۔ اس کی تقدیر سے متعدی ہوتا ہے۔ اس نے مجذوم میں عادت رواں فرمادی ہے کہ متعدی ہوتا ہے۔ یہ رب تعالیٰ کا فعل اور اس کی تخلیق ہے۔ ابن بطال نے لکھا ہے: لاعدوی عام مخصوص ہے۔ یعنی مرض متعدی نہیں ہوتا سوائے مجذوم سے۔ ولا نوء۔۔۔ ولا طیرۃ۔

۲- بدشگونی جیسے اہل عرب پرندہ اڑا کر شگون لیتے تھے۔ وہ ہرن اور پرندوں کو بھگاتے تھے۔ جب وہ دائیں طرف مڑتے تو انہیں چھوڑ دیتے۔ اپنے کام کے لیے چلتے جاتے۔ اگر وہ بائیں طرف مڑتے تو اس سے بدفالی لیتے ہوئے واپس آجاتے۔ شریعتِ پاک نے اسے باطل فرما دیا ہے۔ آپ ﷺ نے آگاہ فرما دیا ہے کہ اس کا نفع اور نقصان میں کوئی اثر نہیں ہے۔ تین چیزوں میں نحوست ہونا اس کے معارض نہیں، کیونکہ یہ معنی میں مستثنیٰ منہ ہے۔ یہ عام مخصوص ہے۔ جیسے خطابی نے کہا ہے۔

۳- ولاھامۃ: یہ ایک پرندے کا نام ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ الو ہے۔ اہل عرب کہا کرتے تھے کہ جب یہ کسی کے گھر پر گر پڑتا تو اسے مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ ایک قول کے مطابق ان کا عقیدہ یہ تھا کہ میت کی ہڈیاں ہامہ بن جاتی ہیں اور اڑتی رہتی ہیں۔

۴- ولا صفر: یہ سانپ ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے یہ جانوروں اور لوگوں تک پہنچتا ہے۔ یہ خارش سے زیادہ متعدی ہوتا ہے۔ ایک قول یہ ہے یہ مرض ہے جو پیٹ میں پیدا ہوتا ہے۔ ایک قول کے مطابق محرم کے بعد صفر کا مہینہ ہے۔

جوؤں کا علاج

بزار نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں جوؤں کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے انہیں ریشم پہننے کا حکم دیا۔ امام بخاری نے ان سے اور ابونعیم نے الطب میں روایت کیا ہے کہ حضرت زبیر بن عوام اور عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما نے بارگاہ رسالت مآب میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں ریشم پہننے کی اجازت دے دی۔ دوسری روایت میں ہے:

آپ نے انہیں اس لیے ریشم پہننے کی اجازت دی تھی کیونکہ انہیں خارش تھی احتمال ہے جیسے حافظ نے لکھا ہے کہ دونوں میں سے ایک مرض دونوں میں سے کسی ایک شخص کو ہو۔ یہ خارش جوؤں کی وجہ سے ہو۔ بیماری کی نسبت کبھی سبب اور کبھی مسبب کی طرف کر دی ہو۔ ابونعیم نے الطب میں روایت کیا ہے کہ حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب میں جوؤں کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے انہیں ریشم کی سفید قمیص پہننے کی اجازت دے دی۔

جادو کا علاج

امام احمد نے حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نہار منہ ناشتہ میں عجوہ کھجور کھانا ہر جادو اور زہر کا علاج ہے۔ مسلم نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور نبیِ پاک ﷺ نے فرمایا: عجوہ عالیہ میں شفاء ہے۔ یہ نہار منہ کھانا تریاق ہے۔

شیخین نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے (کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا) جس نے صبح عجوہ سات کھجوریں کھا لیں اسے اس روز زہر یا جادو اثر نہیں کر سکتا۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ جس نے ان دو سنگلاخ چٹانوں کے مابین کی سات

کھجوریں کھالیں۔ اسے تاشام زہر نقصان نہیں دے سکتا۔

تنبیہات

۱- ابن عربی نے لکھا ہے کہ جادو سے غیر اللہ کائنات اور مقادیر کی تعظیم کی جاتی ہے یہ بالاجماع کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ امام مالک نے فرمایا ہے: جادوگر کافر ہے اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اسے توبہ کے لیے نہ کہا جائے گا۔ اس کی توبہ کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ امام نووی نے لکھا ہے: کبھی یہ کفر ہوتا ہے اور کبھی کفر نہیں ہوتا بلکہ بڑا گناہ ہوتا ہے۔ اگر اس میں ایسا قول یا فعل ہو جو کفر کا تقاضا کرے تو یہ کفر ہے ورنہ نہیں۔ اس کا سیکھنا حرام ہے۔ اگر اس میں ایسا عمل یا فعل نہ ہو جو کفر کا تقاضا کرے تو اس کے فاعل کا عذر قبول کیا جائے گا۔ اسے توبہ کے لیے کہا جائے گا۔ ہمارے نزدیک اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ اگر وہ مر گیا تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی۔

قاضی عیاض علیہ السلام نے لکھا ہے کہ امام مالک نے فرمایا: احمد بن محمد بن حنبل نے فرمایا: صحابہ کرام اور تابعین کے ایک گروہ سے یہی مروی ہے:

۲- اس میں اختلاف ہے کہ کیا اس کی کوئی حقیقت ہے۔ امام نووی نے لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے۔ جمہور علماء نے یہی قطعی قول کیا ہے۔ عام علماء کرام کا یہی قول ہے۔ کتاب اور صحیح مشہور روایات اسی پر دلالت کرتی ہیں، یا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ ابو جعفر استر باذی شوافع میں سے، ابو بکر رازی احناف میں سے اور ایک گروہ کا موقف ہے۔

حافظ نے لکھا ہے: نزاع کا مقام یہ ہے کہ کیا جادو سے اعیان تبدیل ہوتے ہیں یا نہیں۔ جس نے اسے صرف تخیل کہا ہے اس نے اس سے منع کیا ہے۔ جنہوں نے یہ کہا ہے کہ اس کی حقیقت ہے تو انہوں نے یہ اختلاف کیا ہے کہ کیا اس کی تاثیر ہوتی ہے کہ یہ مزاج کو تبدیل کر دے؟ اس صورت میں یہ امراض کی انواع میں سے ایک نوع ہوگا اور تبدیلی پر منتہی ہوگا۔ جیسے جماد کا حیوان بن جانا۔ یا اس کے برعکس۔ جمہور علماء کا موقف پہلا ہے۔ امام مازری لکھتے ہیں: جمہور علماء نے جادو کو اثبات کیا ہے

کیونکہ عقل انکار نہیں کرتی کہ رب تعالیٰ جادوگر کے باطل سے آراستہ کلام کے ذریعے خلاف عادت امر واقع کر دے، یا اجسام کو مرکب کر دے، یا قوی کو مخصوص ترتیب پر ملا دے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ بعض ماہر اطباء بعض جڑی بوٹیوں کو ایک دوسرے سے ملا دیتے ہیں حتیٰ کہ وہ جڑی بوٹی جو انفرادی طور پر نقصان دہ ہوتی ہے وہ مرکب بن کر نفع آور بن جاتی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ جادو کی تاثیر اس سے زائد نہیں ہوتی جتنی اللہ تعالیٰ نے بیان کر دی ہے۔ کیونکہ یہ ڈرانے کا مقام ہے۔ از روئے عقل صحیح یہ ہے کہ اس کی تاثیر اس سے زائد ہوتی ہے۔ اگرچہ آیت طیبہ کا ظاہر اسی پر دلالت کرتا ہے لیکن زیادہ کی ممانعت کی نص نہیں ہے۔ امام مازری نے لکھا ہے:

"جادو، معجزہ اور کرامت کے مابین فرق یہ ہے جادو اقوال اور افعال کے نزاع کے ساتھ ہوتا ہے حتیٰ کہ جادوگر کے لیے وہ حاصل ہو جائے جو اس کا ارادہ ہے۔ کرامت اس کی محتاج نہیں ہوتی۔ یہ غالباً اتفاقاً وقوع پذیر ہوتی ہے معجزہ کرامت سے چیلنج کے ساتھ ممتاز ہوتا ہے۔"

آشوبِ چشم اور کمزور نظر کا علاج

امام احمد نے صحیح کے راویوں سے، شیخین اور ابن ماجہ، ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت سعید بن زید سے، ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابن عباس سے اور حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کھمبی اس من میں سے ہے جسے رب تعالیٰ نے بنو اسرائیل پر اتارا تھا، یا یہ من وسلویٰ میں سے ہے۔ اس کا پانی آنکھ کے لیے باعثِ شفاء ہے۔ امام احمد نے صحیح کے راویوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے سرموں میں سے بہترین اثمد ہے۔ یہ بال اگاتا ہے۔ بصارت کو جلا بخشتا ہے۔

طبرانی نے جید سند کے ساتھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "اثمد سرمہ" استعمال کیا کرو۔ یہ بال اگاتا ہے۔ قذارت کو ختم کرتا ہے۔ بصارت کو

صاف کرتا ہے۔ امام ترمذی ؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اثمد سرمہ استعمال کیا کرو۔ یہ بال اگاتا ہے۔ بصارت کو جلا بخشتا ہے۔ امام بیہقی نے الشعب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے عاشوراء کے روز اثمد کا سرمہ ڈالا اسے کبھی آشوب چشم لاحق نہ ہوگا۔

امام احمد نے حضرت معبد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مشک آلود سرمہ استعمال کیا کرو۔ یہ بصارت کو جلا بخشتا ہے۔ بال اگاتا ہے۔ امام بخاری نے تاریخ میں حضرت نعمان انصاری سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اثمد بصارت کو جلا بخشتا ہے۔ بال اُگاتا ہے۔

ابونعیم نے الحلیہ میں، طیالسی اور بیہقی نے حضرت ابن عباس سے اور ابن نجار نے حضرت ابوہریرہ سے، عبد بن حمید، ابن ماجہ، ابن منیع، ابویعلی، عقیلی نے ضعفاء میں، ضیاء نے حضرت جابر سے، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت ابن عمر سے، ابونعیم نے الحلیہ میں، ابن السنی اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے، امام بغوی نے مسند میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سوتے وقت اثمد سرمہ استعمال کیا کرو۔ یہ بصارت کو جلا بخشتا ہے۔ یہ بال اگاتا ہے آنکھ کو مضبوط کرتا ہے۔ ابونعیم اور ابن السنی نے حضرت صہیب سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کھمبی کو لازم پکڑو۔ یہ من میں سے ہے اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔

امام بغوی، امام بیہقی اور دیلمی نے حضرت معبد بن ہوذہ سے روایت کیا ہے کہ حضور شفیع اعظم ﷺ نے فرمایا: دن کے وقت تم روزہ کی حالت میں اثمد سرمہ استعمال نہ کیا کرو۔ رات کے وقت تم اثمد سرمہ استعمال کیا کرو، یہ بصارت کو جلا بخشتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ امام احمد اور طبرانی نے جید سند سے حضرت عمرو بن حریث سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کھمبی من میں سے ہے۔ اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔ ابونعیم نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھمبی من میں سے اور من جنت سے اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔

ابونعیم نے الطب میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی غم نہیں مگر دین کا غم۔ کوئی درد نہیں مگر آنکھ کا درد۔ اسی کتاب میں حضرت معبد بن ہوذہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ہمیں حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اثمد مروّح سے سرمہ استعمال کیا کریں۔ روزہ دار اس سے بچے۔ عبدالعزیز نے کہا: میرے والد گرامی حضرت نعمان سے پوچھا گیا: مروّح سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: مسک۔ اسی کتاب میں ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں تکلیف ہوئی۔ انہوں نے ان پر ایلوا لگایا۔ اسی کتاب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: آشوبِ چشم سے نفرت نہ کیا کرو۔ یہ اندھے پن کی رگ کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ اسی میں ہے کہ حضرت صہیب نے فرمایا کہ میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے سامنے کھجوریں پڑیں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں کھجوریں کھانے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھجوریں کھا رہے ہو حالانکہ تمہیں آشوبِ چشم ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں اسے دوسرے گوشے سے کھا رہا ہوں۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرانے لگے۔ دوسری روایت میں ہے: میں بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کھانا کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ کے سامنے کھجوریں پڑی تھیں اور چورا کی گئی روٹی تھی۔ میری آنکھوں میں تکلیف تھی۔ میں کھجوریں کھانے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صہیب! تم کھا رہے ہو حالانکہ تمہیں آشوبِ چشم ہے؟ میں نے عرض کی: میں صحیح طرف سے کھا رہا ہوں۔ میں آپ ﷺ کے ساتھ مزاح کر لیتا تھا۔ آپ ﷺ مسکرانے لگے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کے دندان مبارک دیکھ لیے، اسی کتاب میں حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب آپ ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کو آشوبِ چشم ہو جاتا تو آپ ﷺ اس کے قریب نہ جاتے حتیٰ کہ اس کی آنکھ درست ہو جاتی۔

تنبیہات

۱۔ آشوبِ چشم گرم ورم ہے جو معدہ سے دماغ کی طرف چڑھتا ہے۔ اگر یہ ناک کے

نتھنوں کی طرف چڑھے تو زکام پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ آنکھ کی سمت جائے تو آشوب چشم پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ حلق اور نتھنوں کی طرف بڑھے تو خناق پیدا کرتا ہے۔ یہ سینے کی طرف جائے تو نزلہ پیدا کرتا ہے۔ جب دل کی طرف بڑھے تو دیوانگی پیدا کرتا ہے۔ اگر یہ نیچے نہ اترے تو گذرگاہ کو تلاش کرتا ہے۔ اگر گذرگاہ نہ ملے تو یہ دردِ سر پیدا کر دیتا ہے۔

کھمبی مَن میں سے ہے۔ کھمبی سے مراد وہ نباتات ہے جس کے پتے نہیں ہوتے نہ تنا ہوتا ہے۔ یہ کاشت کیے بغیر زمین میں پائی جاتی ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کا تعلق اس من سے ہے جو بنو اسرائیل پر اترا تھا۔ علامہ خطابی نے لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ مَن کی اس قسم سے تھا جو رب تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل کیا تھا جو اس نے بنو اسرائیل پر نازل کیا تھا۔ وہ ترنجبین کی مانند تھا جو درخت پر گرتا تھا۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کھمبی وہ چیز ہے جو تکلف کے بغیر۔ بوئے بغیر اگتی ہے۔ اسے پانی بھی نہیں دیا جاتا۔ کھمبی کی یہی خصوصیت ہے۔ یہ اس حلال کے لیے ہے جس کے اکتساب میں کوئی شبہ نہیں۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ اس کا آنکھ کے لیے شفاء ہونے میں دو امور مراد ہیں۔ (۱) اس کا پانی حقیقت میں شفاء ہے۔ لیکن اس مؤقف کے حاملین کہتے ہیں کہ اسے خالص انداز میں استعمال نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کا استعمال کیسے ہوگا؟ اس کے متعلق ان کی دو آراء ہیں:

۱۔ انہیں ان ادویہ میں ملا دیا جائے گا۔ یہ ابو عبید کا قول ہے۔

۲۔ اسے شق کیا جائے گا۔ اسے انگارے پر رکھا جائے گا حتیٰ کہ اس کا پانی ابلنے لگے۔ پھر سرمچو اس سوراخ میں رکھ دیا جائے گا۔ یہ نیم گرم ہو گا تو اس کا پانی سرمہ کی طرح استعمال کیا جائے گا۔ کیونکہ آگ اسے نرم کر دیتی ہے۔ اس کے فالتو فضلات کو ختم کر دیتی ہے نفع بخش چیز باقی رہ جاتی ہے۔ جب یہ خشک اور ٹھنڈی ہو تو اس کے پانی میں سرمچو نہ ڈالا جائے گا۔ اس طرح کامیابی حاصل نہ ہو گی۔ اس کی ایک اور دوا بھی ہے۔ وہ یہ کہ کھمبی کو نئی ہنڈیا میں ڈالا جائے۔ اس پر پانی انڈیلا جائے۔ اس کے ساتھ نمک

نہ ہو۔ پھر ایک نیا ڈھکنا لیا جائے جس کا منہ ہو۔ اسے اس ہنڈیا میں رکھا جائے۔ اس میں کھمبی کے جو بخارات گریں اسی کو سرمہ کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

ابن واقف نے لکھا ہے کہ کھمبی کا پانی جب اکٹھا کیا جائے۔ اس میں اثمد ملا لیا جائے۔ جب اسے بطور سرمہ استعمال کیا جائے تو یہ آنکھ کے لیے ایک بہترین دوا بن جاتی ہے۔ جب اس سے سرمہ استعمال کیا جائے تو پلکیں قوی ہوتی ہیں۔ قوی کو تقویت نصیب ہوتی ہے۔ اس سے آنے والے مصائب ٹلتے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے تحریر کیا ہے۔ جب کھمبی کے پانی کو استعمال کیا جائے۔ یہ آنکھ کے لیے حرارت سے برودت کے لیے ہو تو اس کا پانی مجرّد شفاء ہو گا ورنہ مرکب۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ مطلق شفاء ہے۔

عرق الکلیہ کا علاج

حارث اور ابو نعیم نے الطب میں، طبرانی نے الکبیر میں اور حاکم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلو کا درد عرق الکلیہ ہے۔ جب اس میں حرکت ہو اور یہ اپنے صاحب کو تکلیف دے تو ابلے ہوئے پانی اور شہد کے ساتھ اس کا علاج کرو۔ ابو نعیم نے الطب میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلو کا درد عرق الکلیہ ہے۔ جب اس میں حرکت پیدا ہو اور یہ اپنے صاحب کو اذیت دے تو اس شخص کا علاج ابلے ہوئے پانی اور شہد سے کرو۔ اسی کتاب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو پہلو کا درد ایک ماہ تک رہا۔ ہم اسے عرق الکلیہ کہتے تھے۔

دل کے مریض کا علاج

ابو داؤد نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: میں بیمار ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر دستِ اقدس رکھا حتیٰ کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دل کے مریض ہو۔ بنو ثقیف کے طبیب حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ۔ وہ طبیب

شخص ہے۔ وہ مدینہ طیبہ کی عجوہ سات کھجوریں لے۔ انہیں ان کی گٹھلیوں سمیت کوٹے، پھر وہ تمہارے منہ میں ڈال دے۔

ابن مندہ نے حضرت سعد سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: میں مریض ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے میری عیادت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ رب تعالیٰ تمہیں شفاء دے گا، پھر آپ نے حارث سے فرمایا: سعد کے اس مرض کا علاج کرو جس میں وہ مبتلا ہیں۔ طبرانی نے الکبیر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر دست اقدس رکھا۔ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں پائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم دل کے مریض ہو۔ حارث بن کلدہ کے پاس جاؤ۔ وہ طبیب ہے۔ وہ مدینہ طیبہ کی عجوہ کھجوروں میں سے پانچ لے۔ انہیں گٹھلیوں سمیت کوٹے پھر وہ تمہارے منہ میں ڈال دے۔

امام احمد، حارث نے اس سند میں ابن لہیعہ ہے۔ امام احمد، طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ عبدالرزاق نے بنو زہرہ کے ایک شخص اور معمر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کے دودھ اور ابوال میں پیٹ کے مرض کا علاج ہے۔

ابونعیم نے "الطب" میں روایت کیا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرا خیال ہے کہ میرے وصال کا وقت آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ رب تعالیٰ تمہیں شفاء دے گا، حتیٰ کہ آپ سے ایک قوم کو فائدہ اور دوسری کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔ آپ ﷺ نے حارث بن کلدہ سے فرمایا: سعد کے مرض کا علاج کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بخدا! مجھے امید ہے کہ اس کی شفاء اس چیز میں ہے جو ان کے کجاوے میں ہے۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس عجوہ کھجوریں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کی: ہاں! آپ نے فرمایا: ان کے لیے لونگ لو۔ اسے میتھی کے ساتھ کھجوروں میں ملاؤ۔ پھر اس میں گھی ملاؤ پھر یہ مرکب انہیں پلاؤ۔ یہ پی کر وہ فوراً تندرست ہو گئے۔ اسی میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: جب آپ

ﷺ کے اہل میں سے کسی کو بخار آلیتا تو آپ ﷺ شوربہ بنانے کا حکم دیتے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: یہ غمزدہ دل کی اصلاح کرتا ہے۔ بیمار کے دل سے غم کو دور کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی ایک پانی سے اپنے چہرے کی میل کو دور کرتا ہے۔ اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اونٹوں کے دودھ اور ابوال میں پیٹ کے مرض کی شفاء ہے۔ اسی کتاب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرینہ کا وفد بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ وہ بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: ہم مدینہ طیبہ آئے ہیں تو ہمارے پیٹ پھول گئے ہیں۔ دیگر اعضاء کمزور ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ آپ ﷺ کے اونٹوں کے چرواہوں کے پاس جائیں۔ ان کے دودھ اور ابوال پئیں۔ انہوں نے ان کے دودھ اور ابوال پیئے تو ان کے پیٹ سکڑ گئے۔

اسی روایت میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جنگل کے اونٹوں کے دودھ اور ابوال پیو۔ اسی میں شیخین سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میرے بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس نے اسے شہد پلائی۔ وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے اسے شہد پلایا مگر اس کی تکلیف میں اضافہ ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس نے تیسری یا چوتھی بار عرض کی: میں نے اسے شہد پلایا۔ رب تعالیٰ نے اسے شفاء دے دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ سچ فرماتا ہے۔ تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے۔

تنبیہات

۱- حارث بن کلدہ کو بعض سیرت نگاروں نے صحابہ میں شمار کیا ہے لیکن ابن ابی حاتم نے لکھا ہے کہ اس کا اسلام صحیح نہیں۔ حافظ نے لکھا ہے: اس روایت میں اہل ذمہ سے طب میں مدد لینے کے جواز کی دلیل ہے۔ اذرعی نے لکھا ہے:

۲- اس روایت میں عام خطاب ہے جس سے خاص مراد ہے۔ جیسے اہل مدینہ طیبہ اور ان کے پڑوسی، اہل مدینہ طیبہ کی کھجور دوسروں کے لیے گندم کی مانند ہے۔ دوسرے مریضوں کے لیے اس میں خصوصیت ہے۔ خصوصاً مدینہ طیبہ کی کھجوریں، خصوصاً عجوہ کھجور۔ اس کی سات تعداد میں ایک اور خاصیت ہے۔ صحیحین میں ہے: جس نے وقتِ صبح عالیہ کے سات کھجوریں کھائیں اس روز اسے زہر اور جادو نقصان نہیں دے سکتا۔

۳- علامہ خطابی نے لکھا ہے کہ اہل حجاز خطا کی جگہ کذب کا لفظ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ امام رازی نے لکھا ہے: شاید آپ ﷺ نے نورِ وحی سے یہ جان لیا تھا کہ اس شہد کا فائدہ عنقریب ظاہر ہوگا۔ اگرچہ فوراً اس کا فائدہ ظاہر نہ ہوا، حالانکہ آپ ﷺ جانتے تھے کہ عنقریب اس کا فائدہ عیاں ہوگا۔ بعض ملحدوں کے اس اعتراض کی طرف توجہ نہ دی جائے گی کہ شہد دست آور ہے۔ اسے اس کے لیے کیسے تشخیص کیا جا سکتا ہے جسے دست لگے ہوں کیونکہ یہ ان کی جہالت ہے۔ ان کا علم ناقص ہے۔ اطباء کا اس پر اتفاق ہے کہ ایک مرض کا علاج عادت، زمانہ، غذاء، تدبیر اور قوت طبیعہ کی وجہ سے مختلف ہوتا ہے۔ اسہال کے کئی اسباب ہیں۔ ان میں سے ایک ہیضہ ہے جو بدہضمی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اطباء کا اتفاق ہے کہ اس کا علاج طبیعت کے ترک اور فعل سے ہو سکتا ہے۔ اگر اسے دست آور دوا کی ضرورت ہو تو اسے وہ دوا دی جائے گی جب تک اس میں طاقت ہو۔ گویا کہ اس شخص کو بدہضمی کی وجہ سے اسہال لگے تھے۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے شہد تجویز کیا تا کہ وہ فضلات جو معدہ اور آنتوں کے ارد گرد جمع تھے وہ نکل جائیں۔ کیونکہ شہد میں جلا ہوتی ہے۔ یہ ان فضول اشیاء کو دفع کرتا ہے جو معدہ کے ساتھ چپک جاتے ہیں اور غذاء کو معدہ میں قرار پذیر نہیں ہونے دیتے۔ معدہ کے اسی طرح ریشے ہوتے ہیں جیسے تولیہ کے ریشے ہوتے ہیں۔ جب ان کے ساتھ کوئی مادہ مل جائے تو وہ انہیں خراب کر دیتا ہے۔ ان تک پہنچنے والی غذا کو خراب کر دیتا ہے۔ اس کی دوا وہی ہے جو معدہ کو ان فضلات سے صاف کر دے۔ اس مقصد کے لیے شہد سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ خصوصاً جبکہ اس کے ساتھ گرم پانی ملایا جائے۔ اس کا پہلی بار

فائدہ نہ دینا اس لیے تھا کیونکہ دوا کے لیے ضروری ہے کہ اس کی مقدار اور کمیت مرض کے برابر ہو۔ اگر یہ کم ہو تو فائدہ نہیں دیتی۔ اگر یہ مقدار زائد ہو جائے تو یہ قوت کمزور کر دیتی ہے۔ اس سے اور زیادہ نقصان ہوتا ہے۔ گویا کہ اس شخص نے پہلے اتنی مقدار دی جس نے مرض کا مقابلہ نہ کیا۔ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ پلانے کا حکم دیا۔ جب اسے بار بار شہد پلایا گیا وہ مرض کے برابر ہو گئی تو وہ اذنِ الٰہی سے شفاء یاب ہو گیا۔

عرق النساء کا علاج

امام احمد، حاکم نے صحیح کے راویوں سے، ضیاء، طبرانی نے اوسط میں، ابو یعلی، ابن ماجہ اور ابونعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ عرق النساء کے علاج کے لیے عربی مینڈھے کی پشت کا گوشت لیتے تھے جو سیاہ رنگت کا ہوتا تھا۔ نہ بڑا ہوتا نہ ہی چھوٹا ہوتا تھا۔ دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: عرق النساء کا علاج وہ عربی بکری ہے جسے پگھلایا جائے۔ دوسری روایت میں ہے اس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیے جائیں۔ انہیں پگھلایا جائے۔ اچھی طرح پگھلایا جائے۔ اسے تین اجزاء میں منقسم کیا جائے۔ ہر روز ایک حصہ پی لیا جائے، یا اسے نہار منہ پی لیا جائے۔ حضرت انس نے فرمایا: میں نے ایک سو سے زائد ایسے مریضوں کو یہ علاج بتایا۔ وہ سب شفاء یاب ہو گئے، یا میں نے تین سو افراد کا اس طرح علاج کیا۔ وہ سب شفاء یاب ہو گئے۔

امام احمد نے ایک انصاری شخص سے اور اس نے اپنے والد گرامی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے عرق النساء کا یہ علاج تجویز کیا ہے کہ ایک عربی مینڈھا لے لیا جائے جو نہ چھوٹا ہو اور نہ ہی بڑا ہو۔ اسے پگھلا لیا جائے۔ پھر اس کے تین اجزاء بنا لیے جائیں۔ ہر حصہ ہر روز نہار منہ پیا جائے۔ طبرانی نے الکبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مینڈھا خریدا یا اسے ہدیہ دیا گیا تو وہ اس کے تین حصے بنا لے۔ ہر روز وہ مریض نہار منہ ایک حصہ پی لے۔ اگر وہ چاہے تو اسے پگھلا لے یا اسے کھا لے، یعنی مینڈھے کی پشت کا گوشت عرق النساء کا علاج ہے۔

طبرانی نے تینوں کتب میں جید سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے عرق النساء کا علاج تجویز فرمایا کہ مینڈھے کی پشت کا گوشت لیا جائے۔ اسے تین حصوں میں تقسیم کیا جائے، پھر اسے پگھلا لیا جائے۔ ہر روز ایک حصہ نہار منہ پی لیا جائے۔ وہ چاہے تو اسے کھا لے۔ یعنی یہ مینڈھا عرق النساء کا علاج ہے۔

طبرانی نے تینوں میں جید سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے عرق النساء کا علاج یہ تجویز فرمایا۔ مینڈھے کی پشت کے گوشت کو تین حصوں میں منقسم کر لیا جائے پھر اسے خوب پگھلایا جائے۔ ہر حصہ کو ہر روز تین ایام تک نہار منہ پیا جائے۔ ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: یہود بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: ابو القاسم! ہمیں اس چیز کے بارے بتائیں جو حضرت اسرائیل (یعقوب علیہ السلام) نے خود پر حرام کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جنگل میں رہتے تھے۔ انہیں عرق النساء کا مرض تھا۔ انہوں نے کسی چیز کو نہ پایا جس کے ساتھ وہ علاج کرتے سوائے اونٹوں کے گوشت اور دودھ کے۔ اسی لیے انہوں نے انہیں حرام کر لیا۔ انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔

تنبیہ

نَسا۔ یہ ایک مرض ہے جو رگ میں ہوتا ہے اس کی طرف اضافت، کسی چیز کی اس کے محل کی طرف اضافت کی طرح ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کو یہ نام اس لیے دیا گیا ہے کیونکہ یہ درد اپنے علاوہ سب کچھ بھلا دیتا ہے۔ یہ رگ ران کے بالائی حصے میں جوڑ سے شروع ہوتی ہے اور قدم کے آخر میں گھٹنے کے پیچھے ختم ہو جاتی ہے۔ یہ دوا عرب اور اہل حجاز اور ان لوگوں کے ساتھ خاص ہے جو ان کے ارد گرد رہتے ہیں۔ یہ ان کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ یہ مرض خشکی سے پیدا ہوتا ہے۔ کبھی کبھی یہ اس غلیظ مادہ سے پیدا ہوتا ہے جو چپک جاتا ہے۔ اس کا علاج اسہال ہے۔ پشت کے گوشت کی دو صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ پختگی اور نرمی۔ اس مرض کا علاج ان دونوں امور کا محتاج ہوتا ہے۔ عربی بکری کو متعین اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ اس میں

بے کار چیزیں کم ہوتی ہیں۔ یہ مقدار میں چھوٹی ہوتی ہے۔اس کا جوہر لطیف ہوتا ہے۔ باہر چرنا اس کی خاصیت ہوتا ہے کیونکہ وہ خشکی کا گرم گھاس اور جڑی بوٹیاں کھاتی ہے۔ مثلاً شیح اور قیصوم وغیرہ۔جب کوئی حیوان ان سے غذا کھاتا ہے تو اس جانور کی طبع میں شامل ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اس کو اگر بطور غذا اپنایا جائے تو نرم ہوگا۔ یہ لطیف مزاج دیتا ہے خصوصاً پشت کا گوشت۔

پھوڑے اور پھنسی کا علاج

ابو نعیم نے الطب میں حضور اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں جلوہ افروز ہوئے۔آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس ذریرہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہاں۔آپ ﷺ نے اسے منگوایا اور اسے اپنے پاؤں کی انگلیوں میں سے دو مبارک انگلیوں پر رکھ دیا، پھر یہ دعا مانگی:

اللھم مصغّر الکبیر و مکبّر الصغیر اطفھا عنی۔

وہ پھوڑا ختم ہو گیا۔

بواسیر کا علاج

طبرانی نے الکبیر میں، ابو نعیم نے الطب میں اور ابن السنی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس مبارک درخت کو لازم پکڑو۔ زیتون کا تیل استعمال کیا کرو۔اسی کو بطور دوا استعمال کیا کرو۔ یہ بواسیر سے شفاء بخشنے والا ہے۔دوسرے الفاظ میں ہے: تم زیتون کا تیل استعمال کیا کرو۔اسے کھایا کرو۔اسی کے تیل کو استعمال کیا کرو۔یہ بواسیر میں فائدہ مند ہے۔

ابو یعلی نے اپنی مسند میں، ابن السنی اور ابو نعیم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی پیٹھ کو اچھی طرح صاف کیا کرو، یا فرمایا: پیٹھ کو خوب دھویا کرو۔اس سے بواسیر جاتی رہتی ہے۔

طبرانی نے الکبیر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے امام عبدالرزاق نے مسور بن رفاعہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پانی سے استنجاء کیا کرو۔اس سے بواسیر سے

شفاء ملتی ہے۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا، تو میرا رنگ زرد تھا۔ اے ابن عباس! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی: بواسیر کی وجہ سے، فرمایا: اس نوعمری میں بواسیر۔ تم لصف لو۔ اسے کوٹو۔ اس کا چھلکا اتارلو۔ اسے استعمال کرو۔ میں نے اسی طرح کیا اور شفاء یاب ہو گیا۔ اسی کتاب میں ابن السنی نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: بارگاہ رسالت مآب میں (انجیر) پیش کیے گئے۔ آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: کھاؤ، اگر میں کہتا کہ ایک پھل ایسا ہے جو گٹھلی کے بغیر ہے اور وہ جنت سے اترا ہے تو میں کہتا کہ یہ انجیر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بواسیر کو ختم کرتا ہے اور نقرس میں فائدہ مند ہے۔

ورم کا علاج

ابویعلی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کی کمر انور پر ورم تھا۔ میں آپ ﷺ کی عیادت کے لیے حاضر ہوا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ اس میں پیپ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چیر دو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسے چیرتا رہا حتی کہ وہ ساری نکل گئی۔ حضور اکرم ﷺ دیکھ رہے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے ایک شخص کے پیٹ کو چیرنے کا حکم دیا۔

یارسول اللہ! ﷺ کیا طب فائدہ دیتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مرض نازل کی ہے اسی نے جس میں چاہا شفاء نازل کردی۔

خنازیر (گلے کی گلٹیوں) کا علاج

طبرانی نے الکبیر میں جید سند سے حضرت طارق بن شہاب سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے ایک آدمی کو دیکھا جسے خنازیر تھا۔ اس نے اس کے لیے صراراک کھانے والے اونٹوں کے ابوال تجویز کیے۔ اس نے کہا: انہیں پکاؤ حتی کہ وہ گاڑھا ہو جائے۔ اسے پی لو پھر اراک کے پتے لو۔ انہیں پیسو اور اس پر چھڑک لو۔ اس نے اسی طرح کیا تو وہ شفاء یاب ہو گیا۔

سر چکرانے کا علاج

ابویعلی نے ضعیف سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضورا کرم ﷺ نے فرمایا: مہندی کا خضاب لگایا کرو۔اس کی عمدہ خوشبو ہوتی ہے یہ سر چکرانے کو پر سکون کرتی ہے۔

فائدہ

شیخ ابومحمد المرجانی سے ایک شخص نے اس مرض کا شکوہ کیا۔انہوں نے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی آپ نے اس دوا کی طرف اشارہ کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: لونگ، ادراک (انار کا) چھلکا، جائفل اور سنبل، یہ تمام اشیاء اڑھائی درہم اور کلونجی دو درہم لے لو۔ان تمام اشیاء کو کوٹ لیا جائے پھر انہیں پکا لیا جائے۔اسے شہد کے ساتھ ملا لیا جائے جب یہ برابر ہو جائیں تو اس پر تھوڑا سا لیموں چھڑک لو۔انہوں نے اسی طرح کیا تو انہیں شفاء مل گئی۔یہ مجرب نسخہ ہے۔

العذرہ (حلق کا ورم)

امام احمد، شیخین، ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن حبان نے حضرت ام قیس بن محصن رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئیں۔انہوں نے بچے کے گلے میں عذرہ لٹکا رکھا تھا۔حضورا کرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ لٹکا کر اپنی اولاد کو کیوں ہلاک کرتی ہو۔اس کے لیے عود ہندی استعمال کیا کرو۔اس میں سات شفاء ہیں ان میں سے ایک ذات الجنب (پسلی کا درد) بھی ہے۔امام زہری نے فرمایا ہے: یہ عذرہ کی صورت میں ناک میں ڈالی جائے گی اور ذات الجنب کی صورت میں منہ میں ڈالی جائے گی۔ظاہر ہے کہ عبارت درج ہے۔

ابن ابی شیبہ نے حسن سند کے ساتھ اور امام احمد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا: حضورا کرم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں جلوہ افروز ہوئے۔ان کے ہاں ایک بچہ تھا جس کے ناک سے خون نکل رہا تھا۔آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اسے عذرہ ہے، یا اس کے سر میں درد ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری خیر! تم میں سے جس کے بچے کو عذرہ لاحق ہو جائے یا اس کے سر میں درد ہو وہ ہندی قسط استعمال کرے۔ وہ اسے پانی میں رگڑے اور اس کے ناک میں ڈال دے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اس بچے کی والدہ کو یہی حکم سنایا۔ اس نے اپنے بچے کو یہ دوا دی تو وہ صحت یاب ہو گیا۔ دوسری روایت میں ہے: تم اپنی اولاد کو کیوں ہلاک کرتی ہو؟ تم میں سے کسی ایک کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہندی عود لے۔ اسے پانی میں سات بار رگڑے، پھر یہ دوا اس کے حلق میں ڈال دے۔ انہوں نے اسی طرح کیا تو بچہ صحت یاب ہو گیا۔ بزار نے جید سند کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک خاتون بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئی۔ اس کے ہمراہ ایک بچہ تھا جس کے ناک سے خون نکل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اپنی اولاد کو ہلاک کیوں کرتی ہو؟ کیا تم عود بحری نہیں لیتیں؟ پھر یہ اس کی ناک میں نہیں ڈال دیتیں؟ اس میں سات امراض کی شفاء ہے۔ ان میں سے ایک ذات الجنب بھی ہے۔

امام احمد، عبد بن حمید، نسائی، ابن سعد، بزار، ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت انس سے، طیالسی، طبرانی نے الکبیر میں، امام احمد، ابو یعلی، حاکم اور ضیاء نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بہترین چیز جس سے تم دوا لیتے ہو وہ پچھنے ہیں۔ دوسری روایت میں ہے: وہ قسط بحری ہے۔ اپنے بچوں کو عذرہ کی وجہ سے دبا کر تکلیف نہ دیا کرو۔ دوسری روایت میں ہے: وہ افضل چیز جسے تم بطور دوا استعمال کرتے ہو۔ پچھنے اور عود بحری ہے۔ اپنے بچوں کو ٹٹول کر تکلیف نہ دیا کرو۔

طبرانی نے الکبیر میں حضرات عبد الرحمان بن سابط سے اور بریدہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو عذرہ کی شکایت ہو گئی، حتی کہ یہ آپ ﷺ کے سر مبارک میں درد کا سبب بنا۔ وہ آپ پر نظر آنے لگا۔ حضرت جبرائیل امین آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی: مجھے آپ کے پروردگار نے بھیجا ہے تاکہ آپ کو دم کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا سر اقدس نیچے کیا۔ انہوں نے ان الفاظ کے ساتھ آپ ﷺ کو دم کیا۔ بسم الله ارقيك من كل سوء يوذيك و من شر كل عين و كل حاسد ارقيك۔ انہوں نے آپ ﷺ کو

تین بار انہی کلمات سے دم کیا۔ آپ صحت یاب ہو گئے۔ امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو عذرہ کی وجہ سے دبا کر تکلیف نہ دیا کرو۔ تم عود استعمال کیا کرو۔

عشق کا علاج

خطیب نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے عشق کیا اور اس نے عفت اختیار کی پھر مر گیا۔ وہ شہید کی موت مرا۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے عشق کیا اسے چھپائے رکھا وہ مر گیا تو وہ شہید کی موت مرا۔

سینے کے درد کا علاج

امام نسائی نے ایک صحابی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس سے سینے کا کینہ ختم ہو جائے؟ ہر ماہ تین مہینے کے روزے رکھنا۔ ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سفرجل (بہی) کھایا کرو۔ یہ دل سے غم کو دور کرتا ہے۔ اور یہ دل کی پریشانی کو دور کرتا ہے۔

ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نہار منہ سفرجل کھایا کرو۔ یہ سینے کے کینے کو دور کرتا ہے۔ القالی نے اپنی امالی میں روایت کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سفرجل کھانا دل کی پریشانی کو دور کرتا ہے۔ ابو نعیم نے الطب میں حضرت طلحہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ صحابہ کرام کے ایک گروہ میں جلوہ افروز تھے۔ آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں سفرجل تھا۔ آپ ﷺ اسے الٹ پلٹ فرما رہے تھے۔ جب میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے اسے میری طرف پھینک دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابو محمد! اسے پکڑ لو۔ یہ دل کو تقویت دیتا ہے نفس کو عمدہ کرتا ہے۔ سینے کی پریشانی کو دور کرتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہے: یہ دل کو تازہ دم کرتا ہے۔

ذات الجنب کا علاج

امام بخاری نے حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عود ہندی استعمال کیا کرو۔ اس میں سات امراض کی شفاء ہے۔ ان میں سے ایک ذات الجنب ہے۔ امام احمد، طیالسی، طبرانی نے الکبیر میں حاکم اور بیہقی، ضیاء، ترمذی اور ابونعیم نے الطب میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ذات الجنب کا علاج قسط بحری اور زیتون سے کیا کرو۔ ابونعیم کی روایت میں عود ہندی، زیتون اور قسط کے الفاظ ہیں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ذات الجنب کا علاج قسط بحری اور زیتون سے کیا کریں۔ اس روایت کو مسدد اور ابویعلی نے تصحیح کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ آپ زیتون اور ورس (ہلدی) ذات الجنب میں تجویز فرماتے تھے۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت میمون سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ سے ذات الجنب کے متعلق عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا علاج ورس، قسط اور زیتون کا درخت ہے۔ انہیں پیس لیا جائے۔

اسی کتاب میں حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں اپنا ایک نورِ نظر لے کر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئی۔ میں نے عذرہ کی وجہ سے اس پر کچھ لٹکا رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم نے اسے لٹکا کر اسے اذیت میں کیوں مبتلا کر رکھا ہے۔ تم عود ہندی استعمال کرو۔ اس میں سات امراض کی شفاء ہے۔ عذرہ میں یہ دوا ناک میں اور ذات الجنب میں منہ میں ڈالی جائے۔

تنبیہ

ذات جنب۔ یہ گرم ورم ہے۔ یہ اعضاء کے اندرونی پردہ میں لاحق ہوتی ہے۔ کبھی کبھی اس کا اطلاق اس درد پر بھی ہوتا ہے جو پسلیوں کے ارد گرد ہوتا ہے۔ یہ غلیظ ہوا کی وجہ سے ہوتا ہے جو جلیوں اور ان پٹھوں اور پسلیوں میں جمع ہوتی ہے اور سینے میں ہوتی ہے۔ یہ

درد پیدا کرتی ہے۔ پہلی قسم حقیقی ذات الجنب ہے۔ اسی پر اطباء نے گفتگو کی ہے انہوں نے فرمایا: اس کی وجہ سے پانچ امراض پیدا ہوتے ہیں۔ (۱) بخار۔ (۲) کھانسی۔ (۳) خارش۔ (۴) سانس کی تنگی۔ (۵) تیز دھڑکن۔ ذات الجنب کو پسلی کا درد بھی کہتے ہیں۔ یہ بہت بھیانک مرض ہے کیونکہ یہ دل اور جگر کے مابین ہوتا ہے یہ بری امراض سے ہے۔ اس جگہ ذات الجنب سے مراد دوسری قسم ہے کیونکہ قسط سے مراد وہ عود ہندی ہے جس سے غلیظ ہوا کا علاج کیا جاتا ہے۔ ابن القیم نے المسیحی سے روایت کیا ہے کہ عود گرم، خشک اور قابض ہوتا ہے، جو پیٹ کو روک لیتا ہے یہ اندرونی اعضاء کو تقویت دیتا ہے۔ ہوا نکالتا ہے۔ بند مسام کھولتا ہے۔ فالتو رطوبت ختم کرتا ہے۔ یہ ذات الجنب کو روکتا ہے۔ یہ دماغ کے لیے مفید ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ شاید حقیقی ذات الجنب کے لیے بھی مفید ہو جبکہ وہ بلغمیہ مواد سے پیدا ہو۔ خصوصاً اس وقت جبکہ مرض جا رہی ہو۔

استسقاء، معدہ اور طبیعت کی خشکی کا علاج

شیخین نے حضرات انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ عکل کا ایک قبیلہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔ انہیں مدینہ طیبہ کی آب و ہوا راس نہ آئی۔ انہوں نے اس کا شکوہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم صدقہ کے اونٹوں کے پاس چلے جاؤ۔ ان کے ابوال اور دودھ پیو۔ جب وہ صحت مند ہو گئے تو انہوں نے چرواہوں کو قتل کر دیا۔

آپ ﷺ نے انہیں یہ اس لیے پینے کے لیے فرمایا تھا کیونکہ اونٹنیوں کے دودھ میں سفیدی، نرمی، تلخی اور رکاوٹوں کو کھولنے کی صلاحیت ہوتی ہے کیونکہ یہ اکثر شیح، قیصوم، بابونج، اقحوان، اذخر وغیرہ کھاتی ہیں۔ یہ استسقاء کے لیے نفع بخش ہیں خصوصاً جبکہ اس حرارت کے ساتھ استعمال کیا جائے جو کھیری سے نکلتے وقت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ اونٹ کے بچے کا پیشاب بھی ہو۔ یہ بھی گرم ہوتا ہے۔ جب یہ حیوان سے نکلتا ہے۔ یہ دودھ کی ملوحت میں اضافہ کرتا ہے۔ فضلات کو نکالتا ہے اور پیٹ کو درست کرتا ہے۔

طبرانی نے الکبیر نے ضعیف سند سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور

اکرم ﷺ نے فرمایا: معدہ بدن کا حوض ہوتا ہے۔ رگیں اس کی سمت جاتی ہیں۔ جب معدہ درست ہو تو رگیں صحت لے کر نکلتی ہیں۔ جب معدہ خراب ہو تو رگیں بیماری لے کر نکلتی ہیں۔

ابن الحاج نے "المدخل" میں ذکر کیا ہے کہ کچھ لوگ معدہ کے مرض میں مبتلا ہو گئے۔ شیخ جلیل ابو محمد المرجانی نے حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ آپ ﷺ اس دوا کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ وہ کہ وہ نہار منہ درہم کے وزن کے برابر گلاب کا مربیٰ لیں۔ وہ اسے پینے کے بعد مصطگی کے ساتھ کھائے۔ اس میں سات دانے کلونجی کے بھی ڈال لے۔ وہ سات روز تک اسی طرح کرے۔ انہوں نے اسی طرح کیا تو وہ شفاء یاب ہو گئے۔ ایک شخص معدہ کی ٹھنڈک میں مبتلا ہو گیا۔ شیخ نے حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ اسی دوا کی طرف اشارہ فرما رہے تھے کہ وہ شخص اڑھائی اوقیہ شہد لے۔ دو درہم کلونجی، اسی کی مثل انیسون، نصف اوقیہ پودینہ سبز، نصف درہم لونگ، دارچینی نصف درہم، لیموں کے چھلکے کے ساتھ تھوڑا سا لے اور ان ساری اشیاء کو پکا لے۔ انہوں نے اسے استعمال کیا اور شفاء یاب ہو گئے۔ امام بخاری نے تاریخ میں، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کس چیز سے جلاب لیتی ہو۔ انہوں نے عرض کی: شبرم سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گرم گرم۔ انہوں نے عرض کی: میں سنا سے جلاب لے لوں؟ آپ نے فرمایا: اگر کسی چیز میں موت سے شفاء یابی ہے تو وہ یہی ہے۔ امام بخاری نے تاریخ میں، ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کس چیز سے جلاب لیتی ہو؟ انہوں نے عرض کی: شبرم سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: گرم گرم۔ انہوں نے عرض کی: میں سنا سے جلاب نہ لے لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی چیز میں موت سے شفاء ہوتی تو سنا میں ہوتی۔ ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن حرام سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سنا اور سنوت کو لازم پکڑو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔

ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بہترین دوائیں جنہیں تم استعمال کرتے ہو وہ لدود، سعوط، حجامۃ اور مشی ہے۔

تنبیہ

استسقاء ایک مادی مرض ہے۔اس کا سبب ایک عجیب وغریب ٹھنڈا مادہ ہے جو اعضاء میں سرایت کر جاتا ہے وہاں نشوونما پاتا ہے یا تو یہ سارے اعضاء میں چلا جاتا ہے یہ گردونواح کی ان خالی جگہوں میں داخل ہو جاتا ہے جن میں غذا کی تدابیر اور اخلاط ہوتا ہے۔اس کی تین اقسام ہیں: (۱) لحمی۔ یہ سب سے مشکل ترین قسم ہے۔اس سے سارا جسم ایک بلغمی مواد سے بڑھ جاتا ہے۔ یہ اپنے ساتھ دیگر اعضاء میں فساد بپا کرتا ہے۔(۲) زقی۔اس قسم میں نچلے پیٹ میں ایک ردی سا مواد پیدا ہو جاتا ہے۔جب علیل حرکت کرتا ہے تو اس طرح آواز پیدا ہوتی ہے جیسے مشکیزہ کو ہلائیں تو آواز پیدا ہوتی ہے یہ ساری اقسام سے زیادہ ہلاکت خیز ہے۔(۳) طبلی۔اس سے پیٹ پھول جاتا ہے جب اس پر ضرب لگائی جائے تو طبل کی سی آواز پیدا ہوتی ہے۔

اسہال کا علاج

امام احمد، شیخین، ترمذی، نسائی نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔اس نے عرض کی: میرے بھائی کو اسہال کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔اس نے اسے شہد پلائی، پھر حاضر خدمت ہوا۔اس نے عرض کی: میں نے اسے شہد پلایا ہے۔اس کے اسہال میں اضافہ ہوا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔اس نے اسے شہد پلایا۔ پھر حاضر خدمت ہوا عرض کی: میں نے اسے شہد پلایا ہے مگر اس کے اسہال میں اضافہ ہوا ہے۔آپ ﷺ نے چوتھی بار فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔رب تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے تمہارے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے۔اس نے اسے شہد پلایا تو وہ شفاء یاب ہو گیا۔

تنبیہ

خطابی نے لکھا ہے: اہل حجاز خطاء کی جگہ کذب کا اطلاق کرتے ہیں۔امام رازی نے لکھا ہے: شاید آپ ﷺ نورِ وحی سے یہ جان گئے ہوں کہ اس شہد کا فائدہ عنقریب ظاہر ہو گا۔اس کا

فائدہ فوراً عیاں نہ ہوا۔ آپ ﷺ جانتے تھے کہ اس کا فائدہ عنقریب سامنے آجائے گا کیونکہ یہ کذب کی مانند تھا، لہٰذا آپ ﷺ نے اس پر اسی لفظ کا اطلاق کیا ہے اس پر بعض ملاحدہ کا اعتراض اور اس کا تفصیلی جواب پہلے گزر چکا ہے۔ (یہ جواب اکتیسویں باب کی تنبیہ میں ہے۔) تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹ بولتا ہے۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ یہ دوا نافع ہے۔ مرض کا رہنا یہ دوا کے ناقص ہونے کی وجہ سے نہیں، لیکن فاسد مادہ کثیر ہے اسی لیے آپ ﷺ نے اسے دوبارہ شہد پلانے کا حکم دیا۔ امام جوزی نے اس کی چار وجوہات لکھیں ہیں کہ آپ ﷺ نے اس مرض کے شہد کو کیوں تجویز کیا؟

۱- کیونکہ اس میں عمومی شفاء پائی جاتی ہے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فیہ شفاء للناس۔

ترجمہ: اس میں لوگوں کے لیے شفاء ہے۔

جب آپ نے اسے اس حکمت سے آگاہ کیا تو اس نے اسے قبول کرلیا۔ وہ اذنِ الٰہی سے شفاء پا گیا۔

۲- یہ ان کی عادت تھی کہ وہ تمام امراض میں شہد سے علاج کرتے تھے۔

۳- یا اس شخص کو ہیضہ تھا۔

۴- ایک احتمال یہ بھی ہے آپ ﷺ نے اسے شہد کو پینے سے قبل پکانے کا حکم دیا ہو۔ یہ بلغم کو گاڑھا کرتا ہے۔ شاید اس نے پہلے پکائے بغیر استعمال کی ہو۔

حافظ نے لکھا ہے دوسری اور چوتھی وجہ کمزور ہے پہلی کی تائید اس روایت سے ہوتی ہے جسے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے تم شفاء والی دو اشیاء استعمال کیا کرو: شہد اور قرآن پاک۔ اس روایت کو ابن ماجہ اور حاکم نے مرفوعاً اور ابن شیبہ اور حاکم نے موقوفاً روایت کیا ہے۔ اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

قولنج کا علاج

ابونعیم نے الطب میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا:

میں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کی عیادت کی۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ انہیں گرم کپڑا باندھ رہے تھے۔ دوسری روایت میں ہے: اس میں نمک تھا اور حضرت سعید پر اسے رکھا گیا۔ ایک شخص اسی مرض میں مبتلا ہو گیا۔ شیخ ابو محمد المرجانی نے حضور اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس دوا کی طرف اشارہ کیا کہ وہ تین دراہم شہد اور اڑھائی دراہم دم کیا گیا (صاف) تیل لے لیں۔ اکیس دانے کلونجی کے لے لیں۔ وہ ان ساری اشیاء کو ملا لیں۔ پھر اسے صبح اور رات کو استعمال کرے۔ وہ اپنے لیے تلبینہ بنا لے۔ وہ اسے آٹے یا چھان میں ملا لے۔ کبھی کبھی اس میں شہد بھی ملا لے۔ ناشتے کے بعد اسے استعمال کرے۔ اس کا کھانا بھونی ہوئی مرغی یا بھیڑ کا گوشت ہونا چاہیے۔ اس شخص نے یہی استعمال کیا تو رب تعالیٰ نے اسے شفاء یاب کر دیا، حالانکہ اطباء اس سے عاجز آ چکے تھے۔

تنبیہ

دم کیے گئے تیل سے مراد یہ ہے کہ آدمی عمدہ تیل لے۔ اسے صاف برتن میں ڈالے۔ اسے حرکت دے۔ اس پر سورۃ الاخلاص سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھے پھر یہ آیات تا آخر پڑھے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

پیٹ کے کیڑے کا علاج

ابو بکر نے الغیلانیات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نہار منہ کھجوریں کھایا کرو۔ یہ پیٹ کے کیڑوں کو مار دیتی ہیں۔

قوتِ جماع کا علاج

طبرانی نے الاوسط میں اور ضیاء نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نکاح کرلو۔ جس میں یہ طاقت نہ ہو تو وہ روزے رکھے۔ یہ اس کے

لیے (بدکاری سے) تحفظ ہے۔ابونعیم نے الطب میں حضرت شداد بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم روزے رکھا کرو۔ یہ رگوں کو کاٹنے کا ذریعہ اور شر کو ختم کرنے والے ہیں۔اسی کتاب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ایک شخص نے اولاد کی قلت کا شکوہ کیا۔آپ نے انہیں انڈے کھانے کا حکم دیا۔اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! کون سے انڈے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام انڈے خواہ وہ چیونٹی کا انڈا ہو۔اسی کتاب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں نسل کی قلت کا شکوہ کیا۔آپ ﷺ نے اسے انڈے اور پیاز کھانے کا حکم دیا۔اسی کتاب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا۔اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں گوشت کھاتا ہوں تو مجھے شہوت آلیتی ہے۔میں نے خود پر گوشت کو حرام کر دیا ہے۔اس وقت یہ آیت طیبہ اتری:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ (المائدہ:۸۷)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم وہ پاکیزہ اشیاء خود پر حرام نہ کیا کرو جنہیں رب تعالیٰ نے تمہارے لیے حلال فرمایا ہے۔

اسی کتاب میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے عرض کی گئی: کیا آپ ﷺ کو جنت میں سے کوئی نعمت دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیل امین میرے پاس ہریسہ لے کر آئے۔میں نے اسے کھایا۔وظیفۂ زوجیت میں میری طاقت چالیس مردوں جتنی ہوگئی۔اسی کتاب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے وظیفۂ زوجیت کی قلت کے لیے کہا۔انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ ہریسہ کیوں نہیں کھاتے۔اس میں چالیس افراد کی قوت ہے۔

اسی کتاب میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے ساتھ حق زوجیت ادا کرلے، پھر دوبارہ کرنا چاہے تو وضو کرلے۔اس سے زیادہ چستی آجاتی ہے۔اسی کتاب میں حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

انہوں نے فرمایا: میں بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا دستِ اقدس اپنے سر مبارک پر پھیرا، پھر فرمایا: تم خضاب کا سردار استعمال کیا کرو۔ یہ مہندی ہے یہ جلد کو عمدہ کر دیتی ہے اور قوتِ جماع میں اضافہ کرتی ہے۔ اسی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مہندی کا خضاب استعمال کیا کرو۔ یہ تمہارے شباب جمال اور نکاح میں اضافہ کر دے گا۔ اسی کتاب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک اس امر سے عاجز ہے کہ وہ جمعۃ المبارک کو اپنی اہلیہ کے ساتھ حق زوجیت ادا کرے۔ اس میں اس کے لیے دو اجر ہیں۔ اس کے غسل کا اجر بھی، اس کی اہلیہ کے غسل کا اجر بھی۔ اسی میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مہینے کے نصف میں اپنی اہلیہ کے ساتھ حق زوجیت نہ ادا کیا کرو۔ اس وقت شیاطین حاضر ہوتے ہیں۔

سِلّ کا علاج

ابن نجار نے اپنی تاریخ میں حضرت مرثد بن عبداللہ الیزنی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: پرندے کی طرح ہڈی نہ چوسا کرو۔ اس سے سل پیدا ہوتی ہے۔

زخموں کا علاج

شیخین نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کے زخموں کے لیے کون سی دوا استعمال کی گئی؟ انہوں نے فرمایا: حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا خون دھو رہی تھیں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی انڈیل رہے تھے۔ جب سیدہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ خون میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے تو انہوں نے چٹائی کا ٹکڑا لیا۔ اسے جلایا۔ جب وہ راکھ بن گیا انہوں نے اسے زخم کے ساتھ چپکا دیا۔ خون فوراً رک گیا۔

ابونعیم نے الطب میں حضرت سلمی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ یہ آپ ﷺ کی خادمہ تھیں۔ انہوں نے فرمایا: ہم میں سے جب کسی ایک کی ٹانگ درد کرتی تو آپ ﷺ فرماتے: جاؤ اور اسے حناء (مہندی) سے رنگ دو۔ دوسرے الفاظ میں ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں حضور

اکرم ﷺ کی خدمت کرتی تھی۔ آپ ﷺ کو جب بھی پھوڑا یا پھنسی نکلتی تو آپ ﷺ مجھے حکم دیتے کہ میں اس پر مہندی رکھ دوں۔

پھنسی اور خارش کا علاج

ابن عساکر اور خرائطی نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میری گردن پر پھوڑا نکل آیا۔ مجھے اس سے خوف آنے لگا۔ میں نے آپ ﷺ سے التجاء کی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تم اس پر اپنا ہاتھ رکھ لو، پھر تین بار یہ پڑھو:

بسم الله اللهم اذهب عني شرّ ما اجد بدعوة نبيك الطيب المبارك المكين عندك بسم الله۔

ابو نعیم نے "الطب" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما کو ریشم کی قمیص پہننے کی رخصت دی کیونکہ ان کی جلد پر خارش تھی۔

تنبیہات

۱- پہلے روایت گزر چکی ہے کہ آپ ﷺ نے جوؤں کی وجہ سے ریشم پہننے کی اجازت دی۔ احتمال یہ ہے کہ شاید ان میں سے ایک ہستی کو ایک مرض لاحق ہو۔ دوسری کو دوسرا، یا یہ خارش جوؤں کی وجہ سے تھی مرض کو کبھی سبب اور کبھی مسبب کی طرف منسوب کر دیا گیا ہو۔

۲- امام نووی نے فرمایا ہے: یہ روایت امام شافعی اور ان کے ساتھیوں کے مؤقف کی تائید کرتی ہے وہ اس شخص کے لیے ریشم پہننا جائز قرار دیتے ہیں جسے خارش ہو، کیونکہ اس میں ٹھنڈک ہوتی ہے۔ اسی طرح جوؤں وغیرہ کی وجہ سے۔ امام مالک نے فرمایا ہے: یہ جائز نہیں۔ انہوں نے اس وجہ سے اس کا تعاقب کیا ہے کہ ان میں برودت ہوتی ہے۔ ریشم گرم ہوتی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اسی میں خاصیت یہ ہے کہ یہ خارش سے دفاع کرتی ہے۔

ابن القیم نے لکھا ہے: جب ریشم سے لباس پہن لیا جاتا ہے۔ اس کے مزاج میں حرارت معتدل ہو جاتی ہے یہ جسم کو گرم کرتی ہے۔ امام رازی نے لکھا ہے: ریشم کاٹن سے زیادہ گرم ہوتی ہے۔ یہ روئی سے زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے۔ یہ گوشت زیادہ کرتی ہے۔ سارے لباس حسین ہیں۔ یہ کمزور کرتی ہے۔ جلد کو سخت کرتی ہے جبکہ اون اور صوف کے لباس گرم کرتے ہیں یہ گرم ہوتے ہیں، لیکن کتان اور ریشم اور روئی گرم کرتے ہیں لیکن گرم نہیں ہوتے۔ کتان کے کپڑے ٹھنڈے اور خشک ہوتے ہیں۔ صوف کے کپڑے گرم اور خشک ہوتے ہیں۔ روئی کے کپڑے معتدل ہوتے ہیں۔ ریشم کے کپڑے روئی سے زیادہ نرم ہوتے ہیں حرارت میں اس سے کم ہوتے ہیں جبکہ ریشم کے کپڑے اس طرح نہیں ہوتے ان میں وہ خشکی اور سختی نہیں ہوتی جو دوسروں میں ہوتی ہے تو یہ خارش میں مفید ہوتے ہیں۔

چوٹ اور درد کا علاج

ابوداؤد اور ابن ماجہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کے اوپر کے حصے میں درد تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔ امام نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم کے ظاہری حصے پر حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درد کی وجہ سے لگوائے تھے۔ ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پچھنے زخم کی وجہ سے لگوائے تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا تھا۔

خدران الکلی کا علاج

ابوعبید نے غریب الحدیث میں حضرت ابوعثمان الہندی سے روایت کیا ہے کہ ایک قوم ایک درخت کے پاس سے گزری۔ ان پر سے ہوا گزری۔ اس نے انہیں جامد کر دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی کو مشکیزوں میں ٹھنڈا کرو۔ اسے اپنے دونوں کانوں کے مابین انڈیلو۔

زہروں کے نقصانات ان کی اضداد سے دور کرنا

ابونعیم نے الطب میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: جس شخص نے مدینہ طیبہ کی دو سنگلاخ چٹانوں کے مابین کی سات کھجوریں نہار منہ کھائیں اس روز اسے زہر نقصان نہ دے گا۔ ایک روایت میں عجوہ کھجور کا ذکر ہے۔ اور یہ بھی تذکرہ ہے کہ اسے جادو نقصان نہ دے گا۔ اسی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: عجوہ کھجور جنت سے ہے۔ اس میں زہر سے شفاء ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے مدینہ طیبہ کی دو سنگلاخ چٹانوں کے مابین کی کھجوروں میں سے سات کھجوریں نہار منہ کھائیں اسے اس روز زہر نقصان نہیں دے سکتا۔

اسی کتاب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر روز مدینہ طیبہ کی سات عجوہ کھجوریں کھائیں۔ اسے اس روز زہر نقصان نہیں دے سکتا۔ جس نے رات کے وقت انہیں کھالیا اس رات زہر اسے نقصان نہیں دے سکتا۔
اسی کتاب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: عجوہ کھجور جنت سے ہے۔ اس میں زہر سے شفاء ہے، یا یہ زہر سے شفاء ہے۔ اسی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عجوہ جنت کی کھجور ہے اس میں زہر سے شفاء ہے۔

زہر کے متعلق آپ ﷺ کا اسوہ حسنہ

ابن ماجہ نے حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مکھی کے ایک پر میں زہر اور دوسر میں شفاء ہے۔ جب یہ کھانے میں گر پڑے تو اسے اس میں ڈبو دو۔ یہ زہر کو آگے اور شفاء کو پیچھے رکھتی ہے۔ ابن نجار نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مکھی کے ایک پر میں شفاء اور دوسرے میں مرض ہے۔ جب یہ کسی برتن میں گر پڑے تو اسے اس میں ڈبو دو۔ اس کی شفاء اس کے مرض کو لے جائے گی۔ ابو داؤد اور ابن حبان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ طبیب روح و جاں ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر پڑے تو وہ اسے ڈبو دے۔ اس کے ایک پر میں شفاء اور دوسرے میں مرض ہوتی ہے۔ یہ اس پر سے بچاؤ کرتی ہے جس

میں مرض ہوتی ہے اس ساری کو ڈبو دینا چاہیے، پھر اسے نکال دینا چاہیے۔

امام احمد، نسائی اور حاکم نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس میں ڈبو دے۔ اس کے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں شفاء ہوتی ہے۔ یہ زہر کو مقدم کرتی ہے اور شفاء کو مؤخر کرتی ہے۔ ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مکھی کے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں شفاء ہوتی ہے۔ جب یہ کھانے میں گر پڑے تو اسے اس میں ڈبو دو۔ یہ زہر کو مقدم کرتی ہے اور شفاء کو مؤخر رکھتی ہے۔

تنبیہ

زہر کے علاج میں اطباء نے کہا ہے کہ یہ کبھی قئے کرانے والی اشیاء میں ہوتا ہے، کبھی ان دواؤں میں ہوتا ہے جو زہر کے فعل کے معارض ہوتی ہیں۔ یہ اسے ختم کر دیتی ہے یا کیفیات سے یا خواص سے۔ اگر دوا دستیاب نہ ہو سکے تو مکمل قئے کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ پچھنے سب سے زیادہ فائدہ مند ہیں۔ خصوصاً جبکہ شہر گرم ہو۔ موسم بھی گرمی کا ہو۔ زہر کی قوت خون کی طرف رواں ہوتی ہے۔ وہ رگوں اور گزرگاہوں میں سے ہوتی ہوئی دل اور اعضاء تک پہنچ جاتی ہے۔ جب وہ شخص جلدی کرے جسے زہر دیا گیا ہو۔ وہ خون نکال دے تو اس کے ساتھ وہ زہر کی کیفیت بھی نکل جاتی ہے جو اس میں ملی ہوتی ہے۔ مکمل قئے کرنے سے زہر نقصان نہیں دیتا، یا تو وہ ختم ہو جاتا ہے یا کمزور ہو جاتا ہے۔ طبیعت اس پر غلبہ پا لیتی ہے، یا تو اس کے فعل کو باطل کر دیتا ہے یا اسے کمزور کر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے کاشانہ اقدس پر پچھنے لگوائے، کیونکہ یہ دل کے قریب ہوتا ہے۔ زہریلا مواد خون کے ساتھ نکل گیا۔ وہ سارا تو نہ نکلا مگر اس کا کمزور سا اثر باقی رہا کیونکہ رب تعالیٰ نے ارادہ فرمایا تھا کہ شہادت کے ساتھ آپ ﷺ کے فضل کے سارے مراتب کی تکمیل کرے۔ زادہ اللہ فضلا وشرفاً۔

کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے کا علاج

ابونعیم اور طبرانی نے حسن سند کے ساتھ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں

نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچھو نے ڈنگ لیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا: رب تعالیٰ تجھ پر لعنت کرے۔ تو نبی یا کسی اور کو نہیں چھوڑتا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی اور نمک منگوایا۔ اسے اس جگہ پر گرایا اور سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور سورۃ الکافرون سے دم فرمایا۔

طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بخار کے دم کا ذکر کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے مجھ پر پیش کرو۔ اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش کیا گیا وہ کچھ یوں تھا: بسم الله قرنیه شجنه ملحه بحر قفطا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ تو وہ معاہدے تھے جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کیڑے مکوڑوں سے لیے تھے۔ میں اس میں کوئی حرج نہیں دیکھتا۔ انہوں نے فرمایا: ایک شخص کو ڈنگ مار دیا گیا۔ وہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے اسے اس کے ساتھ دم کیا تو وہ اسی وقت شفاء یاب ہو گیا۔

طبرانی نے الکبیر میں حسن سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بخار کا دم پیش کیا۔ آپ نے ہمیں اس کی اجازت دے دی۔ آپ نے فرمایا: یہ معاہدے ہیں، وہ دم یہ تھا: بسم الله شجنه قرنیه قفطا۔ طبرانی نے الکبیر میں سند میں سے حضرت سہل بن ابی حثمہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے۔ ان کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن سہل بھی تشریف لائے۔ جب وہ الحرہ تک پہنچے تو عبدالرحمٰن بن سہل کو سانپ نے ڈس لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمرو بن حثمہ کو بلاؤ۔ انہیں بلایا گیا۔ انہوں نے اپنا دم بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس سے دم کیا کرو۔ ابن حثمہ نے اپنا ہاتھ ان پر رکھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو وصال کر چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو دم کرو۔ اگرچہ ان کا وصال بھی ہو چکا ہے۔ انہوں نے انہیں دم کیا تو حضرت عبدالرحمان صحیح ہو کر چلنے لگے۔

طبرانی نے الکبیر میں صحیح کے راویوں سے سوائے قیس بن ربیع کے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ ایک انصاری شخص آئے۔ انہوں نے عمرو بن حثمہ رضی اللہ عنہ سے کہا: وہ

سانپ کا دم کرتے تھے۔انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ ﷺ نے دم سے منع کردیا ہے۔میں سانپ کا دم کرلیتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دم مجھ پر پیش کرو۔میں نے پیش کیا تو فرمایا: ان سے کوئی حرج نہیں۔یہ معاہدے ہیں۔ایک انصاری شخص آیا وہ بچھو کا دم کرلیتا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے بھائی کو فائدہ دے سکتا ہو وہ اسے ضرور فائدہ دے۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔انہوں نے فرمایا: اسی اثناء میں کہ آپ ﷺ نماز ادا کررہے تھے۔آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو آپ ﷺ کی مبارک انگلی پر بچھو نے ڈنگ مار دیا۔آپ ﷺ واپس آئے۔آپ ﷺ فرمارہے تھے۔بچھو پر رب تعالیٰ لعنت کرے۔یہ نہ نبی (اکرم ﷺ) کو چھوڑتا ہے نہ کسی اور کو، پھر آپ ﷺ نے برتن منگوایا۔جس میں پانی اور نمک تھا۔آپ ﷺ نے وہ جگہ پانی میں رکھی اور سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر دم کیا، حتیٰ کہ اس کا درد ختم ہوگیا۔

یہ طب طبعی اور الٰہی طب کی مرکب ہے۔سورۃ الاخلاص میں وہ تینوں اقوال جمع ہیں جو توحید کو جامع ہیں جبکہ معوذتین میں ہر ناپسندیدہ امر سے اجمالاً اور تفصیلاً استعاذہ موجود ہے۔جبکہ پانی اور نمک طبعی طب ہے۔نمک میں بہت سے زہروں کے لیے فائدہ ہے۔خصوصاً جبکہ بچھو ڈنگ لے۔اس میں وہ قوت جاذبہ محللہ ہے جو زہر کو جذب کرکے تحلیل کرلیتی ہے۔اسی کی وسعت میں قوت ناریہ بھی ہے جو تبرید، جذب اور اخراج کی محتاج ہے۔آپ ﷺ نے پانی اور نمک استعمال کیا۔

زکام اور ناک کی دوائیں

ابن السنی اور ابونعیم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مرزنجوش کو لازم پکڑو۔اسے سونگھو۔یہ خشام (ناک کے مرض) کے لیے مفید ہے۔
ابونعیم نے الطب میں حضرت سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے۔انہوں نے عرض کی: بارگاہ رسالت مآب میں ایک شخص نے چھینک ماری۔آپ ﷺ نے اسے یرحمك اللہ کہا۔اس

نے پھر چھینک ماری۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو تو زکام لگا ہوا ہے۔ اسی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو تین بار چھینک کا جواب دیا کرو۔ اگر وہ زائد چھینکیں مارے تو یہ نزلہ یا زکام ہے۔ اسی کتاب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کے پاس چھینک ماری، ایک شخص نے اسے جواب دیا۔ اس نے پھر چھینک ماری۔ اس نے اسے جواب دیا۔ اس نے پھر چھینک ماری۔ تو اس نے اسے جواب دینے کا ارادہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو اسے زکام لگا ہوا ہے۔

اسی کتاب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: زکام کو ناپسند نہ کیا کرو۔ یہ جذام کی رگ کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔

سرخ پھنسی کا علاج

ابونعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کو پھنسی کی وجہ سے داغ لگائے۔ اسی کتاب میں حضرت ابوامامہ سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی عیادت فرمائی۔ انہیں مدینہ طیبہ میں چہرے پر سرخ پھنسی نے آلیا تھا۔ یہ غزوۂ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: یہود برے مردے ہیں۔ عنقریب وہ کہیں گے کہ یہ مرض ان سے دور کیوں نہ ہوا۔ میں ان کے لیے اور اپنے آپ ﷺ کے لیے کسی چیز کا (رب تعالیٰ کی منشاء کے بغیر) مالک نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تو ان کی گردن کی ایک طرف داغ لگائے گئے۔ کچھ ہی دیر بعد ان کا وصال ہو گیا۔

منہ کے امراض کا علاج

عبدالجبار خولانی نے "تاریخ داریا" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مسواک کو لازم پکڑو۔ مسواک بہت عمدہ چیز ہے یہ دانتوں کی زردی کو ختم کرتی ہے۔ بلغم ختم کر دیتی ہے۔ بصارت کو جلا بخشتی ہے، یہ مسوڑھے مضبوط کرتی ہے۔ معدہ کی اصلاح کرتی ہے جنت کے درجات میں اضافہ کرتی ہے۔ یہ ملائکہ کو خوش کرتی

ہے۔رب تعالیٰ کو راضی کرتی ہے۔شیطان کو ناراض کرتی ہے۔ابو شیخ اور ابو نعیم نے کتاب السواک میں (انہوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مسواک میں دس خوبیاں ہیں۔ یہ منہ کا ذائقہ عمدہ کرتی ہے۔مسوڑھے مضبوط کرتی ہے۔بصارت کو جلا بخشتی ہے۔یہ بلغم کو ختم کرتی ہے۔یہ دانتوں کی زردی کو مٹا دیتی ہے۔یہ سنتِ پاک بھی ہے۔یہ ملائکہ کو خوش کرتی ہے۔رب تعالیٰ کو راضی کرتی ہے۔نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔معدہ کی اصلاح کرتی ہے۔اسی روایت کو امام بیہقی نے بھی تحریر کیا ہے، مگر اس میں جلیل بن مرہ ہے، اس میں یوافق السنۃ اور مطھرۃ للفم و مرضاۃ للرب اور مفرحۃ للملائکۃ کا ذکر ہے، دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مسواک کی دس خصوصیات ہیں۔ یہ منہ کو صاف کرتی ہے، رب تعالیٰ کی رضا اس سے حاصل ہوتی ہے، اس کی وجہ سے شیطان ناراض ہوتا ہے، اس کی وجہ سے حفظہ (فرشتوں) کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ یہ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔منہ سے خوشبو آتی ہے۔یہ بلغم کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔یہ تلخی کو ختم کرتی ہے۔بصارت کو جلا بخشتی ہے یہ سنت مطہرہ کے موافق ہے۔

امام حاکم نے اپنی تاریخ میں ان سے ہی روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: مسواک میں دس خوبیاں ہیں یہ منہ کو پاک کرتی ہے۔رب تعالیٰ کی خوشنودی اس سے حاصل ہوتی ہے۔اس کی وجہ سے شیطان ناراض ہوتا ہے۔حفظہ کی محبت بڑھتی ہے اور مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔طبرانی نے الاوسط میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: زیتون کی مسواک بہترین ہے۔ یہ مبارک درخت ہے، یہ منہ کو صاف کرتی ہے۔یہ دانتوں کی زردی کو دور کرتی ہے۔یہ میری مسواک اور مجھ سے قبل انبیاء کرام علیہم السلام کی مسواک ہے۔ یہ بصارت کو جلا بخشتی ہے۔یہ نیکیوں کو ستر گنا زیادہ کر دیتی ہے۔ یہ بھوک بڑھاتی ہے۔

ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابو ہند سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ منہ کی بو کو ختم کرتی ہے اور بلغم کو ختم کر دیتی ہے۔اسی کتاب میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ حضور ختم المرسلین ﷺ نے فرمایا: تم کشمش کو لازم پکڑو، یہ تلخی کو دور کرتی ہے۔ بلغم ختم کرتی ہے۔ پٹھے مضبوط کرتی ہے۔ یہ تھکاوٹ کو ختم کرتی ہے۔ اخلاق کو عمدہ کرتی ہے۔ سانس کو خوشگوار کرتی ہے۔ غم مٹا دیتی ہے۔

دانتوں کے متعلق سیرت طیبہ

ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا: تین امراض کے مریضوں کی عیادت نہ کی جائے گی۔ (۱) آشوب چشم (۲) داڑھ کے درد والے، (۳) پھوڑے والے کی۔ اسی کتاب میں حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: غزوۂ احد کے روز میرا دانت گر گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں سونے کا دانت لگا لوں۔ اسی کتاب میں حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: خلال کرنے والے لوگ بہت عمدہ ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ خلال کرنے والے کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانے کے بعد اپنے دانتوں سے کھانے کے ذرات نکالنے والے۔ ان دو فرشتوں کو، جو انسان پر مقرر ہیں۔ ان کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی امر شدید نہیں کہ وہ اپنے ساتھی کے دانتوں میں کھانا دیکھیں اور وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو۔ دیلمی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کھانے کے بعد خلال کیا کرو۔ اور قلی کیا کرو یہ دانتوں اور داڑھوں کے لیے صحت بخش ہے۔

پھوڑے کا علاج

ابو نعیم نے الطب میں عامر بن طفیل کے چچا سے روایت کیا ہے کہ عامر بن طفیل نے بارگاہ رسالت مآب میں گھوڑا بطور تحفہ بھیجا۔ عامر نے آپ ﷺ کی طرف لکھا کہ اس کے پھوڑا ظاہر ہو گیا ہے۔ آپ ﷺ اپنی طرف سے میرے پاس کوئی دوا بھیجیں۔ آپ ﷺ نے اس کا گھوڑا واپس کر دیا کیونکہ اس نے اسلام قبول نہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے شہد کی شیشی بھیجی، فرمایا: اس کو بطور دوا استعمال کرو۔

اسی کتاب میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کراع النعیم سے سوار اور پیدل روانہ ہوئے تو پیدل چلنے والوں نے آپ کے لیے قطار بنا لی۔ انہوں نے کہا: ہم آپ ﷺ کی دعائیں لیں گے۔ ہمیں ان سے برکت کی امید ہے۔ جب آپ ﷺ وہاں سے گزرے تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ ہم پر پیدل چلنا مشکل ہو گیا ہے، سفر شدت اختیار کر گیا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی: مولا! ان کے اجر و ثواب کو بڑا فرما۔ پھر فرمایا: اگر تم نسل (انجیر سے نکلنے والا دودھ) سے لطف اندوز ہوں تو تمہارے اجسام خفیف ہو جائیں گے۔ اور تم فاصلے طے کر سکو گے۔ مسلمانوں نے نسل استعمال کیا۔ ان کے اجسام کمزور ہو گئے۔ انہوں نے مسافت طے کر لی۔

چوٹ یا تھکاوٹ کی وجہ سے مالش کرانا

ابونعیم نے الطب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں بارگاہ رسالت مآب میں حاضر ہوا۔ ایک سیاہ فام غلام آپ ﷺ کی کمر انور پر مالش کر رہا تھا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات مجھے اونٹنی نے گرا دیا تھا۔ دوسری روایت میں ہے: ایک انسان آپ ﷺ کی کمر پر تیل لگا رہا تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اونٹنی نے گرا دیا تھا۔ اسی کتاب میں حضرت ابوزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قریب آجاؤ اور میری کمر کو دباؤ۔ میں نے کمر کو دبایا اور مہر نبوت کو اپنی انگلیوں کے مابین رکھا، اسی کتاب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک قوم نے آپ ﷺ سے پیدل چلنے کا شکوہ کیا آپ ﷺ نے انہیں بلایا۔

ایک شخص کو یہ تکلیف ہو گئی۔ اس نے اس کا تذکرہ شیخ ابومحمد المرجانی سے کیا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ نے اس دوا کی طرف اشارہ کیا کہ وہ شخص شہد، کلونجی، پشت کی چربی اور دم کیا ہوا تیل اور انڈے کا نرم حصہ لے لے۔ ان سب کو ملا لے۔

اسے اس جگہ پر پھیلا دے۔ اس پر مسور کا آٹا، درخت کے چھلکے کے ساتھ اور حرمل کے ساتھ لگا دے جبکہ اس نے یہ ساری اشیاء کو کوٹ کر آٹے کی طرح کرلیا ہو۔ اس نے اسی طرح کیا تو وہ شفاء یاب ہو گیا۔

چلنے سے تھکاوٹ کا علاج

ابو نعیم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کشمش کو لازم پکڑو یہ صفراء کو دور کرتی ہے۔ بلغم ختم کرتی ہے۔ اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔ یہ تھکاوٹ کو ختم کر دیتی ہے، اخلاق کو عمدہ کرتی ہے۔ نفس کو خوشگوار کرتی ہے یہ غم کو مٹا دیتی ہے، ابن السنی اور ابو نعیم نے الطب میں، خطیب نے تلخیص میں، دیلمی اور ابن عساکر نے حضرت ابو ہند سے روایت کیا ہے کہ حضور طبیب روح و دل ﷺ نے فرمایا: کشمش بہترین کھانا ہے یہ پٹھوں کو مضبوط کرتی ہے یہ تھکاوٹ دور کرتی ہے۔ غصے کو مٹا دیتی ہے منہ کی بُو کو عمدہ کرتی ہے، بلغم مٹا دیتی ہے اور رنگت نکھارتی ہے۔

حائضہ، مستحاضہ اور نفساء کا علاج

ابن الحاج نے المدخل میں لکھا ہے کہ ایک شخص کو سلس الریح کا مرض پہنچا۔ حضرت شیخ ابو محمد المرجانی نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ آپ ﷺ نے اس دوا کی طرف اشارہ کیا کہ وہ تین دراہم کلونجی، لیونڈر، دو دراہم، تین دراہم سفید زیرہ، اتنا ہی سعتر شامی، اتنی ہی مقدار میں فلیہ، ایک درہم، ایک اوقیہ دم کیا ہوا تیل، رطل کا چوتھائی حصہ شہد ڈال کر اسے صبح نہار منہ دراہم لے۔ سوتے وقت اڑھائی درہم لے۔ اس نے اسے استعمال کیا تو وہ شفاء یاب ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد آپ نے اسی شخص سے فرمایا جس کو اس دوا کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ یہ دوا چھوڑ دے یہ ہوا، سلس ریح، معدہ، اس کی برودت دل کے درد، حیض کے درد اور نفاس کے درد میں مفید ہے۔

شیخین اور ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے آپ ﷺ سے حیض سے پاکیزگی کے متعلق پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مشک لگا

ہوا ایک کپڑا لو، اسی سے پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے عرض کی: میں اس سے کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ میں نے اسے اپنی طرف کھینچا۔ میں نے کہا: اس سے خون کے اثرات صاف کر دو۔ امام مسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سراپا لطف و کرم ﷺ نے فرمایا: خوشبوؤں میں سے عمدہ مشک ہے۔

ابن السنی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کسی ایک میں اتنی استطاعت بھی نہیں کہ وہ حیض سے پاک ہو کر قسط میں سے کچھ بطور تیل استعمال کرے۔ اگر وہ نہ پائے تو چونا اور اگر یہ بھی نہ پائے تو نمک استعمال کرے۔ شیخین، ابن السنی اور ابونعیم نے حضرت ام عطیہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک عورت اپنے مرد کا سوگ چار ماہ اور دس دن منائے گی۔ وہ صرف طہر کے وقت ہی خوشبو استعمال کرے گی۔ وہ قسط یا اظفار استعمال کرے۔

اسی کتاب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی پھوپھی کا احترام کیا کرو۔ یہ کھجور کا درخت ہے۔ اسے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے زائد مٹی سے پیدا کیا گیا۔ کوئی درخت رب تعالیٰ کے ہاں اس درخت سے زیادہ معزز نہیں ہے۔ اسی کے نیچے حضرت مریم علیہا السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جنم دیا تھا۔ اپنی خواتین کو (زچگی کے وقت) تر کھجوریں کھلایا کرو۔ اگر تر کھجوریں نہ ہوں تو خشک کھجوریں ہی کھلایا کرو۔

اسی میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی عورتوں کو تر کھجوریں کھلایا کرو۔ اگر رب تعالیٰ کے ہاں اس سے کوئی بہتر ہوتا تو وہ حضرت سیدتنا مریم علیہا السلام کو ضرور کھلاتا۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ ہر وقت تر کھجوریں دستیاب نہیں ہو سکتیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کھجوریں ہی کھلایا کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ کون سی کھجور کھلائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام کھجوریں عمدہ ہیں۔ تمہاری کھجوروں میں سے بہترین برنی ہے۔ یہ بھوکے کو سیر کر دیتی ہے اور یہ اسے گرم کرتی ہے جسے ٹھنڈک لگی ہو۔ اسی کتاب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: نفساء کے لیے تر کھجور جیسی کوئی شفاء نہیں اور مریض کے لیے شہد جیسی

کوئی شفاء نہیں۔

ابھی ابھی شفاء یاب ہونے والے کو کھجوریں کھلانا

ابونعیم نے الطب میں حضرت ام منذر رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، انہوں نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ ابھی ابھی صحت یاب ہوئے تھے۔ ہمارے انگور کی بیلیں لٹکی ہوئی تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر انہیں تناول فرمانے لگے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی اس سے کھانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی! ذرا ٹھہر کر۔ تم ابھی ابھی شفاء یاب ہوئے ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے تناول فرمانے لگے۔ پھر میں نے ان کے لیے سلق (چقندر) اور جو پکائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی! اس میں سے کھاؤ۔ اسی کتاب میں حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھجور اور روٹی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں کھجوریں کھانے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کھجوریں کھا رہے ہو حالانکہ تمہیں آشوبِ چشم ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دوسرے گوشے سے چبا رہا ہوں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرانے لگے۔

مریض کو نرم غذا کھلانا

امام مسلم اور امام بخاری نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب ان کے اہل خانہ میں سے کسی کا وصال ہو جاتا۔ اس مقصد کے لیے خواتین جمع ہوتیں، پھر وہ اپنے گھروں کو چلی جاتیں۔ وہ تلبینہ ہنڈیا میں ڈالنے کا حکم دیتیں۔ اسے پکایا جاتا۔ پھر ثرید تیار کرتیں۔ پھر اس پر تلبینہ انڈیلتی۔ پھر فرماتیں: اس سے کھاؤ۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تلبینہ مریض کی دلجوئی کرتا ہے۔ یہ اس کے دکھ کو ختم کر دیتا ہے۔ ابن ماجہ، احمد، اور امام حاکم نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم بغیض کو لازم پکڑو۔ جو تلبین کے لیے نافع

ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے اہل خانہ میں سے جب کوئی مریض بن جاتا تو ہنڈیا آگ پر ہوتی حتیٰ کہ طرفین میں سے ایک آجاتا۔ یعنی یا وہ شفاء یاب ہو جاتا یا وصال کر جاتا۔

سابقہ ابواب کے متعلق کچھ فوائد

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ط (الانبیاء:۳۰)

ترجمہ: اور ہم نے پیدا فرمائی پانی سے ہر زندہ چیز۔

ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ﷺ جب میں آپ ﷺ کی زیارت کرتا ہوں تو میری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔ میرا نفس خوش ہو جاتا ہے مجھے ہر چیز کے بارے بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا گیا۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ط (الانبیاء:۳۰)

ترجمہ: اور ہم نے پیدا فرمائی پانی سے ہر زندہ چیز۔

پانی ہاتھوں پر اپنی رطوبت کی حفاظت کرتا ہے۔ یہ سارے مشروبات میں سے زیادہ نفع بخش اور مناسب ہے۔

اسی کتاب میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اور آخرت میں بہترین مشروب پانی ہے۔ پانیوں میں سے سب سے زیادہ نفع بخش وہ ہوتا ہے جو وزن کے اعتبار سے ہلکا ہو اور ذائقہ کے اعتبار سے شیریں ہو۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے آپ ﷺ کے لیے چشمہ سے میٹھا پانی لایا جاتا تھا۔ اسی میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے عقیق کے ذکر کے وقت فرمایا: اس کی جگہ کتنی نرم ہے اور اس کا پانی کتنا میٹھا ہے۔

نہار منہ ٹھنڈا پانی پینا جگر کو بہت زیادہ ٹھنڈک دیتا ہے۔ معدہ کو کھانے پر تقویت دیتا ہے اور شہوت کو قوت دیتا ہے۔

ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ سب سے پہلے روز حشر بندے سے یوں کہا جائے گا کہ کیا میں نے تمہارے جسم کو صحت نہیں بخشی؟ اور تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہیں کیا۔ تمام مقامات میں سے عمدہ جگہیں ٹھنڈے پانی والے مقامات، درختوں اور بلند و بالا ہوا والے مقامات سب سے زیادہ عمدہ ہوتے ہیں کیونکہ سب سے زیادہ پانی کو ٹھنڈا کرتے ہیں۔

ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا: ایک رات میرے پاس رات کا کھانا آیا۔ انہوں نے حضرت ابو الهیثم بن التیهان کی داستان روایت کی۔ اس میں ہے: وہ ایک مشکیزہ لے کر آئے جو پانی سے لبالب بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے اسے رکھا۔ وہ آئے اور آپ ﷺ سے چمٹ گئے۔ اپنے والدین فدا کرنے لگے۔ وہ انہیں اپنے باغ میں لے گئے۔ ان کے لیے چٹائی بچھادی۔ وہ اپنی کھجوروں کی طرف گئے۔ وہ کھجوروں کا گچھا لے کر آئے۔ اسے آپ ﷺ کے سامنے رکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہمارے لیے تر کھجوریں چھانٹ کر کیوں نہ لائے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ میں نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ خود پسند فرمالیں، یا آپ ﷺ اس کی خشک و تر کھجوروں میں سے خود پسند فرمالیں۔ انہوں نے کھایا اور پیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بخدا! یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے متعلق تم سے روز حشر پوچھا جائے گا۔ ٹھنڈا سایہ، عمدہ کھجوریں اور ٹھنڈا پانی۔ پانیوں میں سے نفع بخش وہ ہوتا ہے جو سیراب کرنے والا ہو۔ وہ پرسکون ہو جائے حتیٰ کہ وہ اشیاء نیچے بیٹھ جائیں جو اس میں ملی ہیں۔

ابونعیم نے الطب میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور حامیِ بے کساں ﷺ نے ایک انصاری شخص کی عیادت کی۔ اس کے پہلو میں مشکیزے میں پانی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر رات بھر کا پانی تمہارے ہاں مشکیزے میں ہے ورنہ میں اسی سے پی لیتا ہوں۔ آپ ﷺ کی خدمت میں پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس مریض پر چھڑکا اور خود بھی نوش کیا۔ سب سے نفع رساں پانی وہ ہوتا ہے جو سب سے خفیف ہو اور لطیف ہو جبکہ

اسے طویل مدت نہ گزرے۔

فائدہ، ادویہ الٰہیہ کے متعلق

خوب جان لو کہ رب تعالیٰ نے کوئی ایسی دوا نازل نہیں کی جو مرض کو دور کرنے میں قرآن پاک سے زیادہ اعم، انفع اور اعظم ہو۔ یہ مرضوں کے لیے باعث شفاء ہے۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (الاسراء:۸۲)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لیے شفاء اور رحمت ہے۔

قرآن پاک ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔ یہ دلوں کے زنگ کے لیے جلاء ہے۔ یہ برے اخلاق کے لیے شفاء ہے کیونکہ یہ ان کے برعکس عمدہ اخلاق اور اعمال محمودہ پر مشتمل ہے۔ یہ جسمانی امراض کے لیے بھی شفاء ہے کیونکہ اس کی قرأت کی برکت بہت سے امراض میں فائدہ دیتی ہے۔ ابن ماجہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بہترین دوا قرآن مجید ہے۔ ساری دواؤں میں سے نفع بخش دعا ہے۔ یہ مصیبت کی دشمن ہے۔

امام مالک، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور ابوداؤد طیالسی نے حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور طبیب روح و جاں ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایک درد محسوس کرے تو اس جگہ ہاتھ رکھ دے جہاں درد محسوس کرے، پھر یہ دعا پڑھے: اعوذ بعزۃ اللہ و قدرتہ من شر ما اجد و احاذر۔ یہ سات بار پڑھے۔

امام ترمذی (انہوں نے اسے حسن کہا ہے) اور امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں درد کی شکایت ہو تو اپنا ہاتھ اس جگہ رکھو جہاں درد محسوس ہو رہا ہو، پھر یوں کہو: بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ و قدرتہ من شر ما اجد من وجعی ھذا۔ پھر اپنا ہاتھ اٹھاؤ پھر اسی طرح طاق بار کرو۔ امام احمد، طبرانی نے الکبیر اور خرائطی نے مکارم اخلاق میں حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی درد محسوس کرے۔ وہ اس جگہ اپنا ہاتھ رکھے پھر

سات بار یہ پڑھے: اعوذ بعزۃ اللہ و قدرتہ من شرّ ما اجد۔ ابن السنی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب عورت پر بچے کی ولادت تنگ ہو جائے تو صاف برتن میں یہ لکھو:

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوٓا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحٰهَا ﴿٤٦﴾ (النازعات:۴۶)

ترجمہ: گویا وہ جس روز اس کو دیکھیں گے (تو انہیں یوں محسوس ہوگا) کہ وہ (دنیا میں) نہیں ٹھہرے تھے مگر ایک شام یا ایک صبح۔

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ؕ (یوسف:۱۱۱)

ترجمہ: بلاشبہ پہلی قوموں (کے عروج و زوال) کی داستانوں میں (درس) عبرت ہے سمجھ داروں کے لیے۔

یہ ساری آیت لکھو۔ اسے دھو لو اور اسے اس عورت کو پلاؤ۔ اس کے پیٹ اور شرم گاہ پر چھڑکو۔ امام رافعی نے حضرت ذکوان بن نوح رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں داڑھ کے درد کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اس پر دم فرمایا۔ اسکنی ایھا الریح اسکنتک بالذی سکن لہ ما فی السموات و ما فی الارض و ھو السمیع العلیم امام ترمذی، ابن ماجہ اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ انہیں بخار اور سارے دردوں میں یہ دم سکھاتے تھے۔ بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعاد و من شر حرّ النار۔ ابن ماجہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن پاک بہترین دوا ہے۔

دیلمی اور ابونعیم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کیا کرو۔ اپنے اموال کو زکوٰۃ سے محفوظ کیا کرو۔ یہ تمہارے امراض اور عزتوں کی حفاظت کرے گی۔ یہ تمہاری عمروں اور نیکیوں میں اضافہ کرے گی۔ اس روایت کو ابوشیخ نے حضرت ابوامامہ سے روایت کیا ہے کہ مصیبت کی آزمائشوں کو دعا سے دور کیا کرو۔ ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم

ﷺ نے فرمایا: لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ننانوے امراض کا علاج ہے۔ ان میں سے کم ترین مرض غم ہے۔ دارمی نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی نے الشعب میں حضرت عبدالملک بن عمر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: فاتحہ الکتاب ہر مرض کا علاج ہے۔

امام احمد نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن پاک کی بہترین سورت کے بارے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: ہاں! یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: فاتحہ الکتاب۔ میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا: اس میں ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔ امام ثعلبی نے معاویہ بن صالح کی سند سے حضرت ابوسلیمان سے روایت کیا ہے کہ کسی غزوہ میں صحابہ کرام ایک شخص کے پاس سے گزرے۔ اسے مرگی کا دورہ پڑا تھا۔ ایک صحابی نے اس کے کان میں سورۃ الفاتحہ پڑھی تو وہ صحت مند ہو گیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ام القرآن ہے۔ اس میں ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔

سنن سعید بن منصور اور امام بیہقی نے حضرت ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے کہ فاتحہ الکتاب زہر سے شفاء ہے۔

تنبیہ

ابن القیم نے لکھا ہے: جسے توفیق دستگیری کرے۔ وہ نور بصیرت سے ملاحظہ کرے، حتیٰ کہ وہ اس سورت کے اسرار سے آگاہ ہو جائے جن امور پر یہ سورت مشتمل ہے مثلاً توحید، معرفتِ ذات و اسماء وصفات و افعال، شرع قدر اور قیامت کا اثبات، الوہیت و الٰہیت کی توحید کی تجرید، کمالِ توکل، اس ہستی بے ہمتا کے خود کو حوالے کرنا جس کے دستِ قدرت میں سارا امر ہے۔ ساری تعریف اسی کے لیے ہے۔ اس کے دستِ قدرت میں ساری بھلائیاں ہیں۔ سارے امور اسی کی طرف لوٹ کر جاتے ہیں۔ اس ہدایت کی طلب میں اسی کی محتاجی ہے جو دارین کی سعادت کی اصل ہے۔ وہ ان کی مصالح کو لانے اور ان کے مفاسد کو دور کر

کے اس کے معانی کے ارتباط کا علم رکھتا ہے۔ مکمل مطلق عاقبت اور نعمت کاملہ اسی سے وابستہ ہے۔ ان کا دارومدار اس کے تحقق پر ہے۔ یہ اسے کثیر دواؤں اور دموں سے مستغنی کر دیتی ہے۔ اس سے خیر کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اسی سے شر کے سارے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

یہ امر نئی فطرت بنانے کا محتاج ہے۔ نئی عقل اور نئے ایمان کا تقاضا کرتا ہے۔ بخدا! تم کسی فاسد گفتگو یا باطل بدعت کو نہ پاؤ گے مگر سورۃ الفاتحہ اس کے رد کو متضمن ہو گی۔ وہ عمدہ طریقے سے ان کا رد کرے گی۔ وہ زیادہ صحیح اور واضح انداز میں اس کا رد کرے گی۔ تم معارف الٰہی کے کسی دروازے کو نہ پاؤ گے۔ تم دلوں کے اعمال، ان کی امراض کا علاج نہ پاؤ گے مگر سورۃ الفاتحہ ان کی چابی ہو گی۔ یہ ان پر دلالت کرے گی۔ حریم ناز کی طرف رواں مسافرین کی منازل میں سے ہر ہر منزل کی ابتداء اور انتہاء اسی میں ہے۔

رب تعالیٰ کی ابدیت کی قسم! اس سورت کی شان اس سے کہیں بالاتر ہے۔ جب ایک بندہ اسے تسلیم کر لیتا ہے، اسے مضبوطی سے تھام لیتا ہے، اسے سمجھ لیتا ہے، جس کے بارے میں اس میں گفتگو کی گئی ہے۔ رب تعالیٰ نے اسے مکمل شفاء مکمل تحفظ اور نور مبین بنا کر اتارا ہے، جو اسے سمجھتا ہے۔ کما حقہ اس کے لوازمات کو سمجھتا ہے۔ سے شرک و بدعت کا وقوع نہیں ہو سکتا۔ اسے دل کے امراض لاحق نہیں ہو سکتے، مگر کبھی بھی اسے قرار نصیب نہیں ہو سکتا۔

یہ زمین کے خزانوں کے لیے سب سے بڑی چابی ہے جیسے کہ یہ جنت کے خزانوں کے لیے چابی ہے لیکن ہر ایک میں یہ ہمت کہاں کہ وہ اس چابی سے انہیں اچھی طرح کھول سکے۔ اگر ان خزانوں کے متلاشی اس سورت کے راز سے واقف ہو جائیں اور اس کے معانی کو پہچان لیں۔ وہ اس چابی کے لیے دھاروں پر چلیں گے وہ اس کے ذریعے عمدہ طریقے سے خزانے کھول لیں گے۔ وہ کسی تاخیر اور ممانعت کے بغیر ان خزانوں تک پہنچ جائیں گے۔ ہم نے یہ سب کچھ اٹکل پچو اور بطور استعارہ نہیں لکھا، بلکہ یہ حقیقت ہے مگر رب تعالیٰ نے حکمت بالغہ کی وجہ سے اکثر عالمین کے نفوس سے اس راز کو مخفی رکھا۔ یہ مخفی خزانے ہیں۔ اس پر خبیث شیطانی ارواح کو مامور کر دیا گیا ہے۔ جو انسانوں اور اس کے مابین حائل ہو

جاتے ہیں۔ان پر غلبہ علویہ اور شریفہ ارواح ہی پاسکتی ہیں کیونکہ ان پر ایمانی حال غالب رہتا ہے۔اس سے ان کے پاس ایسا اسلحہ ہوتا ہے جس کے سامنے شیاطین ٹھہر نہیں سکتے لیکن اکثر لوگوں کے نفوس اس طرح نہیں ہوتے۔وہ ان ارواح کا مقابلہ نہیں کر سکتے ،نہ ہی ان پر غلبہ پا سکتے ہیں۔اسے نہیں پا سکتے جس نے اس میں سے کچھ چھینا ہو۔جس نے کسی کو قتل کیا۔اس کا سامان قاتل کے لیے ہوتا ہے۔

بعض مفردات جو آپ ﷺ کی زبان اقدس پر آئے

طیالسی نے صحیح سند سے،ابن ابی عمر،ابن منیع،عبد بن حمید،ابو یعلی اور ابن حبان نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم گائے کا دودھ پیا کرو،وہ ہر قسم کا درخت کھاتی ہے۔امام حاکم کی روایت میں ہے: اس میں ہر مرض سے شفاء ہے۔امام حاکم نے ان سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم طبیب اعظم ﷺ نے فرمایا: رب تعالیٰ نے جو مرض بھی اتارا اس کے لیے شفاء بھی اتاری۔گائے کے دودھ میں ہر مرض سے شفاء ہے۔طبرانی نے الکبیر میں حضرت ملیکہ بنت عمرو سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: گائے کے دودھ میں شفاء ہے۔اس کا گھی دوا ہے۔اور اس کا گوشت مرض ہے۔

طبرانی نے الکبیر میں اور خطیب نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم گائے کے دودھ کو بطور دوا استعمال کیا کرو۔مجھے امید ہے کہ رب تعالیٰ نے اس میں شفاء رکھی ہے۔یہ سارے درختوں کو کھاتی ہے۔ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا: تم جنگل میں چرنے والے اونٹوں کے دودھ اور پیشاب کو لازم پکڑو۔ابن عساکر نے حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اونٹوں اور گائے کے دودھ کو لازم پکڑو۔یہ سارے درخت کھاتے ہیں۔ان میں ہر مرض کی دوا ہے۔ابن السنی اور ابو نعیم اور حاکم نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اونٹوں اور گائے کے دودھ کو لازم پکڑو۔یہ دوا ہے۔ان کے گھی میں شفاء ہے۔ان کے گوشت سے

بچو۔ان کے گوشت میں مرض ہے۔

ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم گائے کے دودھ کو لازم پکڑو۔ یہ شفاء ہے۔اس کا گھی شفاء ہے۔اور اس کا گوشت مرض ہے۔ یہ خشک ٹھنڈا ہوتا ہے۔اس کا سفوف زخم سے خون کو روکتا ہے۔یہ لہسن اور پیاز کی بو کو منقطع کرتا ہے۔جب اس کی راکھ نکسیر والے کی ناک میں ڈالی جائے تو اس کا خون رک جاتا ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہو گئے تو حضرت سیدۃ نساء العالمین رضی اللہ عنہا نے ایک چٹائی لی۔اسے جلایا۔جب وہ راکھ بن گئی تو اسے آپ ﷺ کے زخم پر رکھا خون رک گیا۔

خربوزہ

دیلمی اور رافع نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: خربوزے میں دس خصوصیات ہیں۔یہ کھانا، مشروب، ریحان، پھل اور اشنان ہے۔یہ اندر دھوتا ہے۔ یہ کمر کے پانی کو زیادہ کرتا ہے۔قوت مجامعت کو بڑھاتا ہے۔ پیٹ کی ٹھنڈک کو دور کرتا ہے اور رنگت نکھارتا ہے۔

بنفشہ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بنفشہ کی فضیلت سارے تیلوں پر اسی طرح ہے جیسے میں ساری مخلوق سے افضل ہوں۔ یہ گرمیوں میں ٹھنڈا اور سردیوں میں گرم ہوتا ہے۔(ابو نعیم فی الطب)

امام ترمذی اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ خربوزہ تر کھجوروں کے ساتھ کھاتے تھے۔فرماتے تھے: اس کی سردی اس کی گرمی کو اور اس کی گرمی اس کی سردی کو روکے گی۔ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جنگل میں چرنے والے اونٹوں کے ابوال اور دودھ کو لازم پکڑو۔

تلبینہ

تلبینہ: حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس کی تشریح اس طرح کی ہے کہ آٹے کو گھی

کے ساتھ ملانا۔ نضر بن شمیل نے کہا ہے: اسے چھانن سے بنایا جاتا ہے، یا اس سے مراد آٹے سے گرد و غبار (چھانن) دور کرنا ہے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ اگر اس میں چربی ملا لی جائے۔ محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: بغیض نافع کو لازم پکڑو۔ لوگوں نے عرض کی: وہ کیا ہوتا ہے؟ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تلبینہ۔ جب آپ ﷺ کے کاشانہ اقدس میں کوئی مریض بنتا تو ہنڈیا لائی جاتی۔ اسے آگ پر رکھا جاتا۔ اسے آگ سے نہ اتارا جاتا حتیٰ کہ دونوں امور میں سے ایک امر رونما ہو جاتا موت یا صحت۔ ابن ابی شیبہ، حاکم، بیہقی اور ابن ماجہ نے یوں روایت کیا ہے: تم بغیض نافع کو لازم پکڑو۔ صحابہ کرام نے عرض کی: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تلبینہ۔ مجھے اس ذات بابرکات کی قسم، جس کے دستِ تصرف میں میری جان ہے۔ یہ تم میں سے کسی ایک کے چہرے کو یوں صاف کرتا ہے جیسے پانی میل کو صاف کر دیتا ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ تم میں سے کسی ایک کے پیٹ کو اس طرح صاف کرتا ہے جیسے چہرے سے میل کو صاف کیا جاتا ہے۔

حارث نے حضرت اسحاق بن ابی طلحہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تلبینہ میں ہر مرض کی شفاء ہے۔ امام احمد اور بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تلبینہ مریض کے دل کو تسلی دیتا ہے اور اس کے کچھ دکھ کو ختم کرتا ہے۔

کھجور

ابن السنی اور ابو نعیم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کھجور کو لازم پکڑو۔ اس میں رب تعالیٰ نے ہر مرض سے شفاء رکھی ہے۔

سیاہ دانہ (کلونجی)

امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور طبرانی نے الکبیر میں روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سیاہ دانے میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج

ہے۔ امام احمد، شیخین اور ابن ماجہ نے حضرت ابوہریرہ سے، امام بخاری نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے، طبرانی نے الکبیر میں اور ضیاء نے حضرت اسامہ بن شریک سے روایت کیا ہے کہ حضور طبیب روح وقلب ﷺ نے فرمایا: تم سیاہ دانے کو لازم پکڑو۔ اس میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔ ابن السنی اور ابونعیم نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جنگل میں چرنے والے اونٹوں کے ابوال اور دودھ کو لازم پکڑو۔ دیلمی نے حضرت ابورافع سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم خضاب کے سردار مہندی کو استعمال کیا کرو۔ یہ رنگت نکھارتی ہے اور قوت مجامعت میں اضافہ کرتی ہے۔

انار

ابونعیم نے "الطب" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے آپ سے انار کے متعلق سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انس! ہر ہر انار میں جنت کے اناروں میں سے ایک ایک دانہ ضرور ہوتا ہے۔ دوسری بار انہوں نے عرض کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کسی انار کی تلقیح نہیں ہوتی مگر اس میں جنت کے پانی میں سے ایک قطرہ ضرور آتا ہے۔ انہوں نے تیسری بار عرض کی تو فرمایا: ہاں! ابن مالک! جو شخص انار کھاتا ہے اس کا دل اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔ چالیس راتوں تک شیطان اس سے بھاگ جاتا ہے۔ اگر مجھے آپ ﷺ سے حیا نہ آتی تو میں آپ ﷺ سے چوتھی بار بھی سوال کرتا۔

کشمش

ابونعیم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کشمش کو لازم پکڑو یہ صفراء کو ختم کرتی ہے۔ بلغم ختم کرتی ہے۔ اعصاب مضبوط کرتی ہے۔ تھکاوٹ ختم کرتی ہے۔ اخلاق بہتر کرتی ہے سانس کو خوشگوار کرتی ہے اور غم کو مٹا دیتی ہے۔

سنا

ابن ماجہ، حاکم نے "الکنیٰ" میں ابن مندہ، طبرانی نے الکبیر میں، حاکم، ابن السنی اور ابونعیم

نے الطب میں، بیہقی اور ابن عسا کر نے ابی بن ام حرام سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سنا اور سنوت کو لازم پکڑو۔ ان میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔

''سنا'' الف مقصورہ کے ساتھ ہے الفراء نے اسے الف ممدودہ کے ساتھ بھی پڑھا ہے۔

ابونعیم نے الطب میں لکھا ہے کہ السنوت سے مراد تیج پاٹ ہیں دوسرے علماء نے لکھا ہے کہ اس سے مراد وہ شہد ہے جو گھی کے مشکیزے میں ڈالی جائے۔ شاعر نے کہا ہے:

هم السمن بالسنوت لا الّبن فيهم

و هم يمنعون جارهم ان يقرّدا

ترجمہ: وہ گھی میں ملے ہوئے سنوت کی مانند ہیں۔ جن میں کوئی کھوٹ نہیں ہے۔ وہ اپنے پڑوسیوں کو بھی ذلیل ہونے سے منع کرتے ہیں یا سنوت سے مراد زہرہ ہے یا اس سے مراد الراز یانج یا کھجور ہے۔

سفرجل

ابونعیم نے الطب میں روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سفرجل کھایا کرو یہ سینے کے کینے کو ختم کرتا ہے۔

شونیز (کلونجی)

ابن ابی شیبہ نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کلونجی موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔ طبرانی نے ثقہ راویوں سے حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سیاہ دانے موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہیں۔

ابویعلی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت کا پھل ہے کھمبی آنکھ کی دوا ہے۔ اور سیاہ دانے موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔

امام احمد نے ان سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جان لو کھمبی آنکھ کا علاج ہے۔ عجوہ جنت کا پھل ہے۔ یہ سیاہ دانہ جو نمک میں ہوتا ہے موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔

ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: سیاہ دانے میں موت کے علاوہ ہر مرض کی شفاء ہے۔ ابن السنی نے الطب میں اور عبدالغنی نے الایضاح میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کلونجی میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔

ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر سے، ترمذی اور طبرانی نے الکبیر میں حضرت ابو ہریرہ سے، امام احمد نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لیے یہ سیاہ دانہ لازم ہے۔ اس میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔

شبرم، شیح

ابو نعیم نے الطب میں حضرت عبداللہ بن جعفر القرشی سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لبان اور شیح سے اپنے گھروں کو دھونی دیا کرو۔ شیح کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے۔ یہ قیعان اور ریاض کے علاقے میں ہوتا ہے۔

عسل

ابن ماجہ اور ابن السنی نے الطب میں، حاکم، ابو نعیم نے الحلیہ میں ابن مردویہ اور ابو داؤد اور خطیب نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر شفاء والی دو اشیاء لازم ہیں۔ (۱) شہد۔ (۲) قرآن حکیم۔ ابو نعیم نے الطب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جس نے ہر مہینے کی تین صبحیں شہد چاٹی اسے بڑی مصیبت نہیں پہنچ سکتی۔

اسی کتاب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: شہد پینے سے افضل کوئی دوا طلب نہیں کی گئی۔

العجوہ

امام مسلم اور ابو نعیم نے الطب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور

اکرم ﷺ نے فرمایا: عالیہ کی عجوہ میں شفاء ہے۔ اسے نہار منہ کھانا تریاق ہے۔ ابونعیم نے الطب میں ان سے ہی روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: عالیہ کی عجوہ نہار منہ کھانا تریاق ہے، یا اس میں شفاء ہے یا اسے نہار منہ کھانا سارے جادو یا زہر سے تریاق ہے۔

شیخین نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عود ہندی کو لازم پکڑو۔ اس میں سات شفائیں ہیں۔ اس سے ناک میں ڈالنا عذرہ سے شفاء ہے اور اسے منہ میں ڈالنا ذات الجنب کا علاج ہے۔

ھلیلج

حاکم اور دیلمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہلیلج سیاہ استعمال کیا کرو۔ اسے پیا کرو۔ یہ جنت کا درخت ہے۔ اس کا ذائقہ تلخ ہے۔ یہ ہر مرض سے شفاء ہے۔

صعتر

(پہاڑی پودینہ) ابونعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو شیح، مر اور صعتر سے دھونی دیا کرو۔ اسی میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: حضور اکرم ﷺ ہمارے باغات میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے۔ اس میں ایک درخت اگا ہوا تھا۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ مجھے پکڑ لیں۔ مجھے اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ رب تعالیٰ نے جو مرض بھی پیدا کیا ہے اس کے لیے اس میں شفاء ہے۔

صبر

ابونعیم نے الطب میں حضرت ابان بن عثمان سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو سنا۔ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہوگئی تھی۔ آپ نے ان سے فرمایا: ان پر صبر لگاؤ۔

صمغ

(گوند) ابونعیم نے الطب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ گوند اور شہد سے چپکا لیتے تھے۔

حنظل

ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ فاجر شخص جو قرآن پاک پڑھتا ہے۔ اس کی مثال ریحان ہے جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے لیکن اس کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ وہ فاجر شخص جو قرآن پاک نہیں پڑھتا۔ اس کی مثال حنظلہ ہے۔ اس کا ذائقہ بھی برا اور خوشبو بھی بری ہوتی ہے۔

حناء

ابونعیم نے الطب میں حضرت عبداللہ بن بریدہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اور آخرت میں ریاحین (پھولوں) کا سردار حناء ہے۔

ارز

(صنوبر کا درخت) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھیت میں نئے اگے ہوئے پودے کی مانند ہے۔ ہوا اسے جھکاتی رہتی ہے۔ مؤمن کو مصائب پہنچتے رہتے ہیں۔ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے۔ وہ حرکت نہیں کرتا حتیٰ کہ ہوا اسے اکھیڑ کر رکھ دیتی ہے۔

ثفاء

(رائی کا دانہ) ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم رائی کے دانہ کو لازم پکڑو۔ رب تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کے شفاء رکھی ہے۔

قُسط

ابونعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بہترین اشیاء جن سے تم علاج کرتے ہو وہ پچھنے اور قسط بحری ہیں۔

مُر

(اندرائن) ابونعیم نے الطب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "شیح، مُر اور صعتر کی دھونی دیا کرو۔"

ھلیلج

ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ھلیلج جنت کا درخت ہے۔

کماۃ

(کھمبی) ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: کماۃ من میں سے ہے۔اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے عجوہ جنت سے ہے یہ زہر کا علاج ہے۔

قرع، کتم، مرزنجوش، ہندبا، زیت

ابونعیم نے الطب میں حضرت ابوذر سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ عمدہ چیز جس سے تم بال رنگتے ہو وہ حناء اور کتم ہے۔ابونعیم نے الطب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہندباء کے پتوں میں سے ہر ہر پتے پر جنت کے پانی کا ایک قطرہ ہوتا ہے۔ابونعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: زیتون کھاؤ۔اس کا تیل استعمال کرو۔یہ ستر امراض کا علاج ہے۔ان میں جذام بھی ہے۔

عدس، عسل، اثمد

ابونعیم نے الطب میں حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عدس (مسور) کو لازم پکڑو۔ ستر انبیاء کی زبانوں سے اس کی پاکیزگی بیان کی گئی ہے۔ ابوداؤد، طیالسی اور بیہقی نے حضرت ابن عباس سے، ابن نجار نے حضرت ابوہریرہ سے، عبد بن حمید، ابن ماجہ، ابن منیع، ابویعلی، عقیلی اور ضیاء نے حضرت جابر سے، ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عمر سے اور ابونعیم نے الحلیہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سوتے وقت اثمد (سرمہ) استعمال کیا کرو۔ یہ بصارت کو جلا بخشتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ طبرانی نے اور ابونعیم نے الحلیہ میں، ابن السنی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اثمد کو لازم پکڑو۔ یہ بالوں کو اگاتا ہے۔ قذارت ختم کرتا ہے اور نظر صاف کرتا ہے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کچی کھجور پکی کھجور کے ساتھ اور بوسیدہ کو جدید کے ساتھ کھاؤ۔ جب شیطان لعین اسے دیکھتا ہے تو غضبناک ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم زندہ رہا حتیٰ کہ اس نے بوسیدہ کے ساتھ جدید کو کھالیا۔

سرمہ

امام بغوی نے مسند عثمان میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور طبیب روح و جان ﷺ نے فرمایا: سرمہ استعمال کیا کرو یہ بالوں کو اگاتا ہے۔

دودھ

یہ جسم کو تروتازہ کرتا ہے۔ یہ دمہ اور کھانسی میں مفید ہے۔ یہ قوتِ مجامعت میں اضافہ کرتا ہے۔ اونٹنیوں کا دودھ زیادہ چکنائی رکھتا ہے۔ جب تم اس شخص کے لیے دودھ چاہو جسے کم نقصان ہے اور مرگی کے مرض میں مبتلا ہو۔ اونٹنیوں کا دودھ مزاج کے فساد سے شفاء

دیتا ہے۔ یہ پانی کے تغیر اور پریشانی میں فائدہ مند ہوتا ہے۔ گدھی کا دودھ پھیپھڑوں کی خرابی میں نفع بخش ہے۔ ابونعیم نے الطب میں لکھا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کی رخصت دی تھی۔ کھجور کے ساتھ دودھ جسم کو تر و تازہ رکھتا ہے حضور ﷺ انہیں ''اطیبان'' فرماتے تھے۔ مکھن کھجلی اور سینے کی سختی میں فائدہ مند ہوتا ہے۔ گھی سارے تیلوں سے اقوی ہوتا ہے۔ یہ سب سے غذائیت والا ہوتا ہے یہ صلابات (سختیوں) کو نرم کرتا ہے۔ پنیر معدہ کو قوی کرتا ہے۔ جب اسے کھانے کے بعد کھایا جائے تو یہ بدہضمی کو ختم کرتا ہے۔

گوشت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: گوشت کھاتے وقت دل فرحت محسوس کرتا ہے۔ اس روایت کو امام بیہقی نے الشعب میں اور ابونعیم نے الطب میں روایت کیا ہے۔ ان سے ہی روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: دنیا اور آخرت میں سارے سالن کا سردار گوشت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا اور آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے پھر چاول ہیں۔ آپ ﷺ کو بازو، دستی اور ران کا گوشت بہت پسند تھا۔

کدو

دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور سید کائنات ﷺ کدو اکثر تناول فرماتے تھے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ آپ کدو کو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کدو دماغ کو زیادہ کرتا ہے۔ یہ عقل میں اضافہ کرتا ہے۔

ہندباء (کاسنی)

ابونعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کاسنی کو لازم پکڑو، ہر روز جنت کے قطرات میں سے ایک قطرہ اس پر گرتا ہے۔

عجوہ

امام احمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے

فرمایا: نہار منہ عالیہ کی عجوہ کھانا تمام جادو اور زہر سے شفاء ہے۔

مدینہ طیبہ کا غبار

ابوسعید سمان نے مشیخہ میں، رافعی نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ سے اور دیلمی نے ان سے ہی روایت کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ طیبہ کا غبار جذام سے شفاء ہے۔

النبق (بیر)، القرع (کدو)

طبرانی نے الکبیر میں حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم کدو کو لازم پکڑو۔ یہ دماغ میں اضافہ کرتا ہے تو مسور کو لازم پکڑو۔ اس کی پاکیزگی ستر انبیاء کرام علیہم السلام کی زبانوں سے بیان کی گئی ہے۔

❀❀❀

اردو ترجمہ
کامل سیٹ
12 جلد
سیرت خیر العباد
قصص الانبیاء
مدارج النبوت
بہار شریعت
جلد اول
شاہراہ ہدایت
اسلامی بینکاری اور تجارتی قوانین
الخصائص الکبریٰ
رسول کریم ﷺ کی پیشین گوئیاں
رسول کریم ﷺ کا میلاد پاک
زاویہ پبلشرز
دربار مارکیٹ لاہور
voice: 042-37300642 - 042-37112954
Email: zaviapublishers@gmail.com
Website: www.zaviapublishers.com